ایک جدید میلاد شریف جو جناب خواجہ محمد شاہ صاحب شہرت منانی کی تصنیف سے فی الحال چھپکر طیار ہوا ہے
اور شائقین کی قدر دانیوں سے امید ہے کہ بہت جلد فروخت ہو جائیگا نظم و نثر کے علاوہ عربی ابیات بھی درج ہیں
یہ میلاد شریف پہلی مرتبہ چھپکر شایع ہوا ہے کہ عاشقان رسول کے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا مرتبہ ثانی
سے آراستہ ہو کر شایع ہوا ہے کہ روایتیں نہایت صحیح اور نظم دلپسند موقع موقع سے ہے۔
معراجنامہ نظم و نثر کہنے کو بہت سے معراجنامے دیکھے ہونگے مگر اسکا لطف ہی جدا ہے روایات
صحیحہ و نظم دلپسند اس ترکیب سے موقع موقع سے ہے کہ دیکھکر جی پھڑک جائیگا۔

مولود شریف نظم و نثر میں ایک نئی طرز کا (جسکے ہر شعر میں معرفت و حقیقت ملحوظ ہے) مولوی
اکرم صاحب معجزات و روایات صحیح، معراجنامہ و وفات نامہ و نعتیہ غزلیں وغیرہ وغیرہ درج ہیں
آج تک اس خوبی کا میلاد شریف میری نظر سے نہیں گذرا یوں تو صدہا قسم کے میلاد چھپ چکے ہیں مگر اسکی
خوبی کو آج تک کسی مصنف نے نہیں پایا کیوں ہو یہ کس بزرگ کی تصنیفات سے ہے جناب شاہ
مراد عالم صاحب شمس گورکھپوری مصنف دیوان مراد (جسمیں نعتیہ غزلیں تصوف میں بھری
ہوئی دوبارہ چھپکر مقبول خاص و عام ہوا) وغیرہ وغیرہ سے آپ بہت تر کیفیت کامل عاشق رسول اللہ
سے گذرے ہیں باوصف ان خوبیوں کے بخیال فائدہ عام و خواص کے قیمت بھی قلیل ہے۔

عجیب و غریب فسانے

طلسمات کی سیر حسن و عشق اور عیاری کی داستان بالکل اچھوتا فسانہ ہے لایق دید ہے۔
حسن و عشق کے علاوہ ملکہ دہقانیہ کے جو سوال و جواب ہوئے ہیں قابل دیکھنے کے ہیں
قصہ کے پیرایہ میں بالکل مسایل بھر دیئے ہیں۔
گدھوں کا جھگڑا نظم میں ہنسی ہنسانے کا ایک عجیب قصہ ضرور ملاحظہ فرمائیے۔
مشہور و معروف فسانہ ناول کی طرز پر حسن خورشیدی بیگم و آسمان جاہ کے عشق کی پُردرد
داستان ایک نہایت ہی پرمذاق ناول ہے جو دیکھکر جوش میں آ جائیگا۔

تعلیم النسواں کی نادر و نایاب اردو کتابیں۔

ایک اسلامی خاتون کا فسانہ اسکی سہیلیوں اور دیگر رشتہ داروں کا تذکرہ امور خانہ داری کی نصیحتیں اسکے علاوہ بس
عصمت کی عورتیں کس کس صورت سے اپنی عزت بچاتی اور ساتھ ہی خدا کا شکر بجا لاتی تعلیم النسواں کے قابل
رکھنے کو حقوق قرآن حدیث کا ترجمہ اردو نہایت سلیس اردو میں یہ کتاب ہے۔
تعلیم النسواں میں تکمیل کمال وجہ سے مصنف ممدوح کی ایک عجیب قصہ کے پیرایہ میں ضروری
مسئلوں کا اظہار کیا ہے۔

متفرق کتابیں جدید ولایتی دیکھئے۔

فارسی میں آجتک ایسی کوئی مختصر کتابیں نہیں چھپی جسمیں کل قواعد عربی فارسی نام
ہوں لکھی ہے یا مختصر چھپکر شایع ہوگئیں فی الحال بہم پہنچی ہیں قابل دید
بیتوں کے علاج میں ایک جدید الطبع رسالہ جسمیں مجرب مجربات
مصنف ممدوح نے جمع کرکے لکھے ہیں

مذکر	وہ رشک گل جو چمن مین نماز پڑھنے لگا	بجائے سبحہ مین موتیا کا تار آیا
	ہار	بمعنی ہار جیت
مونث	وس سے ابھی ہمنے بہت کئی بوسہ	ہار بھی تو کیا ہار خریدار نکالی

خاتمہ رشحات صفیر و عذر تقصیر

الحمد اللہ کہ بالفعل یہ رسالہ عجالتہً تمام ہوا مگر حوصلہ ناتمام رہا یعنے الفاظ جو خلاصۂ فیض
صفیر سے جنکو لکھدینے کا وعدہ کا کیا کہ اگرچہ اونکی مثال رسالہ مرتبہ سابق مین
تھی اب بغیر مثال کے خاتمہ مین لکھدونگا ۔ مگر بتقاضاے شائقین اور بخیال
التفاتی ناظرین ایسے الفاظ کا بالفعل لکھنا مناسب نہ معلوم ہوا ۔ جبکہ بعض لوگ
بحر اور رند کے سند کو نہین مانتے بغیر سند کے کب قبول کرین گے اور بسبب
توقف طبع اور معذوری و کاتب کے دیر بھی اسقدر ہوئی کہ جی گھبرا گیا یہاں
شائقین کے تقاضے نے صحت اور نظر ثانی کرنیکی مہلت بھی نہ دی اسلئے بدون
غلطنامہ یہ رسالہ مشتہر کیا جاتا ہے اگرچہ دو ایک غلطیان صریحاً میرے خیال مین
ہین جیسے صفحہ ۷۵ سطر ۲ مین ہو گیا غلط ہو گئی ۔ صحیح ۔ اور صفحہ ۲۰۱ سطر ۲ مین
۔ بسم اللہ کا غلط ۔ بیت اللہ کا صحیح ایسی ہی شاید اور بھی ہون ۔ امید کہ ناظرین
بمصداق من صنف فقد استھدف جلدی کو کام نفرمائین اور ذرا غور کو عمل
مین لائین ۔ اور انشاءاللہ تعالے غلطنامہ بھی معہ اون الفاظ متروکہ ہمیشہ لکھا
کے اگر شائقین میرے لکھنے پر اعتماد کر کے طالب ہون گے چھاپکر بھیجا جائیگا ۔



باہتمام شیخ عبد الغفور صاحب تاجر کتب پٹنہ و بسعی جناب حاجی سید [illegible] صاحب تاجر کتب پٹنہ

رخ و دست سے ری حسن جدا لو برق

کنار

یا تنک کنار رم سے جو گریہ ہوئی ہیں ہم

کنار

حققان العوامی سے ہوم کی

گور

رہے گور را لو کہیں جا گتے

گور

سوچ امی مسم عاریکا تو ہے مذکور کیا

مار

شب فرقت میں سیاہ ہے مار لیا

مار

عق اسروئے مہجر ڈالدا سر وہیں

مہر

الله ری تری حسن رخ نگاہ

مہر

کہ ہمیں مانا لوس کا مطلب ہے

کف موسیٰ کبھی مہندی سے حنائی ہوتی — سرور

گوشہ

گلس میں بھی گڑ لو کنار چمن لٹا — بہادر ہوی

معنی آغوش

طوق گردن کنار غم کی — سوس

جانور معروف

گئے سر کو سوں ملک سے ہا گتے — میر

معنی قبر

گور بھی ملتی نہیں دامن کنا وس کی — ناسخ

سانپ

شمع دیکھوں تو سر مار نظر آتا ہے — ناسخ

زد و کوب

ہر طرف دیکھتا ہوں مار ہے تلواروں کی — زید

آفتاب

مہر فلک نگاہ سے مہر دار گیا — رشک

محبت

نفس و غمزہ سے دیکھو بھلا مہر ہو — رشک

مونث غبار تھی اک خواص اسکی | دمساز تھی وقت خاص اسکی | نسیم

غرض

چوڑائی

مذکر گھوڑی دوڑائیگی اختر نہ گھٹیگا ہرگز | عرض اس تھان کا بزاز جو چوڑا ہوگا | شاہد

عرض

بمعنی التماس

مونث یہ کی عرض اے خالق خاص و عام | برائے محمد علیہ السلام | ناسخ

قلم

قلم لکھنے کا

مذکر اس قدر مضمون تری دستخطائی کیا کہے | جو قلمدان میں قلم تھا شوخ مرجان ہوگیا | ناسخ

قلم

بلور کی شراب کی

مونث ہیرے کی ہیں تیلیاں تیری | انگلیاں ہیں بلور کی قلمیں | رشک

مونث دکھائی منزل عرفان طریق رندان نے | قلم شراب کی سبیل رہ ثواب ہوئی | صبا

کان

بمعنی گوش

مذکر ہماری آنکھیں نہ دیدہ ہیں نہ جواہر کے | جو کان حسن ہوا ہو وہ کان بہاتا ہے | رشک

مونث مفید خلائق میں سفیر آگرہ سے خبر لکھی ہے کہ اس شہر میں ایک جگہ سونے کی کان نکلی ہے

کف

بمعنی جھین یا تھوک

بیت — ثمر

مذکر | سر سے پا تک ایسے شعلے کی طرح ٹھہر گئے | شمع کو حسن ثمر اعمال ہوں یاد آگیا | ناسخ

بیت — تسخیر

مونث | اسکے قاصد مری نامہ جست ہے | اے دیدار اسا سی ہے لا جواب | وزیر

ترک — چھوڑنا

مذکر | عاشقوں سے طلب بوسہ کہاں جاتے ہو | مو سے ہو سکے ترک کبھی شکر کا | آتش

ترک — کتاب کی

مونث | پھر ترکیں دیکھتا ہوں پھر حسن کی کتاب | ترک ایک ایک حرف کی دو دو پھر ملی ہیں

تاک — انگور کا درخت

مذکر | اینٹ تاک نہا شرد مستوں کی طرح جھومتا گئیں | صاحب کہ مست اپنے سلسلے میں ملک تھا | آتش

تاک — تلاش و خیال و فکر

مونث | جان اس ظلم کر یاد کسی کی ہمکی کسکی ہے | مٹ گیا اوسکا نشان تاک اسی جنگ کی | آزاد

جمع — جمع یا جمعیت

مذکر | انکھ کے لڑتے ہی سرو آشوب سا برپا ہوا | زلف کی درہم ہوا ایک جمع درہم ہوگیا | مصر

جمع — یکسی

مونث | آجائے ہوا پر جو تری زلف معنبر | دم بھر میں پریشان کرے جمع جنکی

خواص — اثر و خاصیت

مذکر | عشق لعل ہوس کے کیا گنتا ہے مجھے | ہر لقیں ہو جائیں میری خواص اکسر کی | رند

خواص — معروف

جیسے ہو نیلام باقی وارنگی اطلاک کا ؛ حضرت بحر نے نون کی جگہہ لام
دبایندیا ہے یعنی نیلام ؛

حرف الواو

وارنٹ ظلم لکھنو کمر نہ بہادر کی کچہری سے وارنٹ
ہوا جسم بعد ہو ابکار بی ہوا

بیان الفاظ ذو معنیین

بہت الفاظ ایسے ہین کہ پڑہنے اور لکہنے مین ایک شکل رکھتے ہین
اور معنی ان کے دو ہین ایک مذکر اور ایک مونث لفظ کہے جاتے ہین

	آب	بمعنی پانی	
مذکر	گیا جو اوسکی کوچہ مین وہ با چشم پر آب آیا	حرم سی الٹی پہری جسطرح زاہر آب زمزم کا	نا
	آب	چمک	
مونث	وا نہ تیغ نگہ دیکہتی ہی ہو گیا نا سخ شہید	تا گیا ان موتیو مین آب ہے شمشیر کی	ناسخ
	بحر	دریا	
[illegible]	شور نے کی [illegible] میری آہ آتشبار سے	کوہ دریا ہو گئے سر ما مون ہو گیا	برا
	بحر	کشتیو کا بیڑا	
مونث	ہمارے چشم تر [illegible] پہرتی ہین نورانی	نئی گوروں کی اس گہاٹ مین بحر لگا کے ہے	سحر

مونث

دفعہ۔ اگرچہ یہ لفظ عربی ہے مگر اردو مین مستعمل ہے اور انگریزی
دفتر میں مثل فصل و ابواب کے استعمال کیا جاتا ہے۔ پورب میں لوگ
مذکر بولتے ہین مگر ملک مغرب کے سب لوگ مونث استعمال
کرتے ہین۔ واجد علی شاہ نے بعد انتزاع سلطنت جو کتاب
حقیقت کی لکھی ہے اوس مین دفعہ مونث سراسر ہے

حرف الرای

مذکر

روندگشت طلسم لکھنو۔ روند گشت کچھ کام نہ آیا پولیس
والون نے کسی کو نہ پایا۔

مونث

رپورٹ اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۷۵ء۔ مضمون کو بلہ
کی کانین۔ فقرہ۔ صاحبان ڈپٹی کمشنر سے کرنیل کبیک صاحب نے
رپورٹ طلب کی تھی۔ زلف۔ ناسخ لکھنوی مخمس۔ انکھوں زلفیں
جس پڑاتے جڑی ہوئی۔ کھولے نشان سوسن آزاد باغمیں

حرف السین

سین۔ یہ لفظ شاید انگریزی ہے بمعنی [illegible]

لُفن اودھ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۷۵ء تار برقی مقام مدراس ::
حضور شہزادہ ویلز نے مدراس کلب میں لُفن کھائی ::

حرف الجیم عربی و فارسی

چال کُھرچ طلسم ۸ ص ۸ :: فقرہ ۱ :: حاکمون نے چال کُھرچ اوتار سزا تجویز کی قید کا حکم دیا :: **چارج** ۱۱ ص ۴ :: فقرہ ۱ :: الکتوبر کی یہ ایک بجے چارج لیا خزانے کی کنجی پائی کچہری مین اجلاس کیا ::
چالان :: اگرچہ یہ لفظ ہندی ہے مگر انگریزی معاملات میں مستعمل ہے طلسم ۳۲ ص ۴ :: فقرہ ۱ :: جب مدعا علیہ نے یہ بیان کہ تھانہ دار نے صاحب مجسٹریٹ کی کچہری میں چالان کیا ::

مؤنث

چک اودھ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۷۵ء مضمون جعلی چک :
فقرہ ۱ :: مگر مسٹر سکنی کی چک بک سے نکالی گئی جب اونکو معلوم کہ چک نکل گئی تو اونہون نے فوراً بنک کو اطلاع دی ::

حرف الدال عربی و فارسی و ہندی

مذکر

ڈویژن اودھ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۷۵ء مقام دہلی تار برقی :: فقرہ ۱ :: ڈویژن رسالہ اور توپخانہ کے ۲۱ لغایت ۲۳ ماہ حال تک ٹوٹ جاوینگے ::

حرف الباء فارسی وعربی

مؤنث

بزن طلسم لکھنؤ حصہ ۱ صہ ۹ ۔ فقرہ ۔ آج تک ایسی بزن کسی
موذوں کی واسطے نہیں ہوئی ہے کوئی شخص بتادے کہیں ہوئی ہے
پلٹن حدیقہ ستمبر ۱ صہ ۵۶ ۔ فقرہ ۲ اوس وقت ایسی کچھ
ہوا اوس پڑی تہی کہ میدان مین ٹکری کی ٹکری پلٹن کی پلٹن سرتیغ پنشن
طلسم حصہ صہ ۶ فقرہ ۲ انہوں کی حال پر شفقت کی نظر کی کمسری
سفارش سے پنشن مقرر کی

حرف التاء عربی وہندی

مذکر

ترب طلسم صہ ۸ ۔ فقرہ ایک ترب طیار ہو کر روز پانچ چھ
گھوڑس دہلی اور سہارنپور کی سڑک پر گشت کرتا ہے معلوم نہیں کیا بند و بست
کرتا ہے ٹکس طلسم اور لوان دہلی کے باشندوں پر ٹکس لگا ہو
ٹکس نسبت لگایا گیا مقرر ہوا ہے ٹکٹ اخبار لکہنوی
آئے تو گھر کا ٹکٹ ملا

مؤنث حرف التاء ہندی

ہو کر پہنچا ⁞ **ایڈرس** اودھ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۷۵ء تار برقی مدراس + فقرہ ۱ جب شہزادہ ویلز اوسمین گئے تو ایڈرس پڑھا گیا +

حرف الف

مؤنث

اسپتال طلسم لکھنؤ ۱۰ صفحہ ۱ فقرہ ۲ جب سے اخبار خانہ قدیم میں انگریزی اسپتال مقرر ہوئی ہے پیدائش ایک نے بیماری کی گھر گھر ہوئی ہے ⁞

حرف الباء عربی و فارسی

مذکر

بکس طلسم ۲ ص ۱ + فقرہ ۱ + ۴ اکتوبر کو جو ڈپٹی کمشنر کی کوٹھی میں چور ہمارے کا مندرجات انگریزی ایک مہر کچہری ایک دستی ۳۲ روپے دو بکس چوبی چورائے + **بنک** + اودھ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۷۶ء + فقرہ ۱ ⁞ ارادہ کیا گیا ہے کہ اگر بنک حیدرآباد میں ہو تو پچاس لاکھ روپیہ اول اوس میں جمع کیا جاویگا اور بعد کو بنک جاری ہوگا ⁞ **بل** ⁞ طلسم ۱۵ ص ۸ ⁞ جب کلکٹر صاحب کا حکم جنرل دستور صادر ہوا تحریری والوں کو پہلے بل کا خیال خطا سے ہوا ⁞ **پستول** طلسم ۳ ص ۸ اوسنے طپنچہ دکھا کے فقیر کو ڈرایا قضا کار کردگار پستول بھرا ہوا تھا چل گیا ⁞ **پارسل** ......

مستعمل ہیں

واضح ہو کہ شعرائے دہلی و لکھنؤ میں ابھی الفاظ انگریزی کا استعمال بہت
کم ہوا ہے اسلئے اشعار کی سندیں کم ملیں مگر بعض مخصوص اہل اخبار
نے بسبب تذکرہ معاملات ملکی وغیرہ کے اب استعمال کرنا شروع کیا ہے ماچار ہم
کو کل سندیں ایسی ضرور ہوئیں کیونکہ یہ الفاظ اب اردو میں ایسے مل جل
گئے ہیں کہ ہر ایک کو انکا بولنا ضرور ہو گیا ہے میرے نزدیک تین اخبار
مسلم السند ہیں اول اودھ اخبار دوم کارنامہ سوم اکمل الاخبار دہلی
انکل سے اودھ اخبار میں ایسے الفاظ اکثر آتے ہیں اسلئے کچھ الفاظ اوس سے
انتخاب کر لئے گئے اور کچھ الفاظ طلسم لکھنؤ کے بھی جو دو تھے باقی شعرا کے
کلام سے ملے غرض جسقدر الفاظ معہ سند کے ہاتھ آئے لکھے گئے۔

حرف الف

مذکر

اپیل صدر کی کچہری میں اپیل کیا حاکموں نے پہلا حکم بحال
کیا۔

اسکواڈرن اودھ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۷۵ء
سال جلوس شہزادہ ویلز در کلکتہ + [illegible] + بعد ایک اسکواڈرن۔

آئرن بوٹ + طلسم لکھنؤ + ایران کا لشکر پہنچا + اور دوسرہ
کارخانہ [illegible] ایک آئرن بوٹ آلات حرب و ضرب کا دریا سے سمندر میں

الفاظ	تمثیل	نام
یاد	صحرا مین دیکھتا ہون جو شوخی غزال کی / آتی ہے یاد اک صنم خوردسال کی	ناسخ
یاس	تشنہ لب ہے بیکسی و یاس آب کی / پانی تو پیجئے کہ بجھے پیاس آپ کی	میر نفیس
یاسمین	اون دنون اعدا کی جو یاسمین بھی آتش / یاسمین یا غنچہ پھولی نہ سمائی ہوتی	آتش
یال	یال اوسکی جو بکھری نظر آتی ہے / گویا کہ پری بال سکھاتی ہوئی ہوا مین	مونس
تیغ		میر انیس

دریائے لطافت

خاتمہ رسالہ رشحات صغیر بیان مین الفاظ
انگریزی مستعملہ فصحائے زبان اردو کے
اور فہرست اون الفاظ کی جو مسودہ سابق
مین معہ اسناد موجود تھے اور اب بغیر سند مجبور
لکھے جاتے ہین انشاء اللہ طبع ثانی مین جتنی
سندین ملینگی لکھی جائینگی و بس تذکیر و تانیث
الفاظ زبان انگریزی جو فصحائے زبان اردو مین

تمثیل

		نام
رہائی سیر کی علامت ہے حود کی	دل سب کی پہر اکئے یوں نکلہ ہو گیا	رند

دریائی لطافت

سب عمر نکلی ٹہری فقط آشنا ہمارا	بہتون پی گرچہ تہوڑی دنوں کی ہمارا	میر انشا
یاد اوس [illegible] دری ہمیں مست کر چکے	تا ری بہی ہو گیا ار عزیز دلکالی	رند
آخر کے پرے ہیں صف [illegible] آئی	حملہ کیا ہر بار کہ یہ ہل چل نظر آئی	حیات
یاروں کے گہروں معمور ہیں [illegible]	ایسی تو جہلا دیکہیں ہی ہل چل اسی دیکہی	میر ببس

حرف الیاء حطی
مذکر

فرہاد کو حود سود ا پایا یہ مسو نیں	وہاں کامہ میں بہی روپوش یار میرا	سحر
حاک پا ہو دیہ اوس عین لفش کی حجر کی	تا عاں سرکش [illegible] ایکا پر جاں گیا	آتش
دوس سو لیکے ہماری ہل گہی ساری [illegible]	فرہاد دیکہ بیٹہی ہو اسکو یقین ہے کالکا	بحر
یاد بحر حرم میں رونیکی حسد مرلی لہر	سو حرل [illegible] ہوا	ایضاً
اوڑ گیا مار سر ہسار رحیس	دیکہی ہی ہمن آشیان میرا	رشک
[illegible]	[illegible]	دبیر

حرف الیاء حطی
مؤنث

الفاظ		
ہجوم	جسم میں نکلا ہجوم عاشقاں کھود جا بجا	سا ہو جیسا یوسف قافلے کا روان ہجوم تھا
ہجر	ملتی ہے عاشق کو لذت فرقت معشوق میں	اختیار ہجر سے سر جا بے نخب
ہجو	زلف لیلیٰ کی کا غم طول شب فرقت کا رنج	ایسی وہ شمع ہے ہجو قرآن پھر
ہراس	نوشاہ و عروس کو نہ پایا	گھبرا کے وہ سب ہراس چھپا
ہرج	کچھ ہرج نہ ہوئیگا آ سید کا	ہمسائے میں آپ ہی کا
ہرن	وہ مہرباں ہوں چھوڑی نہ تھا مہماں	جو ٹھہری دعوت مجنوں ہرن کا لالچ لیا
ہزار	بہار کا ہے جو موسم آیا لہک رہی ہیں ہزار بلبل	گلاب کا اڑا یوں یہ کیا کیا جھلک ہزار
ہلال	جہاں کو قتل کر دیں یہ پھر جامہ سے	مگر تیغ ابرو ہے ہلال او کا
ہمزاد	فرقت یار میں کس کس کی برائی کہیے	دیوں ڈرائی مجھے ہمزاد آیا
ہنر	گھر گیا نام خط کو لکھو ہنر نامہ	کہ اپنا ہے ہنر تھوڑا سا
ہنگام	ابھی تو وہ عاشقی کا زمانہ نہیں ہا	جاتا رہا وہ وقت وہ ہنگام ہو چکا
ہوش	رخ سے سرکی نقاب ہوش اڑ گیا اور گیا	کھل گئے زندان اختر ہو گیا
ہوا	تمہاری عاشق اگرا تمہی لیں آ لیں	ہزار ہوا قیامت جہاں میں آ گئے
ہموار	اے ہجوم سامان سواری یہ نہ ہو	اور جائیگا ہموار ہوا تمہارا
ہیجان	تیری گیسو میں دیکھی جو ہوس سودا ہو گیا	روی آتش ہیجان ہو گیا

حرف الہاء ہوز

مؤنث

ہانک	دریاے لطافت

الفاظ

وضو
وطن
وفور
وقار

تمثیل

تمہاری خون سے ہم ہاتھ جان سے دہوئے
دیکھکر چاند سا چہرہ مرا ہوش بھول گیا
دکھائی دیگا لالہ سا جیگر کا پہول
غم لوٹنے اور قرار بسقدہ قار ہوا

یہ غسل کیا ہے ہمیں اور یہ وضو آیا
کیا غربی ہیں مرا جنا کر وطن ہو گیا
ہماری رونے سے جسد دم وفور آب ہوا
نکرسے تحمل کا وقار سنگسار ہوا

نام
وزیر
اسیر
ناسخ
مرزا

حرف الواو ہوز

مؤنث

دریائے لطافت

تو بھی گال شاداب ہو گئے ہیں تسبیح
جب یہ فصل کے سب یہ وعظ سنی

کیسا قمری کا کالبد یہ دیکھ شمع جسکی
آتش گل کہہ گئی ہو گئے ساری

دریائے لطافت

میر ارشاد
رشک
ناسخ
میر حسن

حرف الہا ہوز یا

مذکر

وہ رشک گل جو ہمین نار پر شبنم لگا
میں وہ مجنون ہوں جس کی روانا شور ہوا
لگا دہ جیب تر ہاتھ ستی بیکار کر دو

لجا کے سجدہ وہیں موتیا کا ہار آیا
پھر تو بھر سے سب شکل آبلہ گرد دہن ہوا
کیونکر ہو سے ور دکھا کر سو [illegible] ہے

رشک
وزیر
میر انیس

الفاظ	تمثیل		نام
تھر	ٹھہر یہ تشنہ نیم تھن کو داب تیرے سائے اوسکی	بساری اشجار تھر تھری کہ سنوالے اوسکی	برق
تھن	تسلی وہم والے چھن ہو سکی	تھین ہے پتا جیسے تھن ہوتی	مونس
نیند	ہجر میں انداز ہے سوتا نہ دکھائی نیند	کس الھی بیٹھے آنکھ ہو تو کی نیند	وزیر
نیاز			میر انیس
نیم			//

دریای لطافت

//

حرف الواو ہوز

مذکر

الفاظ			نام
دراز	ارزق کو دار تیغ کا دشنوا ہوگیا	لتغطہ مناجریت یہ پیار ہوگیا	میر مونس
وبال	تم دوش نازک جانان	دو لوگوں کا زلف پہ وبال رہا	رشک
وجد	اگر وجد کو بھی یہ صفا دیکھکر ہوا	ہاتھ اک طرف تیغ کا ناخن بھی ہوا	دبیر
وجود	مشکل اسکو ہی سو رہ جائیگا اگر ہی	دوست دشمن کا وجود اکدن عدم ہو جائیگا	ناسخ
ورم	خوبی قسمت سے تجکو عیش غم ہو جائیگا	دل اگر خوش ہو گی یہ ہولیگا ورم ہو جائیگا	بحر
ورق	خط مشکین سے تیرے کس متغیر لیا ہو	کیا تیرے دلکا ورق خط کا الف ہو گیا	وزیر
ورق	یوسف کی اور یا کی تصویر کیا ہوئی	وہ مہر ورق غلام کا یہ آفتاب کا	//
وعدہ	ہوگیا قرآن کا پڑھنا غنیمت	اوسکو ورد لب تیرا ہوگیا	ناسخ
ورد / گلاب	باغ جہاں میں حق الضاسی نہ گذرا	شب تنہا یا بھر بلبل جو ورد پایا	آتش
وسواس	دالکو ہو جکی وسواس نا کرتی ہین	دور رہ رہتی تھی وہ پاس نہ کرتی ہین	آباد
وصف	خدا ہر کہ دیتا اوسکو شاہی جار پایونکی	نہ ہوتا وصف اگر شیر ستانین تھوڑ کا	اسیر
وصل	وصل کیا ہم نا کسار ونکو ادر کھی بخواہ کا	خاک میں ایکو وہ نا کیسا حملہ کا	ناسخ

تمثیل

دریای لطافت

الفاظ صفحہ	مصرع	مصرع	نام
سر	تکلم آہ طبیعت سے تعلق ہو گیا	شرہی ہمیں جو دیکھی مقفی دیکھی	میر انشا
ندر	پاؤں تصویر کی اوستاد تک سوجہ گریں	میں تو گیا ہر اوکی سدر جھی ہائی ہوئی	اسیر
سرد	چاہیے ہوئی زندگی دونو ہاتھ سے جدا	جو شبیں جگ ہو جہشت گیا سرد مری	رشک
نرگس	ضعف کہیں برپا ستم کی آنکھو نرگس	خاک سے اک عصا نرگس شہلا کی	اسیر
سرو بالا	دکھلائی سیر گلشن ہو تکو مام حرا دیکی	ایسی گہہ کی کسکو کوئی سرد مان ہی	״
شرع	اک مسجد اک سجدہ اک مسجود دل کا خلق	کیونکر یہیں تم ہیں اگر مسلمان ہوکئے	آتش
سل	اس کم آرا ی پہ اس عزت ہے سہی الیسی الام	سل دنیا میں شریں دی عزت آذار کی	اسیر
نسیم	جھونکوں نسیم لالا ترے گال ہو گئے	خانہ نسیم چہرہ تاریک پہ مل گئی	رشک
شکر	من سے دیکھا جو آزادی سے	ہلکے بولا کہ وہ نظر بد لی	برق
سلم	عصا تشنہ لبی میں عکس ہے اتیری و ہنوں کا	دریا میں نظم گوہر شہوار کر پڑی	ناسخ
تعبیر	بیقراری میں بسر کی شب شباب اپنی	کہتی کاہیں پہنچی تعبیر خواب اپنی	رشک
لقب			بحر

دریای لطافت

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
عقد	یہ دسا ہیں ہاتھ سے تہوڑی سی حاصل	کہ نقد محبت لو پائی علی کی	میر انشا
ملک			״

دریای لطافت

״

״

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
نگاہ			میر انشا
پشش	دودہ کا پہیلیں		״
مار	وہ زلف سیہ گورے منہہ پر آفت	اے بحر مار پڑہ گہن کی	״
سود	گوہر گوش صنم کی آب کا ہے کیا اثر	سروکو خط ذی جو گلو پر سود آغاز کی	بحر
دشوار			ناسخ

دریای لطافت

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
نوک	لکھو ان تحریر پاسخ لوح دشکی تیر مژگاں کا	جو ہو نوک قلم یا مدد نوک تیر تحریر کی	میر انشا
تحریر	سطور ہو ذکر کد صدا ئی	تجکو ہی لو ید یہ آسمانی ہے	ناسخ تہوار ناشاد

الفاظ	تمثیل	نام
نیسان	رہ چکی یاد وگر روند انہیں جب ہم چاند پر / ہنسکے فرمانے لگے نیسان پورا ہوگیا	رشک
نیر	نیر اقبال کیا چمکا ثریا جاہ کا / آسمان تک ہوگیا شہرہ ثریا جاہ کا	برق
نیل	کہا بلبل نے جب توڑا گل سوسن کو گلچین نے / الٰہی خیر کیجیو نیل رخسار چمن بگڑا	آتش
نیرنگ	دکھلا گئے ہیں نیرنگ زمانے کی عجب سیر / ایسی نیرنگ تماشا کی عجب ہوئے ہیں	آباد
نیلوفر	خال مشکین اشک سے رخسار پر پیدا ہوا / چشمہ خورشید میں بھی نیلوفر پیدا ہوا	مظفر
نیل	کیا رو رو کے تیرہ چشمی نے مجھ سیاہ کو / وان شغل سرمہ ہی ہے یہاں نیل پڑ گیا	مومن
نقل	جنون ہم پر جو ہنستے ہیں وہ لذت سے ہیں غافل / کہ ہے مذکور دیوانوں کا اکثر نقل محفل کا	گویا
ناموس	ناموس نبی شام کی بازار میں آیا / سر حضرت شبیر کا دربار میں آیا	دبیر
نیار رابطہ	نہ ہوگا حسن کا مجھسا ہی عاشق کوئی دنیا میں / نیار اوس سے کیا پیدا نظر جو ناز میں آیا	آتش

حرف النون کلمن

مؤنث

الفاظ	تمثیل	نام
نار	زہے انسان کو اقرار ہے جو حد سے گذرے / طور پر برق تجلی نور ہوا نار نہتھی	برقی
ناؤ	دامن کا بوجھ اوٹھا نہ سکا نازکی یار سے / بل الٰہی کمر میں تیری نا ٹل گئی	اسیر
ناک	بیٹھی یار سے دعوی گل زنبق کو / بیحیائی سے مگر ناک نہیں کٹتی ہے	آتش
نان	آسودہ خاک خوان فلک ہے مہمان / ہے ایک نان جہر سو وہ بہی چاپا ہوئی	اسیر
ناو	جان مصحف کی آنکھ سوتی پر آجاتی ہوئی / ایک قطرہ میں ہماری ناو طوفانی ہوئی	بحر
نامی	ہے یہی کثرت نظر ساقی وہ بیجا انگلی رہب / میکشو نامی گلو بھکی کی نی ہوجائیگی	رشک

مصرع ۱۲ — دریائے لطافت

جس یار جو ای ... مسیحا دیکھی / آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی — میرانشا / آتش

الفاظ

تلک کلو مجھے مشق [illegible] ابھی ہم ..
بغل میں یار کو [illegible] ہوں
سری [illegible] باتوں سے یہ سمجھے [illegible]
[illegible] سر [illegible] رنگ [illegible] یا ہے
دل گزرگاہ خیال [illegible] ہے
موی صنعت کا راز [illegible]
[illegible] میں [illegible] ہوا
اور [illegible] کبھی حرمت و
[illegible] کیا کہ [illegible] نقص [illegible] کا
عمر [illegible] کھولی [illegible] علم
مال [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] گلشن [illegible] رہ پر ہر و سلیمان
ہاتھ میں [illegible] کھلی
ہی [illegible] اور [illegible] ادہر کی [illegible]
مجھکو [illegible] ہم مجھکو مبارک ہو عید
[illegible] ہو [illegible] محمود کو
[illegible] گوری [illegible]
[illegible] آنسو [illegible] ہماری چشم تر
ہی فیض [illegible] دیکھو
[illegible] کا [illegible] کیا
سر [illegible] ہو [illegible]
[illegible] گل ہی [illegible] عشق [illegible]

تمثیل

تمثیل	نام
احتساب [illegible] کی [illegible] لیبا	صبا
تعصب [illegible] کا	بحر
تعلق ہی گویا [illegible] کا	رشک
[illegible] زمین [illegible] کا	اسیر
[illegible] نقوش نہوا	غالب
[illegible] بلبل [illegible] ما	ناسخ
فراق روح کا قالب سے تعلق ہوا	رند
بالکل نقش خیالی ہی خیالی ہو گیا	..
عالم ہو [illegible] چراغ کا	[illegible]
[illegible] علم [illegible] کا	ناسخ
[illegible] نقصان [illegible] ہو گیا	برق
حاتم [illegible] تحقیق [illegible] کا	ناسخ
نام [illegible] ہوا	آتش
ادھر جاتی ہی [illegible] ہی	رند
نالہ بلبل کا درد اور خندہ گل کا رنگ	غالب
تنگ سے [illegible] کرتا ہی	آتش
[illegible] ہی [illegible]	بحر
کیا کسی [illegible] کا اسکو [illegible] کیا	اسیر
[illegible] ہر حال رہتا ہے	ناسخ
[illegible] تعجب سے [illegible]	دبیر
[illegible] کا	رند
[illegible] گل [illegible] کا	ناسخ

تمثیلین

دریاے لطافت

〃

الفاظ			نام
ضیا			میر انشا
مینڈ			〃
	مجلس مین پھول مست چشم کی دیکھہ کہ مقادان	پڑھیو عوض کتاب کے مجلس شراب کی	رشک

حرف النون مذکر

الفاظ			نام
ناز	جس روز ہوا دور گمان سگ لیلی	مجنون سے کبھی ناز غزالان نہ اوٹھیگا	اسیر
ناخن	عین بیجا ہے عزیزو لسے کشایش کی امید	اشک کا عقدہ کشا ناخن مژگان ہوا	〃
ناقوس	ناقوس اوٹھاکے زمین پر پٹک دیا	آتشکدونپہ تیغ سے پانی چھڑک دیا	میر انیس
نام	بلبل ہون بوستان جناب امیر کا	روح القدس ہے نام میرے ہمصفیر کا	ناسخ
ناسور	کیسے زنادیہ رشک سے انگور ہوا	دلمین ہر دانہ تسبیح کے ناسور ہوا	برق
نام	سوز غم فرقت نے سوکھایا ہی سمندر	لب خشک ہین آنکھوں مین نہین نام ترکا	〃
ناموس	ناموس نبی شام کی بازار مین آیا	جب حضرت شبیر کا دربار مین آیا	دبیر
نال	مالک ہی یہ ہلال سے چرخ بلند ہوا	پہچلے فلک پہ نال گرا ہی سمند کا	〃
ناچ	ناچ اسکا اگرچہ خوشنما تھا	سنگت کا پکھاوجی تہکا تھا	نسیم
انجم	ایصنم مذکور مرا کیا کہ تیری غصیمن	نجم طالع بھی میرا مثل ہنود ہوا	اسیر
نچھاور	بے نقاب اکدن جو اسکا روے پر نور ہوگیا	مثل زرہ مہر درخشان کا نچھاور ہوگیا	بحر
نخل	یالہ کا نخل عداوت بار ور ہونے لگا	بڑھ چلی دل کی گرہ پیدا ثمر ہونیلگا	وزیر
نرخ	زوال حسن نے سودا کے زلف کو کھو دیا	پڑا خط آپکا تو نرخ مشک ناب گھٹا	صبا
نزول	نزول مسیحا ہوا چاہتا ہے	یہ بیمار اچھا ہوا چاہتا ہے	رند
نشان	نشان عاشقی در پردہ نادور کر بیٹھا تھا	پرستاران جانان پر یقین حور و غلمان تھا	رشک
نشتر	الہی حرارت جوش جنون عشق کی	پانی لہو سے نشتر فصاد ہوگیا	برق
	آج ہوتی نہین بلند ای برق	فوج کا م آجکی نشان گرا	〃

تمثیل

الفاظ				نام
ٹلک منٹ میر	مثلی ۳	دریاے لطافت		میرت
سقار منزل منزل ڈال تبدیل موج	در گل کے تصور میں ہوا ہے استعداد ال سبل اچھی نہ دوصف کا ربار کی رقم کچھ جو تعریف جسار دکی مدعا یا گرد نرم زنداں میں شمع دیدہ الیسا ہے میں دوستی کروں تقش الس		کر نسل کی قفس میں ہو گئی سعار سو کی رہا الیو بھی کو قسم ذو العقار کی وہ قرآں کی ایک سبل ہو ئی یہ تبدیل آکدل او تر ما ئیگی ہیں زنجیر ہو جیں طوق ہو گا اب ناک	ناسخ میرتیس برق رند ذرر
سوجھ	دریای لطافت			میرتا
سو چال تہہ مہر مہار میٹال	کیا کہیں کچھ رہ کی سعیں میر قتل کو سخاوت کا کو نکا وعدہ ہے کمان سے ای ہمن الا ناتو ں کا مطلب ہے		قاسم جو حج خطا سے صمم مو چال کی خرا لے میں وہ ہر سبع بیں جو ہیں سکتی مجلس عشرت کی گو مہرتان ہوتی ہیں	ناسخ احتر رسک
	دریاے لطافت			میرتا
مجلس مہک مہم	ہیں معل حشم کو دیکھ کے انتقام داں دیکھی تھی کے السی سواری جلوس کی اصل سے مہم عم کی سر ہو گئی		یہ سیو عوص کنات کے مجلس شرا کی کو سوں مہک ہوا لص عطر عوس کی شام ابھی سحر ہو گئی	رشک میر مولس برق
موج	دریاے لطافت			مارت
میح				
میر معرفن	ممیر سر بدلب بہرحسن عاز تجھے معدن کمال تیری طعف ہوای مہر	،	جاد و ماہ دو دیکھے کو بہر حالی عش پلی بیٹھ کو ہا بیٹھے ہزار حساب	رند

تجنیس

الفاظ			نام
مجال	یارا اقرار کا مجال فرار بھی	چھوٹتے ہی بچھونکی جماعت لگی پابجا	مومن
مجالس	منت ہے دیدۂ چشم میں اس نوال کباب کی	پہلے وہ عین کعبہ میں مجلس شراب کی	رشک

دنیا سے لطافت

الفاظ			نام
پچھاڑ			امیر الشعرا
محرم			”
محفل	گلگو و اشعر تو پر عمل ہو گیا	کئی دن جو رندوں کی محفل ہوئی	بحر
محراب	صحت سوزش دل کی جو دعا کرتا ہوں	آگ لگا دیتی ہی محراب دعا جلتی ہے	صبا
مدد	تاسخ فلک کو خدا کہیں لیکر اڑا دیا	اب چاہتی ہی جھکو مدد بوتراب کی	ناسخ
مدح	اے برق یہ غزل تو فقط ہی لشکر تماشا	بس مدح تجھسے خسرو والاصفا کی	برق
مردمک	اسکی آنکھو پہ حسینوں کی لگی ہیں یادیں	طولیاں چشم جاناں کی ہی جور کی	برق
مراد	دیکھو تو کسطرح خدا نے دی	آدمی کو مراد ہے اوسکی	ناسخ
مرگ	مرگ عاشق آپکو منظور ہی جانی ہوتی	دوستی کا اسکو تھی خصمی جانی ہوتی	رند
مسجد	طاق ابرو صنم جسدم نظر آیا مجھے	ایک مسجد بس ہیں راہ خدا تعمیر کی	ناسخ
مسند	کیا ہی ہی گلبن جانان کی	مسند گلفام کی نہیں سے ہے	رشک
مشعل	تو جو آئی تو شب تار نہیں یاں سحر	مشعلیں نالہ اشکبر لئے پھرتے ہیں	ناسخ
مشک	جلائی مشک شب گئی پیاسوں کے نام کی	آقا مدد کو آئے اپنے غلام کی	انیس
مشق	دشمنا وہی تھی قیامت بڑی ہوئی	اوتری وہ تیغ خون کی ندی چڑھی ہوئی	”
مشکل	سمجھیں حشر یا کی صبح سے نہ صبح شام کی	آسان کر دینے اپنی فضل سے مشکل غلام کی	انیس
مشک	اوختا [illegible]	مشکیں کیں نہ تو نے سنبل	نسیم
مقراض	مقراض [illegible] گل [illegible] صحرا کتر گئی	اک تازہ گل یہ دشمن صحرا کتر گئی	شاہ نصیر

دنیا سے لطافت

تاشیہ | مرثیہ [illegible]

تمثیل

الفاظ			نام
مہر	اللہ رے ترقی حسن رخ نگار	مہر فلک نگاہ سے میری اتر گیا	رشک
مہتاب	شب کو جو بے نقاب وہ گلفام ہو گیا	مہتاب آفتاب لب بام ہو گیا	برق
میلان	یاد آیا مجھ کو گلستاں مرا بارہا	یاس میں امید تھی انکار میں اقرار تھا	رشک
میدان	توسن شوق کا کیا نکلیگا اسیر	وقت تحریر ہے میدان قلم تھوڑا سا	اسیر
میدان	ای وحشت دل ویسی ہی و قد کی طرف چل	دیکھا ہوا ہے سبھی کا میدان برا بھلا	سحر
"	قامت ہے کماں سی کچھ اولے گر جاتی ہے	قصہ خوانوں کی طرح ربط ہے میدان سا	"
میدان	ہجر میں چلتے جو سوچا ہوں آواز تفنگ	صحن گلزار ہے میدان صف آرائی کا	ناسخ
میان	ہے تصور مجکو ہر دم اس دو دھار کا	دل ہے گویا نعل میں میان ہے تلوار کا	"
میل	دل ہمارا اس قدر سودے طلب دار ہے	سب سمجھا گئے جو اہم میل ہو کا دور کا	"
"	سنگ تو میں گل سے وہ گرد بادہ ہو گیا	کول میں ہر لال صندل کا برادہ ہو گیا	برق
مقر	کہتے تھے سقر جسکو وہ اعدا کا مقر تھا	جنت کی طرف لیس تھی رخ سوئے کہ تھا	دبیر
مرقد	گوہر سے زہرا کا لیس لی کے گیا تھا	سر مرقد عالیوں جہان کا بہ پا تھا	"

حرف المیم

مونث

الفاظ			نام
مار	عشق اس زلف نے مجھے ڈالدیا مار ہ میں چہرے کی	جس طرف دیکھتا ہوں مار ہے تلوار دکی دریائے لطافت	رند
مال			مرأت
مانگ	مانگ چوٹیا کی کبھی موتیوں سے تھی بھری	کہاں سر لہر یہ نکلتی تھی لی حلوہ گری کا دریائے لطافت	امانت
مبارکباد			مرأت
متاع	ملا عار نگری آتی ہے عالم میں مگر کم	متاع صبر طاقت ہے سترا یک پل میں عاشق کی	ظفر
مثال	ان مثالوں سے ہے یہ کام اعلیٰ	سب مثالیں ہیں وہ مصرعہ دہ ہے	ناسخ
محل	ناسخ ۱۲	دریائے لطافت	مرأت

تمثیل

الفاظ	تمثیل		نام
منبر	نہ فلک انکو سمجھنا کہ بڑا ہی حیدر	سات زینونکا کیا حق نے منبر پیدا	ناسخ
منفذ	وہ لاغری مین خستہ و بیمار رہون	تنہائی مجھکو منفذ بستر بنا گئی	رشک
منعم	کم نہین منعم نا فہم بھی مزدورون سے	گھر کسی اور کے رہنے کو بنا جاتا ہین	ء
منہ	زلف دان افعی ہی یا داغ جگر مہرہ ہی	جسنے سانپ ڈسے عشق نے منہ مجھکو دیا	آتش
منجن	تیز دندان طمع رہتے ہین چشم یار پر	چاہیے منجن مجھے خاکستر بادام کا	اسیر
منتر	کیا ہاتھہ مین اوس افعی گیسو کو لگاؤن	افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا	
منگل	آیا اپنے پاس وہ ماہ دو ہفتہ شہر سے	ایکبون لے دن پھرے منگل مین منگل ہوگیا	صبا
منصب	تجھہ فیض تربیت سے شاہ کی	منصب مہر و مہ و محو کھلا	غالب
منضج	کوئی کہتا ہی دیکھہ مسہل ہی نبض مسہل دو	ولیکن پیشتر سے پھر کوئی منضج بلایا ہے	مومن
منقبت	منقبت کہہ حیدر کرار کا	ہو ثنا خوان قدوہ ابرار کا	فصیح
موقلم	کھینچتا ہی جو تیرے رخسار تابان کی شبیہ	شمع روشن بنگیا ہی موقلم بہزاد کا	ناسخ
موقع	ہون مین مومن ای تکبیرین آنکھین دکھلائی	مین سرائی مرتضی موقع تہدید کا	اسیر
مو	پلاکے شیر سلاتی ہی طفل کو دایہ	دلیل خواب اجل ہے سفید مو یا	وزیر
موم	شب ہوا سے ملگئی جو اوسکی زلف عنبرین	دم مین موم شمع سارا عنبر سارا ہوا	ناسخ
مور چہل	جو کہ ادنی ہین خوشامد سے وہ اعلی ہو گئے	مور چہل افسیر ہوئے ہاتھ دم طاؤس کا	؍؍
مولد	آج مولد ہی جناب احمد مختار کا	خار زار دہر مین عالم ہوا گلزار کا	؍؍
مواد	ظاہر آتا مواد پنہان کا	ہو تا مانع سرور انسان کا	؍؍
موباف	مشک و گلاب سے کیا آئیگا ہوش ہمکو	عشق مین کوئی سونگھا دی موباف اوسکے لیکا	اسیر
مور	ہین بیہودہ بہی شوخیان رنگ حنائی یار کی	مور آیا پاؤن کے نیچے تو جگنو ہوگیا	؍؍
موسم	کھلیگا پیگا زاہد بیرندونکو تقدس	موسم تو قریب آنے دو توبہ شکنی کا	؍؍
	دل نے نیچے ہین عاشق بیتاب لیجیے	قیمت وہ ہی جو مول ہو مال مزید کا	آتش

الفاظ	تمثیل		نام
مطلع	عوض مطلع کے کہو انکے نصیحت دی ملا	ہے نا مطلع خورشید مطلع ایسی دانا	وزیر
متصل	میرے اشعار ہیں مصدق سے کے اوسے [illegible]	تارہ مغلو سعایا تو سرا پا ہاں گیا	اسیر
مطلب	مکتب میں عمر کر حفظ کیا آہ کا سبق	رہتا ہی یاد ہاں یہ مطلب کتاب کا	وزیر
مظہر	سکونت مکان قدرت صانع کا ہی مظہر	امد ہی میں جو کہتے ہیں کہ مظہر ہے خدا کا	رشک
معشوق	کس عدالطف ہمدمی ہمرہاں ملا	معشوق بھی ملا تو ہمیں میدان ملا	اسیر
معلم	کیونکہ اے عالم ہوا دسکا [illegible] ستم	وقت بسم اللہ معلم جسکا بسمل ہوگیا	ناسخ
معصر	تھی شان علی چہرہ انور پہ جری کے	کلی تھی عمت ان سے معصر جبکہ کے	میر انیس
معمر	سر [illegible] تے تا کمر پہنچی [illegible]	رفتہ رفتہ معمر سودے کا کل ہوگیا	آتش
مقام	پاؤں جس کا [illegible] ہی کہاں [illegible]	یہ حریم کو بھی معا ماں سے مقام آداب کا	ناسخ
مقام	کوچ دنیا سے کرچلے تھے ہم	یار کے آتے ہی مقام کیا	سحر
مقدر	سرق گھہرا شب ہجر کی تاریکی سے	وصل وہ سن ماہ کا ہوگا جو مقدر جسکا	برق
مقصد	اہل دنیا جمع [illegible]	ترک دنیا سے ہمیں حاصل وہ مقصد ہوگیا	اسیر
مکان	مہک پھیلی ہوئی ہے [illegible]	دکان عطار کی ہے یا مکان ہے تیرے گھر کا	"
مکتوب	لو محبت کی حوں قاصد محبوب آیا	حسن کے [illegible] مکتوب کا	ناسخ
[illegible]	ہیں جو عاشق [illegible]	باعث دیوانگی محبوب کو [illegible] ہوگیا	"
مکر	اہل دیں کی [illegible]	مکران [illegible] کا	اسیر
مکدر	ہیں پہلوان عشق [illegible]	[illegible] رسا لیا	رشک
ملک	دل ہمارا تھا حیسوں تمہارا ہوگیا	ملک یہ آخرالامر سے اجارا ہوگیا	اسیر
ملال	اتنا تو جذبہ عشق [illegible] اثر کیا	اوسکو بھی اب ملال ہے میرے ملال کا	برق
ملبوس	ملبوس [illegible] قدر کو [illegible]	[illegible] یہ کوئی چشم جہاں [illegible] آیا	وزیر
ملک	[illegible]	جو ملک ہوگا وہ [illegible]	ناسخ
ملاپ	غیر سے ملکر [illegible]	[illegible] سے کرلی ہو [illegible] ملاپ	[illegible]

الفاظ	تمثیل		نام
مذکور	جو کچھ کہ گذری ہے [illegible]	مذکور کیا کروں [illegible]	مصحفی
مذہب	واعظا جب [illegible] ہو گیا	عجب کیا [illegible] ہو گیا	ناسخ
مرہم	[illegible]	[illegible]	وزیر
مزروع	کریگا [illegible] جنت میں	جو مرغ اوسکی [illegible] کباب ہوا	امیر
مرکب	جسم کو جنبش نہیں [illegible]	پاؤں [illegible] مرکب [illegible]	ناسخ
مرض	[illegible]	آج ان [illegible] مرض وصل ہوا	بحر
مرکز	[illegible]	ایک ذرہ بھی زمین [illegible] مرکز [illegible]	وزیر
مرثیہ	قیامت [illegible]	[illegible]	برق
مریخ	[illegible]	مریخ [illegible]	آتش
مسطح	[illegible]	[illegible]	رند
مزاج	لالی [illegible]	کیا مزاج کاکل سبز رنگ برہم ہو گیا	ناسخ
مس	مس کیا جب [illegible] ہوا	[illegible] تاثیر [illegible] ہوا	آتش
مساس	رہ گیا [illegible] کو	[illegible] مساس ہوا	ناسخ
مستول	[illegible] غم [illegible] کر	کشتی تن میں لگا مستول [illegible]	برق
مستزاد	[illegible] تعریف میں مصرع لکھکر	مستزاد اور لگادیتی ہیں دنبالہ کا	اسیر
مشرق	مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا	طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا	ناسخ
مشام	[illegible] چشم حور سے	مشتاق ہے مشام ملک بوی یار کا	برق
مصرع	کاتب قدرت [illegible]	مصرع ابرو رقم [illegible] دوبارہ ہو گیا	اسیر
مصحف	خلق نے قرآن دیکھا جب ہوا ماہ رجب	جسنے دیکھا مصحف رخسار اپنے ماہ کا	ناسخ
مصداق	مصداق قول [illegible] دکھا دیا	جب تک نہ آپ [illegible] پیا	برق
مصالح	جو مصالح [illegible]	قاتل نے [illegible]	ناسخ

تمثیل

سنا فرش میں سیاہ ہی تاریک لیا
اور باقی الضمیر لوگوں کا
مشکوک نہیں ہے اثر داغ جگر ای رشک
اوس گلی پہ ہو گئے ہیں کبوتر بھی عید
عالی سی میں تہا وہ یکتا
معمار تیرے گھر کا تھا سا کوئی شاعر
در سے مجھکو جو آئی ہوئی دیکھا ناسخ
جوش حیرت سے سکوت [illegible]
لقاں اوس سے یہاں کیا ہے جو چپ سرک حتی کی تکیر
حمس میں کوئی گل سر شاخ پر دیکھا
میں نہ دیکھو سحر میں گل بیٹھ گیا
سر نگ شمع ہم دلسوختہ سر رو عالم میں
مستوری اور تنزل ہے بس پیش
واد کو حسن میں کیوں مثل [illegible]
العلم محبت کا ہے حال اور نظر حکا
کیا تعد تما ہری ہے جو ہو قریب حسی
پہلا کیا جوات اسکا دلکا تو قابل
یہ جو سے آپ بھی سر نگ ساد کہانی میں
الکمال میں اس دن بھی حسن عم نہیں ہوتا
ہم ای طالع جو اسدہ جا گی کوچ کے
اوگا ہے گھر میں ہر سو سبزہ دیوانی کا تماشا

شمع دیکھوں تو سیہ بار نظر آتا ہے
جان لیتے ہیں لطق سے سوا
عاشق کے حرالی میں ہے مال ور طرح کا
قاصد نکر مجھ نکر منع جواب کا
اوس عصر میں تہا مثل اوسکا
کیا جو ن کیا ظلم مثلث سنگ در لگا
تا لک دشت جنوں کی تو وہ مجنوں آیا
مجمع خرمان سر آدی سے تھا نہ ہوا
محکم ہے اوسکا ہنگ آستانہ نیک گمرکا
تو محکمہ یاد وہ محبوب سوار آیا
اڑ اڑا کر وہیں گرد و لکا محمل ہو گیا
زباں کھولی پہ لیکن بات کرنیکا محمل نا
حسلت جڑہ جھکا تو محمل ہے او بار گا
الکمک لیلی کیا یہاں کس کا محمل ہو گیا
سہیل اور نظر حکا ہے کمال اور نظر حکا
جام میں اپنے پاس عجب و سدور کے
اگر جنوں کا مین سے مختصر سا ہے
سمجھا جو ن تیری شمشیر سے رواں ہوتا
وہ شب ہجر حسیں کہ محرم نہیں ہوتا
ہونگے ہم کو کبھی کا عشق دو جدا ہو گیا
اب دار آب کہو دل گہا شکن ہے محشر دربار کا

الفاظ	تمثیل		نام
لجہ	سانتہ آپکی جہاتی مری تیرون سے پہنچ گئی	بہنیاتی لجہ بہا گئی بہنا ہو تین ہنس گئی	میر انس
لٹو	دریای لطافت		میر انشا
لکیر	وہ مصور تہ تیرا کہینچے سکا پر لکیر	اسکی کاغذ پر مثال برکہ ہم کہ کرنا ہی	مغو
لعین	دریای لطافت		میر انشا
لوٹ	״		״
لوٹ مار	״		״
لوچ	״		״
لو	کہلی گوش دل شمع دین بائی روشن	ذرا بہی اگر لو لگائی علی کی	رشک
لون	سرمایہ مین یاد آئین جو اسکی گل کی گریبان	لون چمن زمانہ مین آہون سے جل گئی	جرأت
لوند	جسکی یار بوسہ لیا تری ہونٹہ کا	پسینے کی لوند جہلکی بہت بیر لگی	ہجر
لہر	بہہ جائینگی آب ہو کے موتی	جب دل لہر آگئی وطن کی	״
لہر	شغل تجکو کا ہی تیر عشق مین آجکل	راتدن بیٹہا گناہ کرتا ہو لہرین اپنی	ناسخ
لعبد	دریای لطافت		میر انشا
لیزم	دریای لطافت		״

حرف المیم
مذکر

الفاظ	تمثیل		نام
مآل	قطرہ دریا مین جو مل جائے تو دریا ہو جائے	کام اچھا ہے وہ جسکا کہ مآل اچھا ہے	غالب
تمام	عجب کیا کہیں گر حبابین جو ہمکو تمام ہوا	گر مرا ہوا مضمون کوئی اسکا بہی تمام ہوا	ناسخ

حرف اللام

لاف
لاح
لام
لامکان
سب
سماکل
ہن
کاظ

لات حسینوں سے جو چہاتے سجا مارا
عیسیٰ کہا چیری یہ امر دیا القا کر
جھڑنا ہی جو عطا پر یا بعض مردہ کو کیا
ترے عشاق کو پڑا دیکھی معجز لالون کی
راز مسیحی کا ہو گیا فاش کسی کو ساقی
جسم کیسا پایا ان کیسا جسم آتا ہو گیا
علاج کرتا ہے مسیحا مارا ای مسیح
لعون نا آنکھیں ملاتے آئے حیا

ہیجڑا جو ہرے گردوں کے تماشا ملا
اپنی ہندو کو جدا دیا ہے لاالہ عدو کا
بہت قتل سے سمعا نام الہی لب پر انکا
ستمکار دما عاں محبت لامکا شکلا
کبھی مسیحا میں گویا الساغر ہو
حامرش کہٹ گیا ایسا کہ تما ہو گیا
مور کے لچھیں سے آئی نی اجیل کے
ترے آنکھوں سے یہ لحا ٹا گیا

طرق
یاسم
الہیر
ریلہ
اسیر
وریر
ریلہ
سومس

تادث ملا — دریاے لیالی
مالوں کی ۱۲ — رر

ث
ک
میراث
رر

بام
بن

جیسے فی جسم کو کمیں میں تیر لگی تھی نہیں
بسمل ہوا جسکو کہ ایک کی تلوار آئی ؛؛

بہار و لپس قیدر او سر کو دیہ پہلے کی ہی
مجلس میں جو چمکی کا کلیجہ نہیں ڈرائی

مرالبش
میرلیس

سیمی کثیر

الفاظ	تمثیل		نام
گو	سمیر ابا ہم شمشیر ہے ہنچا ہے ہیہات	یہ وہ گوہر ہے جو کبھی ہاتھ ال چوگان نہوا	گویا
گیسو	شب تیرہ بیچ بیچ زلف بپیاری رو وگیسو ہلال	منہ ہے پیارا صبح کا گیسو پیارا شام کا	ناسخ

حرف الکاف

مونث

الفاظ	تمثیل		نام
گاؤ	جملوں سے فوج اہل ستم کا پسینہ لگی	ضرب گران سے گاؤ زمین ہانپنے لگی	میر انیس
گرد	پھرتا ہے خورشید کا نادہ بنایا چرخ نے	گرد اوڑتی آتا ہے جب تیری تجلیگاہ کی	ناسخ
گردن	گردن کشی سے شیشہ فانی کی ہڑکی ہے	شیشے کی بھی ہاتھ ستون آب دوری کی بردہ	″
گرز	خنجر بنا یون یہ ہوئی تھی جو شعلہ زیر	اکثر جوانوں نے جسکی شرارے کی گرز	میر مونس
گزک	بوسے لے اٹھ ہونٹ کباب گزک سے ہیں لذیذ	ساقیا ایسی گزک ہے کہ جام پر ملتی نہیں	صبا
گفتار	ہم سے مانند ابر گوہر بار	سب سمجھ تماشے کی گفتار	ناسخ
گفت و شنید	ہے اوسی کا تجھ سے گفت و شنید	وہ ہے گنج علم خدا کا کلید	″
گفتگو	اونکی اصحاب بین ہی تو ہے الگ	مجھ شائستہ گفتگو میں کہو	″
گِل	عاقل مثل ہیری ہی شاد ہے سخت جان	یاران عجم سے ہے گل آدم خمیر کی	آتش
گلیم	نہ رہے تیری اگرچہ جوب ہے شام فراق	گلیم بخت سیہ سے بھی ہو و بال ولٹی	″
گوہر	سعی یہ اے منعم ہماری کا تو ہو نہ گوہر کہا	گوہر بہا ملتی نہیں دنیا میں کیکا ہلکی	ناسخ
گھول	جام و مینا سے ہو سے تپی ہے اپنی پیاس	ہمنے ساقی منھ سے اب پھر لگائی گھول کے	ظفر
گھاس	باد بیاراں موافق ہیں تو رکھ ریہ پھنچے	جڑ دو گی گھاس وہ مردم گیا ہو جاتی گے	رشک

بابی گوہر

۱۳۶۷

متعلق

الفاظ			نام
گوہران	دیا مری تمہارے کو ہو گلشن یا اس پر نہ پڑے	کیا اس تحفۂ تابوت پر تخت سلیمان کا	ناسخ
گوہر صد	بنا ای سر اماں قصر یاقوت ای جلیسی	ستارہ ٹوٹا ہی یگانہ در مرحد کا	״
گوہر گنج	الٹ اک مضموں رہے سیم سن ملا بانکا	اس طرح ہی نہیں گوہر سخن ملا ایگا	اسیر
گوہر سنج	آہ عاشق کا یقین دل کی بہن کر اثر	گوہر [illegible]	رند
گوہر	لے مشفق نہیں ہوئی کبھی حسرت کا حاصل	غرق دریا ہوا غواص تو گوہر پایا	اسیر

علی نواب تبسم
عظیم آبادی

لا گراں در دنداں پہ ہوتا لکھو ہر جرے | مگر محصور ہے گرد او نچے گوہر کھر نہیں سکتا

گوہر دار	جب گلے ملتے گوہر کا سمندر ہی ہوگیا	گوہر و انگیا کے حلقی تو پیکاں [illegible]	اسیر
گوہر سر	دل میں ہے ای برق ابر رحمت کی مدد لگا لیا	سر گہر عرش برین کا گوشوارا ہو گیا	برق
گوہر بز	الماس لکڑ جو ہلتی ہیں یہ آنکھیں	احساں حدا کا کرے دل گہر صدا کا	رشک
گوہر بار	کوچہ میں سے یلی جھگڑا تا تو لول ادھا	کیا جانئے اس مرضیٰ کا گہر بار کھا ہوا	جرأت
گوہر تن	چاند سا رخ ہے تہ لعل تو سہ ہو ہلا	کبھی گہر صدف کی ہر گرہ میں پڑتا ہے	امیر
گوہر حق	پہلوں ماتھے میں ڈوبنے تمہارا لو با	نامہ گوہر کا پڑتا ہے کہ گھس پڑتا ہے	״
گوہر گرو	کساری بھوڑی بیک لئے ہوئے	[illegible]	محسن
گوہر صد	کبھی ہے حب عشق کی تمہاری مری طرف	[illegible]	رند
گوہر شناس	مارکر گرا اسی کر یو لا شوخی نور سے	[illegible]	مصحفی

تمثیل

الفاظ	تمثیل		نام
گاڑ	اس شوخ نظر کا مشتاق کبھی ہے اور تھوڑا اکلی یار سی	سینے کا پھر پیدا داغ نہیں تیر نیا اور گڑ گیا	آتش
گذر	گل کے جسم سے کرتے ہیں استخوان تعظیم	کبھی کبھو جو ہما کا گذر ہوتا ہے	اسیر
گذر	تیرے بیمار پر ہر روز نیا گلگشت باعث کبھی یار	جلتے جی فردوس میں اپنا گذر ہو نیلگا	وزیر
گرداب	پیر تشنہ ہوں [illegible] لایا مجھے ارش گہر کا	گر پڑا نہنگ گرداب دریای تفکر کا	اسیر
گردان	گردش کیا عالم رہا ہے کیا [illegible]	خط کبوتر لے گیا گردان پورا ہو گیا	رشک
گردباد	میکشی ہے وہ فلاطون عرش میں نام اسیر	خم ہوا جو گردباد اٹھا ہماری خاک کا	اسیر
گریبان	پوشاک میں ہر روز روان ہوتی ہے ایجاد	نکلا ہم لوگوں کا بھی گریبان پرانا	سحر
گزند	زہر تھا اس عزیز لیلی کہ اپنے جسم سے بھی نکلی	یہ وحشت وحشت میں آہ پانی کے ہلکیاں گزند کا	اسیر
گزند شد	یہ شہر کی افعی گیسو میں زہر ہے قاتل	پڑا جو سایہ پسا ہیا دے گزند ہوا	وزیر
گل	لیجئے گل سیر چمن کو وہ نیسوار آیا	گل پیادہ یہ سمجھی گل سوار آیا	ناسخ
گل	گویا [illegible] ظاہر آیا	گل خورشید محشر گل ہوا شمع شبستان کا	برق
گل	گل رخسار کا نظارہ ہوا	گل مری چشم عاقبت بین کا	ناسخ
گل	عشق نے ہمکو دکھایا آج اعجاز خلیل	اگ سے سید ہماری ہاتھ کا گل ہو گیا	″
گل	چھوڑ گلزار سے دو را در پر بلبل کر بیٹھے	ہای صیاد جفا پیشہ کیا گل کر بیٹھے	جرات
گلاب	ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراق ساقی میں	کہ ہے گلاب بھی مجلس کو حرام شیشے کا	ناسخ
گلاس	جلسہ تارات کا بھلا تمنی کیا تھا	کیوں گلاس آپ نے بھر بھر کے پیا تھا	سحر
گلالی	باغ میں نیز گلال اور کے شفق ہوتا تھا	بادلا چرخ کا سونیکا ورق ہوتا تھا	برق
گلبرگ	نزاکت شاخ گل میں ہے کہاں اس گلبدن کے ہاتھ کی	کوئی گلبرگ بھی تعویذ بازو ہو نہیں سکتا	ناسخ
گلدام	خاک دیکھیں ہم تماشا گلشن ایجاد کا	مختار جانسر کے لیے گلدام ہے صیاد کا	برق
گلشن	داغ دل گل ہے پریشانی دل سنبل ہے	ای گلو قابل گلگشت ہے گلشن اپنا	وزیر
گلگون	بوئی گل کس طرح گرد راہ دیکھا لی نہ دی	یار کا گلگون نسیم صبح سے چالاک تھا	آتش
گلہ	[illegible] کہنہ لکھنی لگی	فتح ہے خنجر گلو کا سر مضمون ہوا	آباد

۱۵ نمبر

الفاظ	تمثیل	نام
کماں	لاکھوں ہی گوشہ گیر ہوئی ابرو کون کی / ہر چند رکھی ان سے پہ پاسداری کی	ناسخ
کمر	رگ کش تقدیر کوئی بھی سر و ہوگئی / پتلی سی واسطہ تنک کی صاف گیسو ہوگئی	شاہ نصیر
کوہیل	نخل وا ستم عمل ستم دار سے ہے / کو پلیں ہیں شجر طور میں تلوار کی	برق
کہماں	دریائے لطافت	میر الشا
کرٹ	"	"
کوت	اندازہ [illegible]	"
کفش	"	"
کرکھ	"	"
کنک	"	"
کوچ	"	"
کھریل	انگریزی چنڈیالی	"
کھرادن	"	"
کھیر	"	"
کھاں	آتش مردہ کی کہاں گر اہو صبا ہستی زرد / یہ شکم کا رکا یا کہاں ہے حداد کی	اسیر
کھیل	کھیلتے ہیں سے اور کھیلوں سے منگائی	حالقصہ
کلن	میری الفت میں یہ لاعشر کو / کہاں تک ستم پیسہ کس ہو چکی	مومن
کمیل	لیکے تیرا نام در میں مت دیا ہیں کمیل / میں ہوا ہر تیرا دوست کا لعل نال شمع کی کمیل	ظفر

حرف الکاف فارسی

مذکر

الفاظ	تمثیل	نام
گال	بچھڑ کے پھر بھی ہیں رہا بیٹا ب	ہاتھ پر خواب میں جو گال رہا	برق

الفاظ	[illegible]	تمثیل	نام
کہنا	[illegible]	پھر [illegible] طرف سے ہو اور پھر کہاں چھپا ہوا	آتش
گہرا	[illegible]	کیا کیا جری کلام پہ گہرام ہو چکا	رند
گہرانا	[illegible]	سنا ہے ہوا آفتاب محشر گہرندہ ہے آشنا کا	ناسخ
گہرام	[illegible]	کیا کیا جری کلام پہ گہرام ہو چکا	رند
کھوج	[illegible]	اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا	ذوق

حرف الکاف

مؤنث

الفاظ	[illegible]	تمثیل	نام
کارزار	یہ تمہاری راہوار کی [illegible]	پھر جا کے فوج ظلم سے کی رن میں کارزار	دبیر
کتاب	مکتب [illegible] جہالت کی گھنگھور	کیا آپ آشتی کی کتابیں پڑھیں [illegible]	رشک
کڑک	بجلی کی طرح فوج میں تیغوں کی چمک تھی	چاہوں کی کشاکش [illegible]	[illegible]
[illegible]	اے شاعرو تمہاری [illegible] شان کی	دراصل ان کی [illegible] اپنی زبان کی	اختر
کل	شمشیر [illegible] خلاف لیا ایک [illegible] کل پڑی	[illegible] آئی کل پڑی	دبیر
کل	کل [illegible] اور [illegible] راہوار کی	[illegible] کھا کے بچے [illegible]	میر انیس
کلید	ہے چاند کی ضیا [illegible] کی	[illegible] انگلیاں [illegible]	میر انیس
کلیل	[illegible] کہہ رہی ہیں	بن میں [illegible] روپ [illegible]	گلزار نسیم
کرن	چمک [illegible] زیادہ ستارہ [illegible]	پاپوش میں لگاؤ کرن آفتاب کا	ناسخ
[illegible]	[illegible] خورشید سے [illegible]	چمک گئی [illegible] شمشیر کی	[illegible]
کھٹک	[illegible] شام [illegible] آ گئی	[illegible] آ گئی	میر انیس
[illegible]	[illegible] بام وصال کی	کوتاہ نہیں کمند ہمارے خیال کی	ناسخ

الفاظ	تمثیل
گذشتگی	دریا بھی اچھل کر گذشت سے جوش ہوا
کشور	یہ سب چھٹی زلف میں جو گوہر گوش
کنار	جون بہادر سمائے تو کہے
کف	اسکے پانی میں کف مار سیہ کبھو ابھر
کفر	زینت اسلام ای زاہد بھی ہی لگی ہی
کفن	مرگ کے بعد بھی عریانی قسمت کی
کلام	لے لیا سول تبا کلام کیا
کلف	کمال ہی کہ صفا ولیکن جسم ترکے
کمال	شعر کہتا ہوں مقابل وسعو کی کہی سے
کمربند	کر تا تس الہ من رسول عربی کا
کلس	سید منو نہیں ہوتا تہا حب شوریکا کا
کمل	انکی جاڑی ہول بسر کر رہا ہو کوی پالیس
کوثر	آنکے یہ طور تھا اسے جو صفت عشق ہے
گنج	گور میں ہو جوش غم دل سے نکلتا ہے
کندن	رنگ عشار کا شعلہ جو بڑھ جاتا ہی
کنوال	ہو گیا وہ عکس حسن شہر میں تصویر یار
کنول	فرط گریہ سے جلد گے جب گہما عاشق کا
کسول	حجب گیا فلک پہ کسوں آفتاب کا
کوثر	موتران آب گہر موتی کیا ہیں ملک
کوس	گری سے کہہت بہا حلق ایکا تہا
کوچ	سر ڈالا ہی سی کوچ حق کر دیکھے
کوکب	بہلو میں بجلی تور و ماہ تہاشا کو

تمثیل	نام
دل لتی ہی وہ برگ سرمگوں ہوا	[illegible]
کشور شام نے چراغ ہوا	سرو
گویٹی رکھا ہیں کتار اپنا	گویا
بادہ تو یا ملک الموت کی منہ کو لگا کر	[illegible]
جامہ کعبہ ہر احب کھرا اتر گیا	برق
دم کے وقت عزیزوں کو عش ہو گیا	اسیر
لیکے تحفہ مجھے سلام کیا	بحر
حلق سے کب کلمہ ادا ہوتا ہی	برق
مستعد ہو نہیں اے رشک کمال حسن کا	رشک
مرتب کر نہ کمر سے علی کا	میر انیس
بلاملا کلس حرم شاہ شہدا کا	//
حال کا لیسر ہی گھل سانہ دلوار کا	ناسخ
گھر ایک ایک سرسم طالت ناہی	سحر
آپ ہی ہیں ہم نہیں کہیں مہانی ہالا	مومن
آتش حسن میں کندن سا چمکتا ہی	امانت
حسن کو کس کو دیں جان کا لعل	ناسخ
لوگ کہتے ہیں پانی میں کنول بیٹھ گیا	رشک
پہنا لباس لیلی نے خماٹ کا	میر انیس
شکل دیا کو ثر نہیں اعلا شہ گیا	[illegible]
ایک ایک کوس حل میں پہاڑ تہا	میر انیس
کوچ آخر ہو سر شہر جمو ... ہو گا	[illegible]
بہار سعید کی ... کوکب تہا	آتش

الفاظ	شعر	نام شاعر
تشنیع	تمثیل	
شناعت	لباس کی ۱۲ دریاے لطافت	میرانشا
	//	//
تشبیہ	محمود اور ایاز برابر ہیں پیش عشق / گیا تمیز فیض عام ہیں خاص و عام کی	برق

حرف الکاف مذکر

الفاظ	شعر	نام شاعر
کاجل	ہوگیا جلوہ نما کہیں نہیں ظلمت ہے کہ نور سحر / دیدۂ سیارۂ و ثابت میں کاجل ہوگیا	ناسخ
کار	شب ہجر الٹا جانا روز عید ... / مجھے یہ کار مشکل ہے تجھے وہ کار آسان تھا	رشک
کاغذ	میری قسمت میں ہے بربادی عجب کیا ہے اگر / کاغذ بادی ہے کاغذ مری تصویر کا	ناسخ
کاروان	حسن گر ہے حسن پھر نا قدرداں پیدا ہوا / چاہ میں یوسف گیا تو کارواں پیدا ہوا	ناسخ
کال	ہے قاتل کے دور میں اے برق / عاشقوں کا ہمیشہ کال رہا	برق
کال بد	شگفتہ مثل گل ہے فصل گل میں داغ ہوتے ہیں / تباہی کیا ہمارا کال بد خاک گلستان کا	ناسخ
کام	قید ہستی سے ہوا فارغ میں قید کیست سے / کام نکلا ای جنوں جلد حداد کا	//
کان	ہماری آنکھ میں ہیں نہیں جواہر کی / جو کان حسن ہوا ہو وہ کان ہوتا ہے	رشک
کباب	بادۂ انگور کو سمجھا گیا میں جگر / ہجر ساقی میں کباب آب کباب ہوگیا	//
کتان	عشق اگر چاند کی صورت نہ عیاں ہو جاتا / جلوۂ ماہ سے کیوں چاک کتاں ہو جاتا	آباد
کدو	سما گئے مثل سبیلے میں مثل دل شیشے / تمہارے محتسب یا نہ گیا کدو آیا	وزیر
کرم	جز حمد و مناقب نہیں کچھ کام شب و روز / مجھ پر کرم آمد رشک مقرر ہے خدا کا	رشک
[illegible]	[illegible] / منہ دیکھ لو یہ تنگ دہن کی صفا کا تھا	میر مونس

قلقل

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
مس	وصل کے ایام میں وہ شور قلقل ہوگیا	اے وساقی کی جدائی میں مرا قلقل ہوگیا	ناسخ
قلقل	اب وہ تو چپدی کہاں اور جپنا کیسا	مے کہاں جام کہاں قلقل مینا کیسا	برق
قمر	دیکھا تو سے لگے محاق میں آیا	گرآفتاب کی لو احتراق میں آیا	ناسخ
قند	روسے اسکا ہولے بات منہ سے نکلی	قند عاشق کے لیے سم تا آمار رہا	برق
قول	کوسا سماں ہوں وعلو کی مدل مرہا	قول سے کار دہ ماد آکسا دا ہو گیا	رشک
قہر	ریک لیس اٹکی ہو لئے سے سفر ہوا	ہمکو اورح سے رباد و جسمی دیر ہوا	برق
قناس	سر سیلے اوڑے حواس ان سے کے	لاسے نہ لعل قیا اون کے	[illegible]
قلزم	میعین وہ جاری ہو وہ قلزم نظر آیا	ساحل پہ سمندر کا ملاطم نظر آیا	شیم
قیام	کبھی کہیں ہے کبھی مثل آفتاب کہیں	نہیں ہے ایک جگہ پر پیام اسکا	ناسخ
قلب	عشق حق ملک تہا اچھا اب عاشق	انکہ ملکی ہوا قلب مکدر مرا	[illegible]
قلق	ان صدمہ سے طور سا کا نگ کا نق تھا	سیو تیں جگر کا ہے ہو دلکو قلق تہا	[illegible]

حرف القاف

مع [illegible]

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
قبر	دیں محبوب جہاں میں نامسیح	سر ن ہم ہم ہم لیا کرتے ہیں	ناسخ
قدر	شراب ناب سے عیشی کی بالا ہوگئے	ہر یاکی کالیں کو نا طرح ہوتی ہے	محر
تبسم	مدت سے آئے سو ہر دکھا دی کبھی ہجاں	دوست کو تبسم پر جدا ہی جاں کی	ناسخ
تنسیم	عدہ سرے قسمی یاد وہیں ان کی	ان سے حال اہل جگہہ کو کی	[illegible]
تبدیل	کم کیتے ہیں عجب سوراب اندر کرلے	ہوگی تبدیل دین کعبہ اسلام کی	امیر
قوم	حسینہ شنی پہر مسرور ہوتی رکھیں	قوم تہا ستقل سر عرفی کتنا	[illegible]

الفاظ			نام
قالب	بنی آدم ہیں [illegible] قالب کی	رنگ ہے [illegible] تابِ آب و گل [illegible] آدم کا	بحر
قفل	قفل [illegible] منتظر [illegible] کا	پیدا ہوا ہے وہ فرزند پیمبر کے امیر کا	میر انیس
قبلہ	[illegible] قبلہ [illegible] آب کا	[illegible] سب کا	میر انیس
قلم	[illegible] دل [illegible] نام لکھا	بازو پہ [illegible] دو [illegible]	بحر
قدح	[illegible] ساغر شراب کا	دست مسیح میں [illegible] قدح آفتاب کا	آتش
قدم	[illegible] کر لیں گے	قدم [illegible] نہیں ہے	بحر
قدم	راہ [illegible] قطع کرنا	[illegible] جو قدم [illegible]	اسیر
قرار	[illegible] قرار [illegible]	[illegible] قرار آیا	رشک
قیراں	[illegible]	[illegible] قیراں [illegible]	"
قرآن	[illegible] قرآن [illegible]	ایک میں دست [illegible] قرآن [illegible]	وزیر
قرص	[illegible]	[illegible]	میر انیس
قرض	[illegible]	[illegible]	ناسخ
قرطاس	[illegible]	[illegible]	غالب
قرب	[illegible]	[illegible] جہانی کا	میر مونس
قسمت	[illegible] کیسا ہے	[illegible]	دبیر
قصہ	[illegible]	[illegible] استقبال کا	اسیر
قصر	[illegible]	[illegible]	ناسخ
قصور	[illegible]	[illegible]	سحر
قطرہ	[illegible]	[illegible] گیا	مصحفی
قمر	[illegible]	[illegible] ہو گیا	اسیر
قمقمہ	[illegible]	[illegible] کا	"
[illegible]	[illegible]	[illegible]	بحر

الفاظ	تمثیل		نام
ابہام	اس دردو کو ابہام اگر ہو جائے	یاں سے خاطر دل بشر ہوتا	ناسخ
ایمس	دہان و لب سے نیمس پہ تمثیل ملا	اک سحر پر یہ نمس اک عدل ملا	دبیر

حرف الفا سعفص

مؤنث

الفاظ	مصرع		نام
فانوس	تھا تجلی میں کہوں کس عدیر نور کی	آستین یار ہے فانوس شمع طور کی	برق
فتح	رکو روان سو ہوئی سلطان [illegible] کی	لبیک کہکی پشت پہ فتح مبین ہوئی	دبیر
فتراک	فتراک سے ہی ہو اسم اگر لٹک دی اودھی	یوں اوڑ گیا کہ سے لئے سحا ما پری اوٹھی	میر انیس
فریاد	سنگدری میں مرکاہوں سے جو آتا ہے سنگ	اوس صنم کے سامنے کا فوس [illegible] کی	ناسخ
فرد	محشر میں ہو جرس جو نسیم کرم ہوئی	اوڑتی پھیری کی فرد ہماری گناہ کی	اسیر
فصل	عشق آ گیا مجھی گل عارض کی [illegible]	یارب ابھی ہو فصل یہ آئی کلاہ کی	رشک
فصد	زار رہتا ہے جو اسکا مجھے رہتا ہی ملال	حول ہوتا ہوں لہو فصد اگر دیتی ہے	میر
فلاح	لے مربی فلاح ہے ان کی	لے مربی صلاح ہے ان کی	ناسخ
فنجان	مستی میں کس لیے تشنہ دلدار کیوں ہو	فنجان لعل یار عقیق یمن کی ہے	برق
فساق	کیوں لبھاتی ہے ہر کسکو تو اے فصل بہار	کیوں جہاں میں مجھے گلشت کا گرتی ہے	رند
فوج	تصور چشم تر میں ہے صف مژگاں کا تماشا	اک ہر قدم سی یہ رنگ و نکی فوج آئی ہے	سحر
فیر	کسکو مست باغ کی ہے سیر کی	یاں سیری بندوق ہو والی فیر کی	صبیح

حرف القاف قرشت

الفاظ	مصرع		نام
قابو	محتسب میں دل اچھی پہ قابو ہو نہیں سکتا	سحر سیر ہوتا ہے مرا ہو نہیں سکتا	سحر

الفاظ	تمثیل		نام
فرش	باطن میں ہیں پاے مبارک سر عرش	ظاہر میں فرش تھا فقط ملبس حصیر کا	[illegible]
فراغ	ماہی کو زلزلہ سے نہ اکدم فراغ تھا	باجہان کی غل سے شپر فلک کا دماغ تھا	میرانیس
فراق	کیوں چھپا ہے مجھ سے ناسخ فراق یار کا	ایکدن نادان فراق روح تن ہو جائیگا	ناسخ
فرض	گنہگار ہیں محراب تیغ کی ساجد	جھکا یا سر ادا فرض بندگی نہ ہوا	آتش
فرط	ہاتھ قاتل کے گریبان تک پہنچ سکتا نہیں	اور فرط شوق ہے پا زخم دامندار کا	״
فرق	لہراتا تھا دامان علم سر جری کے	پھرتا تھا ہما فرق مطہر پہ جری کے	میرانیس
فرق	ہر تیر دعا آپکا بالای نشان تھا	معراج میں اللہ سے فرق دو کمان تھا	دبیر
فرق	ہزاروں داغ ہیں آفتاب سے چمکے	نہ فرق ظلمت روز فراق میں آیا	ناسخ
فرمان	جتنے ہیں داغ جنون ہیں سکہ سلطان حسن	کشور دل میں رواں کس کے فرمان ہو گئے	״
فروغ	داغ سوزاں سی فروغ روی زیبا ہو گیا	مہر سے روشن چراغ دست موسیٰ ہو گیا	برق
فریب	حقیقت چاہ بابل کی فراکر یاد اور راہ	فرشتوں پر فریب حسن چلجاتا ہی انسانکا	آباد
فساد	غم کھائی کھائی جوشش جنون مجکو ہو گیا	ثابت ہوا فساد یہ سارے غذا کے بیچ	برق
فسان	نیمچہ سر تک پہنچکر تیز تر ہونے لگا	دیکھ او قاتل فسان ہوا سر ہونے لگا	وزیر
فسون	دیوانی تیری ہوں تو ہزاروں ای پری	شیشے میں جسنے تجکو اوتارا فسون کیا	آتش
فضل	کون سی شکوہ وہ نہ بتا رہتا نہیں آکو شمیر	شامل حال اپنی کب فضل خدا ہوتا نہیں	״
فعل	رندسی جلتی ہی اقرار ہے سب برعکس	قول سے فعل خلاف آپکی سارے دیکھے	رند
فقدان	جو نکرنا جدا ہمیں گویا	پالے فقدان نفس ناطقہ کا..	ناسخ
فقر	کیا اختیار انہ فقر اختیار	نہیں مجکو واللہ کچھہ اضطرار	״
فلک	رتبہ بڑہا یہ آپ کے قدر بلند کا	جھک کر فلک کلاہ سر بام ہو گیا	وزیر
فن	سعی حیلہ کہ ہوں افسوں ستم سے کم نہیں	فتنہ پردازی جسے کہتے ہیں فن ہی کسکا	آتش
فوق	اونکو بہرہ آگ سے جو کیا	اور نیرانکو یہ فوق دیا...	ناسخ
فولاد	سنتے ہیں جو پاسے دلمیں ہوا جو درد	ہو گئی ہماری آہ سے فولاد ہو گیا	آتش

الفاظ	تمثیل		نام
عروج	طور سے یار کا جو بالا نکل گیا	سارا عروج عالم بالا نکل گیا	رشک
عزم	بعد مرنے کے آج اے ناسخ	عزم ہے سوئے کوچۂ یار اپنا	ناسخ
عسل	مال موذی ہے [illegible] آدمی کو چاہئے	سونگھ کر [illegible] عسل شہد کا	آتش
عشق	ازل سے ہستی [illegible]	[illegible] عشق [illegible] کا	ناسخ
عضو	[illegible] شعلہ ہو گیا	[illegible] ہو گیا	وزیر
عطر	[illegible] اک دم	عطر [illegible] کا	ناسخ
عقد	[illegible] عقد [illegible] کیا	[illegible] صبا	″
عقیق	[illegible]	کیا [illegible] عقیق کان یمن سے نکل گیا	آتش
عکس	[illegible]	[illegible] عکس [illegible] کا	وزیر
علاج	[illegible] علاج دل [illegible] ہوا	[illegible] ہوا	[illegible]
عَلم	[illegible] احباب	[illegible] علم [illegible]	″
عِلم	[illegible]	[illegible] علم [illegible] کا	ناسخ
عِلم	[illegible]	عالم [illegible] علم [illegible] کا	رشک
علو	بادشہ کا نام [illegible] خطبہ	اب علو پایہ [illegible]	غالب
عمل	[illegible] عشق میں [illegible] عمل [illegible] گیا	[illegible] گیا	برق
عمل	معنی کو حل مسئلۂ عشق [illegible]	واعظ [illegible] جو عمل مستحب تھا	بحر
عنبر	[illegible] زلف کی تعریف [illegible] ہے	[illegible] ہو گیا	″
عنصر	[illegible]	[illegible]	رشک
عوض	[illegible] کا	ہم [illegible] عوض [illegible] کا	میر انیس
عرض	[illegible]	عرض [illegible] کا	امیر
عدل	[illegible] عدل حساب [illegible] کا	[illegible] کا	میر انیس
عہد	[illegible]	کبھی [illegible]	غالب

تمثیل

حرف الظا معجم ضظطی
مؤنث

الفاظ	تمثیل		نام
ظفر	لشکر اندوہ کے نرغے میں تنہا پایا	فوج پر سر حرف خاری کو ظفر ملتی نہیں	رند

حرف العین سعفص
مذکر

الفاظ	تمثیل		نام
عارض	خط سے پنہاں عارض رشک قمر ہو جائیگا	رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا	وزیر
عالم	شیشہ خانہ مرا روشن ہوا ویرانہ ہونے سے	کیا دیوار کے رخنوں نے یاں عالم جھروکا کا	ناسخ
عبد	کیا شان خدا ہے کہ لقیریا خدا ہے	کو عبد اقل حیدر صفدر ہے خدا کا	رشک
عبور	ساقی کنارہ کش ہے کشتی ہے شکستہ ...	مشکل ہے بحر غم سے ابدال عبور تیرا	سحر
عتاب	جفائیں سب کی ہیں وفاؤں کی ذکر پر بگڑے	غضب ہوا کہ عتاب بہانہ جو آیا	وزیر
عجب	گل معتقد تم جلے ہیں تم الٹکے بچوں کی چال پر	مردہ تڑپ کے قبر سے نکلے عجب نہ تھا	بحر
عجز	فروتنی سے نہ دست دعا بلند ہوا	دعا ہے سجدہ میں کی عجز پہ پسند ہوا	وزیر
عدد	رہتا ہوں اضطراب میں اونچی کرو جناب	جلتے ہیں حرف اور عدد واحد جدا کی	رشک
عذاب	لحد میں کوئی کسی کا شریک نہیں	بدن کو چین ملا روح کو عذاب رہا	سحر
عذر	کرو غرور نہ طاعت پہ اہل زاہد سے	ہر ایک کریم کو عذر گنہ پسند ہوا	وزیر
عرش	کوتاہ جہاں کمند ہے قاصر ہے خرد یاں	نام مراد عرش ہے رب جلیل کا	آتش
عرس	رنگ لاتی ہے نقیروں سے زمانہ میں رنگ	دیکھ عرس کی گرد سر مدفن کیسا	جیسا
عرق	حسن [illegible] کو دیکھ کی ایسا اوڑے اتنے رنگ	گویا عرق کھچا ہے گل آفتاب کا	میر انیس

الفاظ	تمثیل		نام
طوطی	جب عشق مطالب عشق دل [illegible]	طوطی پہ بولتا ہوا خاموش ہو گیا	فلق
طوطی	قدر کہتا ہے طوطی پہ رنگ سے [illegible]	سنبل کے ہر گیسو [illegible] نہیں کہا	دہر

حرف الطاء

حطی

مونث

الفاظ	تمثیل		نام
طبع	مشاطۂ عروس سخن ہے رواں مری	سہرا [illegible] کی موج ہے طبع رواں مری	[illegible]
طمع	اگر ارادہ ہو طمع کا اس کے	دہوم مچ جائے [illegible] اسکی	رشک
طرح	چمن میں آمد آمد ہے [illegible] کی	[illegible] طرح آشیاں کی	رند
طلاق	کر دیا [illegible] طلاق	[illegible]	ناسخ
طلب	آرزوئے ساغر [illegible] مجھے	کس طلب ہے جام جم [illegible] کاسۂ فغفور کی	ایضاً
طبع	[illegible] طبع	[illegible]	رشک
طناب	رواں [illegible] کی	کھاتے ہیں [illegible] طنابیں [illegible] کی	[illegible]

حرف الظاء ضظغ

مذکر

الفاظ	تمثیل		نام
ظرف	[illegible] ظرف [illegible]	[illegible]	ناسخ
ظل	[illegible]	چاندنی میں آپ کا ظل [illegible]	اسیر
ظلم	ظلم ہی ہو دیکھتا ہے گردش افلاک کا	مشتری [illegible] ہماری خاک کا	وزیر
ظلمت	[illegible]	[illegible]	آتش
ظہور	[illegible] ظہور [illegible]	[illegible]	سحر

تمثیل

حرف الطاء المہملہ

الفاظ	مصرع اول	مصرع ثانی	نام
طاس	فلک کو بنایا ہے تخت طاس…	سے وہ مہر کہ طاس حمام کا	آخر ستارہ
طاق	چشم ساقی جام ہے یعنی ہر مینائی شراب	سیکڑوں کا طاق گویا طاق ابرو ہو گیا	ناسخ
طالع	پھولنے کا تصور آہ سے ہی ہے ہجر یار میں	ثابت ہوا کہ طالع خوابیدہ ہو گیا	برق
طاوس	ضبط آہ شعلہ افشاں جیب تہ انجم گریباں	آسمان ہجا ہے طاوس آتش باز کا	ناسخ
طائر	جو کہ طائر ترے صدقے میں رہا ہوتا ہے	ای شہ حسن وہ اوڑتی ہما ہوتا ہے	وزیر
طبق	ساتوں طبق زمیں کے دہشت سے ہل گئے	دب کر پہاڑ خاک کے دامن سے مل گئے	میر انیس
طرز	بزم انجم میں فروغ اس سے قمر پاتا ہے	طرز اوڑایا ہے تری انجمن آرائی کا	قلق
طریق	اب قصد نہیں ہے تری یاری کا مجھے	بھولا ہے طریق دوستداری کا مجھے	اسیر
طغیان	نظر آیا جو طغیان میرے اشک دیدۂ تر کا	اور اٹھایا اوس قمر نے ہنس کے طوفان گوہر کا	برق
طفل	شیخ ہو تجکو مبارک شہر کعبہ کا طواف	صدقے ہونگے ہم جو طفل برہمن ملجائیگا	اسیر
طلوع	آیا وہ ماہ لاؤ پیالہ شراب کا	مہتاب کے ساتھ طلوع آفتاب کا	وزیر
طلسم	چاہیے شکست جہل ہے تحصیل علم کر	والبتہ یہ طلسم ہے لوح کتاب کا	آتش
طوق	یہ شیک رہا ہے مرا جسم آتش غم سے	کہ طوق تنگ مری گردن میں لال ہوتا ہے	ناسخ
طوفان	میں جو رو دوں تو ملک مردم آبی ہو جائے	سمجھی انسان کہ طوفان دوبارا اوٹھا	برق
طور	ایسی صورت سے جھڑی لگتی ہے برسات کی بھی	تجھ میں طور ابر کا ای دیدۂ تر ملتا ہے	،،
طواف	کربلا جا کے طواف در حضرت تو کیا	کعبہ رخ کی مگر دید سے محروم رہا	امانت
طوف	جاتا ہے شیخ کعبہ کو بتخانہ برہمن	کرتا ہے برق طوف سر کوے یار کا	برق
طول	ابھی لیسے تیرے بال آ گئے یاد …	جبکہ طول شب ہجران دیکھا	وزیر

الفاظ
شت شور

شطرنج
شماع
شعاع
شکل
شکل و شمائل
شکر
شلاک
شمع
شمیم
شهاب
شب برگ
شرر بال

اس کو کیا دیتا ہے دلکو پاک کر
جانکو وضع جہاں کا حال رکھتی ہے
شب مہتاب شب گل میں نگار نہیں
صورت ادس عسلی کی کھلا دلدار عشق ہوا
عشق تو کی میں تم صحرا الصحرا میں خراب
ہوا کھانا تو ہوا کی میں نکالا جوش
کیا الماس سے سرو سبک میں شکر
اس کے کبھی جو سر عیں جھلکی شہید کی
رہ دکھلا گئی چلا لو لوٹ لیے
شمیم گلشن جو ملوس بار کی ہوتی
روشن جوگی والے شہابین پر تکلف شرر بال
دریائے لطافت

اکی مجلس سے بیت شعر ا بھی لیئیں
سی کار جلی یہ شطرنج جہاں رکھتی ہے
دھوپ نکلی ہی شماع رخ دلدار ہوتی
عشرت سال ساری سے شعاع ہو گئی
کیون ہو شکل انکو نہیں ولۂ انگور کی
انکی شکل شمائل کبھی ایسی تو نہیں
دیکھو مجکو بھی ای طفل حسن ہونٹی سی
شلاک ہی اہلین سحر بعد عید کی
گل ہو گئی شمع انجمن کی
شور اکھیہ اور نسیم بہار کی ہولی

ناظم
صبا
اسیر
برق
"
ناسخ
اسیر
ناسخ
اسیر
سحر
اسیر
مسانہ
بیرات
"

"

حرف الصاد سعفص
مذکر

صاعقہ
صاف
صبر
صحن
صحرا
صحیفہ

وہ صاعقہ حسن شعلے کے بالا سر آیا
لے لیا شکر کے ساقی سے
سلے جانور کو رہ اعتصا
نکہت زلف سے گرد دشت ختن ہوتا ہوا
سیاہ ہوں جلا ہوا ہے صحیفہ حق کو
صحف ہیں آدم کی جو چند ہے

سر کاٹ کے ما چر شرر دل اور آیا
درد اسم ہوا کہ صاف ہوا
شفقت بہاو سے صبر کیا
پھولونکی ڈالو لے صحن چمن سہانا
دیکھ اصف بہت سمٹے صحرا اترا
پڑھے دلبر انجیل و توریت سے

سرا سیر
آتش
ناسخ
برق
اسیر
ناسخ

الفاظ	تمثیل		ناظم
شہاب	یا مہر کے پنجہ میں شہاب فلک آیا	کی دودہ بدل نیزی کی خواب او سکوتہ یا	دبیر
شہید	تیرہ بختی مزیدو نیر کرتی ہے نازل ہو	شہید اللہ آہ شب تاریک میں زنہو رہا	ناسخ
شہبال	کیون اوڑکر چلے نہ زلفون سے تو ای برق خیال	شہبال موج نکہت مشک ختن نکالیے	برق
شہر	رات بہر تہا چشم غول انکھو مین ہی نہ چراغ	شہر بہی ہے یار اک صحرای وحشت ناک تہا	آتش
شبیر	زہر فرق زلف کی تاثیر دیکھنا	شبیر سحر نظر مین کف مار ہو گیا	برق
شیون	کیون نہ صحرا قیامت ہو یہ دشت وحشت	کم نہین صور اسرافیل سے شیون اپنا	وزیر
شیطان	برق گہر مین یار کے آیا رقیب روسیاہ	داخل خلد بریں شیطان ملعون ہو گیا	برق

حرف السین

مؤنث

الفاظ	تمثیل		ناظم
شاخ	شعلے نکلے جا بجا خون سے تیر بدن سے وقت قتل	بنگئی شمشیر قاتل شاخ نخل طور کی	ناسخ
شام	صبح اب کرتے ہیں ہم کس مشغلہ میں دیکھیے	روتے رہے انتظار نام بہر میں شام کی	ر ر
شان	تہا شعلہ جسطرح سر شاخ درخت طور	ای سی ہے شان اوس صنم نے سوار کی	ر ر
شب	نہین ہوگی شب ہجران پسینے میں نہائی ہو	کہ صبح روز محشر سے زیادہ جلد آگئی ہے	سحر
شبنم	شبنم اگر ترے پسینے سے	عرق شبنم مین نہائی ہے	رشک
شبنم	عصمت محل ۱۲	دریائے لطافت	امیر النشا
شبیہ	الیضاً		ر ر
شرط	جیتنگے ہم اوس سے وصل کی تا شرط	ای موت مگر ہے زندگی کی شرط	رشک
شرح	ای رشک اہل علم کو نقد کتاب ہے	اہل نظر کو دیدہ ہی شرح آفتاب کی	ر ر
شرم	کف رنگ سے دیکھیں ہندہ کی ہی شرم آتی ہے	عصا ہے نرگس بیمار اب اونکی کلائی کی	مصحفی
شراب	مجھے جہنگی تجھے کیونکر مری کالی ہے یہ احمد	مجھ کو بھی شیشہ میں بلا کی ہے شراب دو دنکا	ناسخ

الفاظ	تمثیل		نام
سلک	عشق و فاکے پیرایا جوہری بازار میں	آمد ار لیسی کی سلک کہیں ملتی نہیں	رند
سم	لعل گلہائے سفید ہیں سلک شاہوار دو	سمجھ لہر مساکی وہ انگور کی	ناسخ
سملک	ساقی کی علامت کو کوئی کماشاج لگالے	کا ریھی سے چھپی ہے کہ بیلک ملتی نہیں	آتش
سلوا	ہم دونوں کا مصرف دسو تارہے		مرات
سمان		مسلمہ لطائف	
سمت	نعوذ بالله لاتسلسل اشک	ہم بھی مار کی کلائی کی	رند
سمک	کرے	مخزن اللطائف	مرات
سند		دریائے لطافت	//
سماک	سرو کرشمے گلشن عنبر سرشت کی	سر شیشہ ہیں کہ سمد ہی بہشت کی	مرالبس
سنکھیا	سبو میں سر چڑھا کھو سکھانی کھلی	لپسٹہ چادر سے کہ سماک آ دمائی کھلی	مسحرہ ولی
ستان	وصل کی راحت میں آ گئی	آخر اک سعد سنکھیا کھا گئی	قائم پوری
	اور وصل کی امید سے ہوتا میں نکل گئیں	برسے لئے حکم سے سامنے نکلا گئیں	اسیر
سوں		دریائے لطافت	مرات
سوجھی	ورم	الیضاً	//
سوجھبہ	مساک	الیضاً	//
سوں		الیضاً	//
سونٹھ		الیضاً	//
سولف		الیضاً	//
سوریتی	کاوش مژگان سے جیلی ہو گئے پائے نظر	سوزن جیسی ہاں جلد ضمیر اہرگئی	برق
سونچی	سوزن اوسکو ہائے گردن دی	کہ ادھا پایا کری حدا اہی	ناسخ
سوگند	احساں ہے اوسکا ماگسوں کا	سوگند بہجوم ہمکسی کی	
سپر	کام عمر گذاری ہے اپنی غفلت میں	جہاں کی سیر طلوع سموم کی ہی	امیر
سیج	الٰہی دری لوترے دل کی	لوٹے کہ سیج سے دولہن کی	ظفر

تمثیل

الفاظ			نام
ستر	پہلے توانکو ستر عورت دی	بدنے کپڑے کے یہ عنایت دی	ناسخ
سبح	دریای لطافت		میران
سجل	دہان کوئی سجل محکمہ قضا کی گذری تھی کسی نے یہ کیفیت بیان کی تھی		طلسم
سٹک	ای مغنی لطف سی خالی نہین قلیان کشی	تیری ہو ہونٹھونکی سٹک پہونچی توفی ہو جائیگی	رشک
سدہ	نہ سدہ بندہ کی ہی اور نہ منغل کی ہی	نکل شہر سے راہ جنگل کی لی	میر حسن
سترا	یہی وجہ حیرت تصویر قصر منعمان	کل یہی عشرت سرا ماتم سرا ہو جائیگی	رشک
سترا	ڈھونڈتے ڈھونڈتے مجھے سدا پائی	دیسے گھر چھوڑے اسی جا پائی	میر
سحر	وصل میں موت شب غم کی خبر ہوتی ہے	فال بد ہے نہ کہو یہ کہ سحر ہوتی ہے	برق
سرحد	دنیا کی آفتوں سے چھوٹا جو گیا اسیر	سرحد ہے گور ملک عدم کی دیار کی	اسیر
سرکار	خوش رہو تمکو اگر قدر ہماری نہین	ڈھونڈھ لینگے اجی ہم بھی کوئی سرکار نئی	ناسخ
سربت	جسنی سرکی لگائی کہیل میں سرپہ آ دمارا	سر ہی بنگئی جب ہاتھ میں قاتل نے سربت	رشک
سرنگ	جو بات دلمیں ہماری تھی یار جان گیا	غضب ہوا یہ کہاں سے کہاں سرنگ لگی	اسیر
سرکنگبین	میری دوا تو شربت دیدار یار ہے	لکھے میں کیوں طبیب نے سرکنگبین لکھی	ظفر
سرسون	گیا ساغر زمین کو گیا جلد تھیا	ساقی نے تو سرسون ہی ہتھیلی پہ جمائی	ذوق
سڑک	ستم تھی چھین لئے کیا دور آئنہ بازار کی	ملک لے اوسکی عوض دی ہے یہ سڑک ہمکو	ناسخ
سزا	بگڑی تھی منہ سزا تھی یہ اعمال زشت کا	ہیئت بدل گئی تھی ہر اک بد سرشت کی	منیر
سطر	ماجرا کر یہ فرقت اگر لکھنے لگوں	موج دریا سطر خط اے دلربا ہو جائیگی	برق
سقیل	دیوار قلعہ	دریای لطافت	میران
سقف	اثر درکار ہی تو جا پہنچ عرش معلی تک	نہین سقف فلک پی نالۂ شبگیر لوہے کی	ناسخ
سکت	طاقت	دریای لطافت	میران
سل	[illegible]	ہوا اوسکو سیرقان ہمیں سل ہوئی	رند
سعل	[illegible]	لگی نہ سل مگر سینے سے تحت جاتی گی	اسیر

الفاظ			نام
سہو	لکھے ہیں یا رسل سحر کی جانب میں	اسناد سہو کاتب [illegible] ہوا	رند
سیم / چاندی	گر ترقی چاہی ہر جس کی اس سیم تن	ہائے گلگوں کرے سیم رہ ہو جاتا	ناسخ
سیماب	سینہ و دل کی جلا سیماب [illegible]	گیا [illegible] آگ سے سیماب کہو کر اڑ گیا	[illegible]
سیمرغ	[illegible] سیمرغ کے مر گئے [illegible]	سیمرغ تک [illegible] سے باہر نہیں آتا	اسیر
سلیب	[illegible] دل سے یاد [illegible]	تیغ [illegible] سیلاب [illegible] ہو	״
[illegible]	[illegible] لئے سیم کے طور	کیا شعوق نے کہلا دیا سیلاب ور	ذوق
سیلک	چند عرصہ میں [illegible] دن نکلے [illegible] سیلک [illegible]		مسابہ
[illegible]	[illegible] سیم پر سیہ تلب جا لوں کے کا ریں کا [illegible]		״
سیاق	واصل [illegible] کو دم شمار	[illegible] سیاق [illegible]	[illegible]

حرف سین مہملہ

مؤنث

ساق	[illegible] تھا [illegible] کی ساق	آئینے کی [illegible] بلور کی ساقیں	ناسخ
سال	ادس [illegible] آستانہ [illegible]	سج نگر کو چاہیے سال آفتاب کی	״
سالگرہ	[illegible]	سالس [illegible] میں [illegible]	سرق

دیباچے لطافت

دعاے لطافت

[illegible]	[illegible] دور دور	[illegible] انگور کی	[illegible]
سبیل	رسم [illegible] پیاس	[illegible] العقاد کی	ناسخ
[illegible]	[illegible]	[illegible] کی	[illegible]
سیاہ	سیاہ [illegible]		[illegible]

الفاظ			نام
سنبل	زادۂ نرم طبیعت ہی کہاں کہیں جہانا	[illegible]	اسیر
سنگ	سنگ کو بجایا وہ [illegible]	[illegible]	
سنگلیجر	لکہنؤ میں سنگیجر آیا ہی جو بدن کی [illegible]	[illegible]	جلالعظم شہیا
سنگکر	ایک حملہ میں سب سنگکر توڑا جو ساتھ آیا وہ سنگ کو [illegible]		والسلم لکہنؤ
سنبل	پیچ زلفوں کی جو کہلجائینگی روے یار پر	سنبل تر آتش گل کا دہواں ہو جائیگا	برق
سن	روز ہجراں رشک سے زرد ہے چہرہ چاند کا	سحر الیاس و خضر سے سن ہمارا بڑھ گیا	رشک
سوال	انگشتر اپنی دیکے سلیمان کر دیا	طاعت میں بھی سوال ہے سائل فقیر کا	ناسخ
سودا	سودا ہوئی ہے بات کا ایجان پر آنا	سب سو کیا پہاڑ کے دیوار پر آنا	سحر
سود	تہا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تہا نہ سود تہا	غالب
سوا	جوش سودا ہے سوا شب ہجران اپنا	تہو کی صبح ہوا چاک گریباں اپنا	ناسخ
سوز	لگانا دل نہ اے آباد آتش غرا جو لبنی	جلا دیتا ہے سوز ہجر اسکی کوتا بانکا	آباد
سوزن	عروس مرگ کا تو منتظر ہو بر یہ [illegible]	[illegible] مجھے کیا کیا سوزن سوگا	قلق
سرور	مبارک ہو بلیں اندیشہ ما فی ہوا	غم سرور و سرور غم و ملال ہوا	اسیر
سوفار	پھری جدائی غنچہ لب و لبیں [illegible]	سینے کو شق کر دیا ہے سوفار آتا ہے نظر	ناسخ
سوم	عاشق کا سوگ خانہ کی زینت نہ چاہیے	چہلم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہیں ہوا	اسیر
سورج	اہل رفعت کی لیے نقص کبھی پستی ہے	چاند سا تن رند سورج گہن لگا یا بڑہ گیا	رشک
سورج گہن	رخصت ہوا وہ مہر تو تا شام صبح ہی	اپنی سیاہ خانہ میں سورج گہن رہا	اسیر
سوراخ	ناسور کا عبث تجھے اور بڑکے ہی گمان	ناسور ہے جگر میں تیری تیر سے ہوا	رر
سوانگ	چڑہا کر دار پر منصور تو اسکا عجب کیا ہے	گلی میں اور گلی [illegible]	[illegible]
سوگ	جامہ نیلی فلک پہنے ہوئے ہے	سوگ میں [illegible] کس کے سیاں چاک [illegible]	صبا
سیاق	اور نہیں [illegible] ہم شمار	[illegible]	[illegible]
سو[illegible]	[illegible] تجھ سے معاملہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تہا نہ سود تہا	غالب

تمثیل

الفاظ

سرو
سرگرز
سرسام
سماع
سراب
سربکار
سطح
سعر
سعید
سقم
سکوت
سنگ
سلاح
سلام
سلوک
سما
سمان
سمجھ
شتم
سمند
سمندی
سمندر

جلایا باغ ایسا آتشِ رخسار جاناں نے
سری قسمت کا شعلہ اسی کا ہو دیکھا
پڑیاں تب وہاں سے نکلے لگا رقت
عشق کے ہم جستجو میں نکلے تھے ۔
مطلب ہے خاک حاصل ہی سر چہ بگولی
خلش ہی شکست کیا لگو سرو کار رہا
سرنوشت کے جا ملا ہے سطح آب کا
دم نکلتا ہے بہت کشتی میں میرا ایسا
مضموں جو کوئی دیدۂ گریاں سے لکھا
سرے شائبہ معایب کا

صاحب موصوف نے سکوت کیا مطلق اسکا جواب نہیا ۔

پڑیاں پکڑ بیلے جو نہیں نکلی آنی
دیکھ اونکو سلاح بہر شکار
سجدہ کروا سے عمر بھر مجھسے
اللہ ہی بلکہ کسکی سر کی شکستوں ہو
سماوات کی گشت کا جو ہو واقف
شب وصل بھی چاندنی کا سمان تھا
یہی کہا جو تمہارا ہے کہاں جان بھی
کہیں پہنچے کہیں نہیں پامال سر کئے
زباں شمع سے نکلی صدائے بسم اللہ
اسرار ہوا سامنے کیا ابر شکال
کب جب بہار سمند سوار الہی جست دل

تیرے کلام خوب نہاجو سر خاص و عراق تھا
جب سرو آیا میرے گلشن میں قدم ہو گیا
نکلا مرا انکار اوسے سرسام ہو گیا
نہیں جانتے کہیں سماع اپنا
سمجھے ہو کہ تو دریا جسکو سراب نکلا
جسکا کہنا تھا طبیعت سے وہ بیکار رہا
ہے رشک ماہتاب ستارا حباب کا
رمضان میں ہے سعر جانب کوثر پیا
دیوار سعید اشعار ہو گیا
مرے ستم سہو کا تب کا

گر سنگ آج مقرر سنگ طعان ہو گا
کہ ہر اونکی سلاح بہر شکار
کس ادا سے مجھے سلام کیا
رہبر سلوک مجھ سے کرنا دلیل کا
مضموں کے صحف کا جو طالب
تعلیم میں سمجھا جو ہمارا یاں
تال سے ہو لو ہمیں بچے ہم تو ہو سا
تصویر کو دیدہ عکس شتم جو کیسی تر کئے
چراغ پا جو کبھی شب تمنا سمند ہوا
بجلی سے آنسو نکلی سمندر بہر میری
آتشکدہ دیکھی میں یہ ہم سمندر بہر کی

نام

رشک
ناسخ
وزیر
ناسخ
اسیر
امانت
وزیر
سحر
اسیر
ناسخ
طلسم
وزیر
ناسخ
سحر
آتش
رشک
آتش
اسیر
میر ببر
وزیر
ناسخ
″

تمہ

الفاظ		پہلی	نام
سائبان	عجوی کہتا ہی جھک گیا دالان	عجوی کہتا ہی سائبان گرا	برق
ساحل	وہ غرق یم عشق ہوں ہرگز نہیں معلوم	دریا بہت اچھا ہی کہ ساحل ہی بہت اچھا	رشک
ساون	جب اٹھا ابر وہ ساقی کا کرم یاد آیا	ہائے روتے مجھے گذرا ہی یہ ساون کیسا	صبا
سلب	زلفیں تو سحر ہی ہیں کسی گیسو کی برن	ہوئے کمر کو کیا ہے سلب سحاب کا	وزیر
سبد	پھولوں سے حرف حرف ہی دامن بھرے ہوئے	گویا ہیں جا بجا سبد گل بھرے ہوئے	میر انیس
سبق	دی جان جبکہ عشق میں استاد ہو گیا	چھٹی ملی سبق جو مجھے یاد ہو گیا	برق
سبو	دلکو گیا گداز محبت کی آگ سے	پختہ ہوا سبو جو مرا جام ہو گیا	وزیر
سپند	مذکور میری سوختگی کا جو چل پڑا	مجلس میں سن سپند لگا یک اچھل پڑا	میر
ستم	غیر کو نامہ ہی سر نامہ مری نام کا ہے	مہربان زور یہ تمنی ستم ایجاد کیا	ناسخ
ستون	پھوڑ کر سر جان شیریں دیگی عاشق الضیم	تیری گھر میں سو ستون ہی بیستون فرہاد کا	برق
ستھراو	رہوار نے تو خوب کیا ستھراو کیا تھا	تلوار نے وان خون کا چھڑکاو کیا تھا	میر انیس
سُر	لگا موم تار و نیہ منہہ چنگ کے	ملا سُر طنبوروں کی اک رنگ کے	میر حسن
سَر	پار کیا تیغ بکف پھرتا ہی	سر مرا پھر نے لگا کیا باعث	وزیر
سپہر	ہاتف غیبی پکارا جب علی پیدا ہوئے	آج یہ اللہ کا سر نہان پیدا ہوا	ناسخ
ستار	چھپ در پردہ جان عاشق سے	اوس پہ ایکا ستار کرتا ہی	رند
سرطان	سرطان فلک جلتا تھا کیکڑا لب دریا دبلتا تھا		فسانہ
سرخط	نیا ڈھب اوب سوجھا امتحان کا	کہ سر خط ہی صم تکسر دان کا	مومن
سرپیچ	پھر و نیر و نہ پیچ معمول کے	خوشی سے ہوئی گال گل پھول کے	میر حسن
سحاب	تمہاری یاد لب پر ملا جو رنگ مسی	دو سری کے ورنہ میں سو دہری سحاب اٹھا	سحر
سحر	مجکو مجنون کر دیا ماننڈ قیس	سحر تجھہ اے غیرت لیلا کب	رند
سخن	مری غزل کی صنعت یار کر کہنے لگا	سخن وزیر کا اب بادشا پسند ہوا	وزیر
سد باب	یہ عہد دولت ساقی میں سد باب رہا	کہ محتسب بھی یہان بر سر حساب تا	برق

مسمّط مسبل

الفاظ			نام
زعفران	رندی نے سر گرزن کی ضحکہ دلا دیا	ہنسوا کے جو کسی کو یہ عذر معقول ہی نہیں	آتش
رقص	رقص ان سوں میں یہ ہائی گئی	یہ لحاظ کی لاش او شہابی گئی	مسیح
زلف	کھیل ساہیسا زہو بہار زلف کی الجھا لیا	ہم گرفتار بلا ہیں آپ اپنے حال میں	سحر
زلزلہ			میرلشا

دریائے لطافت

رمل	عمل کرتے ہیں ہم تعالی بہار کا کھوڑا دوڑ	رمیں شعر دیدہ الوں لئے سپہر شاہی کہو	سحر
رکھیں	دولت اللہ سی کہنے جو طلب تو اسے	تعزہ طوق لو دلخر طلائی ہو تی	آتش
رکھلس			مراث

دریائے لطافت

رورق	جب حواس درست ہوئے تو یہ لہر آئی رورق لکر دو لہا کی		طلسم
رسا	مجھے رشک جمن یہ مجھی اٹھتی ہے	سبزہ کی طرح ہر شاخ سمن ہی ہتی ہے	اسیر
ریاحین	نقارہ ہونے لگا بیاریت زیں ہی	انجام کار لوت قبل حسن ہی	پوپہر
زہرہ	پسینے جو اوکا چاند ساجم چمکی کے	یہ کہو یا چشمہ خورشید میں زہرہ ماہی ہے	سحر
زیرہریک			میراث

دریائے لطافت

حرف السین مہملہ
مذکر

ساتھ	وہ بکسی کی ان سوا شیشہ گریبان ہوں	دیار ہے میں کس کا سا آتی شمع تربت کا	ملق
ساغر	جاری ہو یاں ساقی کوثر زمانہ یہ	جام طہور جلد ہو ساغر شراب کا	نمرق
سانپ	عشق ہو اگر گیسوئے عنبریں کا سانپ	ہوا ہو یا نہ حرا میری آستین کا سانپ	وزیر
ساکن	دشت سی کٹ بلن کو پہنچوں گا	آج چھپا ہو سال آ پہونچا	ناسخ
سار	رسمت سے عیش یار وادا اور ستارہ گیا	ریور میں سار ہی ترکیے حمد کا	برق
سارا	راگ گیا سلیتے ہو پڑھو لو کذا تخلیے گئی	سار مطرب مرا سا ہی سمجھ لیا گیا	امیر
سامان	سو عقل کی نہ کچھ نہ بہت کا سامان ہوگا	عیش ہوا یا مجھی صبح شب ہجراں ہوگا	سحر

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
زمزم	قصیدہ — سلام لکھتا ہوں میں حرم میں غم زمزم [illegible]	سر بنا رو کے آستان پر سیاہ پر داشک دیتا ہے	فصیح
زنا	اوس فاحشہ نے اوسکی غیبت میں زنا کیا الخ		فسانہ
زنار	بت پرستی میں بھی بھولی نہ مجھے یاد خدا	ہاتھ میں سبحہ گلے میں مرے زنار رہا	قلق
زنگ	دلکو ستر قہ ہو تو کھلیں جوہر سخن	تیغ زبانکو زنگ لگتا ہے ملال کا	بحر
زنگ	میری لیلی کو یہاں اگر لے آئے	باندھوں ناقہ میں زنگ سونے کا	ناسخ
زنگولہ	الٹا نکا دم نزع نہیں بولتا گھنگرو	زنگولہ بھی ہے کمر پیک [illegible]	[illegible]
زندان	جنون ضعف اگر ہو نہیں زنجیر پائے	تو زندان بھی صحرا ہوا جاتا ہے	ناسخ
زور	اور ٹھاؤں کیسے زور چلتا نہیں ہے	رقیب ایسا ٹھہرے ٹلتا نہیں ہے	بحر
زور قوت ۱۲ / زور مکر ۱۲	بیان شوق دل ناصبور مجھ نے کہا	کماں نکی مقطع پہ زور چلنے گیا	برق
زوال	لب پہ یک بیک جہاں میں اندھیرا سا چھا گیا	دن بھی ڈھلا تھا کہ زوال اونہیں آ گیا	میر انیس
زہد	اب روکیں صحبان خوش اقبال علی کے	ہوتا ہی بیان زہد کا احوال علی کے	میر انیس
زہر	مرکے چھوٹا میں مرض عشق سے	زہر مرے حق میں دوا ہو گیا	رشک
زیور	میں وہ بلبل ہوں جو صیاد مجھے دور کرے	لیں عروسان چمن بیچ کے زیور اپنا	بحر
زیان	زیر زبان جو نقطۂ زخم سنان ہوا	نقطہ لو اک بڑھا پہ زبان کا زیان ہوا	دبیر
زین	دم بھی اس شہسوار نے آدھر میں لینے نہ پای	آتی ہی یاں توسن عمر رواں پر زین ہوا	آتش

حرف الزاے

مؤنث

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
زال	زال دنیا ہی عجیب طرح کی علامہ دہر	مرد و بندار کو بھی دہر یہ کر دیتی ہے	ذوق
زبان	سو غم سے اسقدر جلتا ہوں میں [illegible]	پڑ گئے چھالے جلی خون سے زبان شمشیر کی	ناسخ
زرق برق	کیا شان کیا شکوہ تھی کیا زرق برق تھی	مثل عروس نور جوہر میں غرق تھی	میر انیس
زرہ	رستی ہا [illegible] آنکھیں [illegible]	ہاتھ پر [illegible] دیدہ ہاے حور کی	برق

الفاظ | نام

مسلسل

روایات — سب روایات سب ہو جائیں — سب حکایات محو ہو جائیں — ناسخ

ریاہ — روح کے سوا سیدی تن ہزار سطح سے ظہار عاشقانہ ہوئی روبارہ رحم کی شمار ہوئی — طلسم

[illegible]

یاد اسکو جو ملا در روح امین تھی — لطف کی [illegible] ہے زرہ پوش تن تھی

عالم تمام جسم ہے تم جبین مثل روح — رونق تمہاری [illegible] مثل [illegible] کی ہو

ساعت میں یاد جو [illegible] ہو گئی — [illegible] ہو گئی

[illegible] اور اوہر ادب کہلی سوسے کے مری کیلی ریت نکلی ——

ربع — [illegible] عالم میں اللہ اللہ — دیکھیں [illegible] — طلسم

بیش — [illegible] سب [illegible] میں کی — [illegible]

ریل پیل — سفید پوش ہیں [illegible] آفتاب میں کی ہے — [illegible]

دریای لطافت

حرف الزای ہوز

مذکر

راز سعی — ربع دل [illegible] محبت دیکھو — کہا دم کر [illegible] ہیں ادھر ملتا ہے — سرق

رابع — شہر [illegible] حال کا — دیکھا [illegible] ربع کمار [illegible] کا

راحلہ — [illegible] سلیمان عیش — [illegible] کا

رحل — اتنا [illegible] تو ہیج احل ہوا — [illegible] رحل ہوا — [illegible]

رحم — قتل کا وقت ہے ساماں خوشی کا کیا — [illegible] ہوا — اسیر

[illegible] — دل کے [illegible] باغ جہاں [illegible] — تاہم [illegible] صفت دریا — ”

[illegible] — اس [illegible] کمال [illegible] پیدا — کسی [illegible] نہیں ملتا — ناسخ

رشم — [illegible] خیال [illegible] — [illegible] کا — مرزا

زلال — [illegible] رخ یار [illegible] — [illegible] کمال [illegible] — ناسخ

[illegible] — [illegible] خاک [illegible] کا — [illegible] — [illegible]

الفاظ	تمثیل		نام
ڈاٹ، ڈاڑھ	جھڑیاں ساری پڑیں ہیں ڈاڑھ کی گئیں	دانت کیا ڈاڑھیں بھی ساری جھڑ گئیں	رنگین
ڈاک	ڈاک دریا سے کوئی تک جاری کیا ہوئی	آراستگی مکانات کی تیاری کیا ہوئی	طلسم
ڈبیا	مہندی ماری سی ماز اسطرح بھری رہتی تھی	ڈبیا پاؤں تو بیتوں کی لوین نہ بھری رہتی ہے	سحر
ڈکار	شاید کہ ہضم لقمہ غم میں پڑا فتور	آتی ہیں بار بار گھڑی گھڑی جو ڈکاریں چلی ہوئی	اسیر
ڈوگ	قدم +	دریای لطافت	میرانشا
ڈال	کاندھے پہ ڈھال بادشہ قلعہ گیر کی	قبضہ میں ذوالفقار جناب امیر کی	میر انیس
ڈھیل، ڈھینگ	چل ڈلا وہ پتنگ اوڑاتا ہے	ابھی آئی ہیں اوسکے ڈھیل ہی ہے	مصحفی، میرانشا

دریای لطافت

حرف ذال معجمہ

مذکر

الفاظ	تمثیل		نام
ذقن	بہی تا ذقن یار دیکھکر افسوس	اوچاٹ کے گرتی ہم میں اگر کنواں ہوتا	آتش
ذکر	تا ہمکو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا	سنتے ہیں ملے گو ذکر ہمارا نہیں کرتے	غالب
ذوق	گیہوں جو فردوس میں تو نے ہیں گندم نمایاں	خود وہ ذوق تھا جناب کو نان شعیر کا	ناسخ
ذہن	قاصر ہو جہاں مدرکہ عقل تحسین	کیا ذہن رسا کی کرے اس ہیچمدان کا	رند

حرف ذال معجمہ

الفاظ	تمثیل		نام
ذوالفقار	باندھی جو ذوالفقار نبی نے وزیر کی	قبضہ میں آئی شان جناب امیر کی	دبیر

حرف رای مہملہ

مذکر

الفاظ	تمثیل		نام
راج	اب کچہری میں سید ہی زبان کا رواج ہوا	سالے جہوٹا امت کا راج ہوا ہے	طلسم
راز	گل ہوا غنچہ جو بو جامہ سے باہر ہو گئی	دل ہوا زخمی گر راز آشکارا ہو گیا	اسیر

تسلسل

سو رہنے نہیں دیتی مجھے دل کی تڑپ | اک بات ہماری سنو اک بات تمہاری

مبارکباد

کیا شوق ہے لب پہ حسین کہاں ہاں | اس کو میری حال سے آپ کو کیا ہے
جب ہو دل پہ سوز کا کچھ علاج باقی نہیں | دیکھیے کچھ تو جان چلی جاتی ہے
چمن میں ہیں کسی شمشیر کی | کیا کہیں حال دل عاشق کیسا ہے
عطر سے تر تیرا ہے تو کیا ہے | ناز و نعمت سے تو گویا ہو گی
...... نا اور کا نام کا | صید و دام ...... تو سیاہ ہو گی

مبارکباد

صبحی مجھ دار

ایضاً

شب فراق میں جیسے جو مہ لیکا ہے | حال دل میں پھر وہی حسن والی ہے
یاں جنگ بھی تم میں شہاب تک آیا | کی ...... سبزہ کی ...... کا
تا ملال رسم کفر کی کرنے لگے | ...... رسم کفر کی کرنے لگے
کبھی یہ جمعید مگر ناز رہ گیا | ...... اشک ...... میں گویا ملتی
اپنی دانست میں رہ سند کی ہے تکلیف محمد کو ...

نام دوا

دریا کی تلاش

دو حرس وصل کی تکرار ذرا فرقت کا | رنج ہم کو ...... تیری ...... تری
تسلیم ...... کا کمالات ...... | ...... یا جہاں کی
...... ایسی کی ...... مبتلا ...... | ...... تیری ...... ہی
...... ایک ...... حال کی کیفیت ...... کی ...... | ...... آخر ...... آیا
صمد عشق جنازہ وہ ...... | ...... کتاب ......
کہاں .... | ...... کی
...... سبز ...... میں ...... | .... کی

راست | راس | رال | راکھ | راہی | راہ | رامن | راوی | رنج | روا | رضا | رعایا | رفتار | رقم | رطب | رگ | رمز

نام | اسیر | مہربان | دشت | برق | سرو | ناسخ | مرد | آتش | اسیر | آتش | ناسخ | محمد | ناسخ | مرزا

تمثیل

الفاظ	تمثیل	تمثیل	نام
دھوم	کیا اظہار محبت کی کرونگا یار سے باتیں	جھجھکتے ہیں عاشق دشمنوں نے دھوم اڑائی ہے	سحر
دھوم دہام	زلفوں نے تیری آنکھہ کا رتبہ بڑہا دیا	نافہ سی دھوم دہام غزال ختن کی ہے	برق
دہار	تیغ ابرو کی مقابل ہی نہ دشمن تلاش	راہ چلنی ہی نہ بجھو دہار یہ تلواروں کی	رند
دہلیز	تو بہ کبھی نہ ہو لگی ہی سجدہ سے مجھے	دہلیز ہو جو قبلہ حاجات آپ کی	"
دیلا	تیری دید ای بت جو حاصل ہوئی	یہ پتلی تماشی کے مقابل ہوئی	بحر
دہیر	دل سا [illegible] کہہ [illegible]	[illegible]	ناسخ
دیوار	وہ گریہ ناک تھا جو گیا چار دنکو میں	ہر روزنا کہ بہشت کی دیوار گر پڑی	رشک
دیگ	سوزش دلمیں لگایا [illegible]	آج ہوا لالہ کہ دیگ اڑا بلنی کی نہیں	اسیر
دیکھہ بھال	حیف میں [illegible]	خوب ہی دیکھہ بھال کی ہوتی	صبا

حرف دال ہندی

مدلیہ

الفاظ	تمثیل	تمثیل	نام
ڈاک	کیا فیض حسن کا ہی زیور کو بھی ہی زینت	رنگ ہے [illegible] ڈال [illegible] کا	قلق
ڈنک	ہیں خیالات عقرب مژگان	ڈنک ہر خار راہ سے مارا	رشک
ڈول	گمر باطن میں اوسکی گرفتاری کا ڈول ڈالا اور کل کے وعدہ پر ٹالا		طلسم
ڈہیر	آنسوؤں [illegible] جو [illegible]	دریا کنارے موتیوں کا ڈہیر ہو گیا	ذریر
ڈھب	وہ [illegible] عارض [illegible] ایسا ڈھب	حلقہ بزم رقیبان [illegible] عقرب کی	رشک
ڈہنگ	[illegible]	طوق گردن [illegible] حلقہ بنگیا خلخال کا	اسیر
ڈھیر	بلبل چمن [illegible]	مجھہ [illegible] فقیر کا یاں ڈھیر ہو گیا	ذریر
ڈھول	ایسی کبھی [illegible] فرشتے بھی [illegible]	[illegible] شور ڈھول [illegible]	برق

حرف دال ہندی

موقوف

دریافت لطافت

ڈاسہ — امیر

دل | بھولد بس لعب سبکیا اور سے
ندال | آپ ہوا انسہ کوئی کہوتا ہو تمہاری
دور | رہا وہ خوشی موجب ہے
دور | جو تیمی سر جن کہ لمل سلان تنگ آیا ہو
دور | سلی تبا بلیں ۔ کون جہک کر
تسلسل | عشق کسو پیا ہو وقتا دم کی کشش
دوح | بہیر پہجو ہو پڑا پاؤں ہر کا
دودھ | گل جو بہیر سین لگا
دوح | جی ہی دوح کا لس کلہاتا
شہا | ای سلیمان جہاں مسعود ہو گا تر

دل شستا رہوا کیا باعث | ور بر
پہیکسا ہا کون تو ڑکے درماں جستا | رمد
ہسا بچہ دو دہن پڑہ گیا | رشک
کا ی چار دیواری سے نکلو دور دامن کا | مرق
آج سے دور دور ساغر کا | ناسخ
مرگئے گر قطع یہ دور وسلسل ہو گیا | آباد
جا ری جا کے سے دور جگرا تھا | اسیر
پڑا یا گیا دود ہرا و سلسلہ کا | میر حسن
آتش اشتہا میں جلما ہا | ناسخ
تک تمہارے لئے دوش صبا ہوتا ہو | مرو

فلک | دواب سلطانی ا کی معرفت | اگر آیا در وانہ ہو گا انجمن کو تا ہوں بیعا ہو گا | طلسم

لام | بلبلیں ہی سمجھو دوام حلقت کا
دسہ | بہرخشین پھول سر جا کے لو عشق نبات
دوران | مادہ کا نگو عیش انہیں نکلا شرہ جائیگا
دہبر | تک دہن جلد کر نکلی سر کا ماں سر کا
دیکل | لب تنگ آئی گئی لوٹ گرے
دبھولی | یقین ہو تا ہو لوگو پیچ کہا رے
دہیاں | سحرت بہار شتوں میں جوش حواس
دشہر | پیچھے ہشیار کو ہم کامل کرا ہا پاؤں
دبتان | سرا اس آنکھ تو ہو گئی کشش سی کر

محفل ہستاں ہے قیامت کا | ناسخ
دوار سادم ہے حرام ہوا ہے | رشک
دوری سے یارس وہاں سر ہو جائیگا | رند
بید وچشمہ ہے حسر سہی حیاں ہوگا | در بیر
ہر خیر بگر گئیں ہاتھوں سے ملے ہوگئے | میر حسن
دماغ ناریں ہی آ دکا دہوان پہنچا | سحر
گئے دہیاں تمہارا سہ گیا | رشک
سرکے ترکے چا رعدم آگے دہر گیا | آتش
رنگیا دبستان دعا کا سر ہمت مانگتا | آتش

دوران | ریس پر فرش مروتیں ہیں ہمسایہ تابیں لب سب سے بہے دریا | نسانہ
دبوان | عمر جعفر سر لو سکی زیادہ ہو رندگی | دبوں نے اسپا رکی رنگ دوام کا | آتش

دریا — وہ بحر حسن و ناز سراپا ہے مست ناز ۔ حسن لطیف یار ہے دریا شراب کا — برق

درد — عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا ۔ درد کی دوا پائی درد بیدوا پایا — غالب

درخت — سچا نہیں جلاتی مجھے آتش درون ۔ تقدیر نے درخت بنایا چنار کا — رشک

درد — کہتے ہیں عطر جسکو یہ مرہم گلاب کی ۔ ای ترک درد ہے تری جھوٹی شراب کی — آتش

درس — عبد اللہ نے اوسکو پایا یہ علم باطن ہے ۔ کیا ہر چند ظاہر میں تین درس اک حرف ابجد کا — ناسخ

درہم — جو سپہر ہی یکہ نظر آیا تو وہ زر کا سطح ہے ۔ ہر درہم گویا سلیمان کا نگینہ ہو گیا — رشک

دربان — جان دیتا جو بیسر مجھے دربان ہوتا ۔ پھر نہ رکھتا سر پہ سر اگر جہان ہوتا — برق

دراز گوش — گہوڑی پر جب دراز گوش چڑہا ۔ استران دونوں نیم ہی کیا — ناسخ

دریغ — جو منزل مکان کرایہ کو لیا روپیے کے صرف میں کچھہ دریغ نہ کب — طلسم

دشنہ — دیکا قاتل خاک میرے دعوی خون کا جواب ۔ دست نازک بوجھہ سے خنجر کے جو ہو گیا — اسیر

دستور — ہے یوسف کنعان فصاحت سخن اپنا ۔ دستور ہے ذکر شرف سخن اپنا — دبیر

دستور العمل — کہیں کسی استاد کے دیوانکو دیکھیں قلم ۔ حاکم مردہ کا دستور العمل پایا تو کیا — اسیر

دستخط — بلحاظ ضرورت یہی منظور ہوگا روپیہ لینے کو مہر دستخط جو کہینگے ضرور ہوگا — طلسم ۳۴

دسترخوان — ہنوز دسترخوان برخاست ہوا تھا سینے کنارا نہ کیا تھا — [illegible]

دشت — ہو گیا وحشی کہر دیکھے جو وہ موتی سے دانت ۔ بڑہ گئی گرد بیٹھی دشت پیدا ہو گیا — وزیر

دف — سیر سے عشرتخانہ میں آیا ہے اک دریا حسن ۔ مطرب بنے ہو جو ہو جو تیغ دف گرداب کا — اسیر

دفتر — روشن ہے ذرہ ذرہ سے خورشید پارہ پار ۔ دفتر ہی ایک ورق وعظ و پند کا — برق

دکھہ — کون ہوتا محبت کی مصیبت میں شریک ۔ یہ وہ دکھہ ہے کہ جو بانٹے سے نہیں بٹتا ہے — قلق

دل — باعث چاک کتان ہوتا ہے جلوہ ماہ کا ۔ وان چہپا وہ ماہ یان دل پارہ پارہ ہو گیا — ناسخ

دلدل — بنات النعش ہوتا ہوتے سمان گردون عمر کا ۔ ہنا ہون ابلق ایام کو دلدل محرم کا — اسیر

دم — آخر کیا تہ شب وصل کی لی مجھے ۔ دم پہلے بانگ صبح سحر سے نکل گیا — صبا

دم — پہنگی ہی سیر جو مرا کاٹ کے تو دریا میں ۔ دالہٰہ مشل حباب لبیک دریا تیرا — اسیر

دم — دم ہے بیکر آگے تیرے تیغ صفاہانیکا ۔ قاتل خلق ہے عالم ترے دریا نیکا — ناسخ

دماغ — فراق یار میں تکلیف سیر باغ نہ دو ۔ مجھے دماغ کہاں خندۂ گل بیمکا — غالب

چلچال — اسقدر دریا میں آنکھیں اوسکے [illegible]
حلق — سر کا شب ریگی میں [illegible] جو بہا
یکی چلچال کا گرداب دریا ہو گئی — اسیر
اک حلق سے [illegible] کہاتی ہے گری جو [illegible] — ناسخ

حدق — گرد ہر دریا ضلع میں [illegible] کے حدق ہیا رہوتی آحوالیہ بس [illegible] عیسی کی [illegible] — طلسم

خو — الغرض بعض حسد کہا گئے تھے سر [illegible]
نہ بچکے تھے یاں سے خو کار وزاں کی — رشک

خوشامد — صاحب حیف گستر کی آمد تھی سلامتی کی خوشامد تھی — طلسم

خواص — عمارتیں ایک خاص اوسکی
ومسافر تھی ومت خاص اوسکی — نسیم

خیر — کہلتا نہ تھی جو [illegible]
تھی یہ دعا کہ خیر ہو یارب مسیں کی — میر [illegible]

حرف دال ابجد

داب — پھر بیٹھے ہو دو زانو وضع ہو ادب
دالو — تہل راستی کا الف اعتبار تھا
داغ — بوسہ خال دقن مانگا تھا
دالان — بس وصل کے وعدہ ہیت جو تیرے
دام — زلفوں میں سے کے دل لے بڑ ہا [illegible]
دام — کریں معاملہ اہیار کیا بستا [illegible]
دامن — کسی سے دل نہ [illegible] وحشت سر [illegible]
داماں — آستیں سے ہو بہار جو سیر دست خوں
داؤں — ہم جان رہی کہیل کے جیتے یار
دخل — سیر کے اشعار ایسے میں جیدہ
در — ولیسے جدا آنکھوں میں [illegible]
دربار — میں سر تحلیل کیا ہو نہیں اوس [illegible]
دربان — قدرت حق ہو [illegible]
درمیں — آنکوں سے پاؤں [illegible]

ہمنسی جو تہا سو ہمکو داد ادب آیا — خواجہ آتش
اسیر سیارے اوج کا دارو مدار تھا — دبیر
داغ دل تجھے دیا کیا باعث — وزیر
جیت تو نہ کر لوکہ ہی دالان میرا — سحر
کلفت سے سر چاک [illegible] دام ہو گیا — سرق
کہ رون سامنے کب کہولے دام [illegible] — ابیر
نہ اوٹھا جاوے دامن کبھی [illegible] — ناسخ
ٹکڑے ٹکڑے ابھی داماں [illegible] — وزیر
سمجھے یہ داؤں [illegible] — بحر
کہ نہیں دخل یہاں سخن [illegible] — ناسخ
وہ گر سے جدا [illegible] — رشک
کہ جب جانے میں ہم دربار [illegible] — میر
عمر نہیں ہے جو میر [illegible]
ہر [illegible] قدم [illegible] — وزیر

خون بہا — اس لئے قصاص ہے یا جلوہ گاہ ناز دوست
ذبح ہوتے ہیں ہزاروں خون بہا ملتا نہیں — اسیر

خواب — روز کرتے ہیں شب ہجر کو بیداری میں
اپنی آنکھوں میں سبک خواب گراں کو [illegible] — آتش

خواب مخمل — شکل [illegible] کے قرین ہے کمر
یا ہے مخمل یہ خواب مخمل کا — ناسخ

خوان — شہد لب ہیں سمجھ جو بیٹھے گئے [illegible]
یہ اوڑھی تا کہ خوان من و سلوی آیا — رشک

خوناب — تیرے محفل میں [illegible] راز تو پینی ہے مجھے
مثل رنگ گل رواں آنکھوں سے ہے [illegible] — ناسخ

خود — میدان سے پاؤں ہٹ گیا اور خود گر گیا
مار طمانچہ خوف سے منہ اوسکا پھر گیا — وزیر

خوف — کیجئے جو معقول ہے کلمہ [illegible] ہیں قبول
خوف ہے ہوتے ہیں [illegible] انتظار کا — رشک

خواص — عشق نے داخل [illegible] کیا کشتہ ہے مجھے
ہے یقین ہوں خاک ہیں [illegible] خواص کی — رند

خیال — کبھی نہ آئینہ دیکھا ہے خود آرائی
یہ ہمیشہ ہی کا اوسکو خیال رہتا ہے — ناسخ

خیال — نغمہ یار کا خیال رہا
میرے دل میں وہی خیال رہا — برق

حرف خائے منقوطہ

خاک — ہے لیلیٰ کی طرح وادی وحشت میں [illegible] آئی ہے
ہو گیا ہے کیسی ہماری خاک اوڑائی ہے — سحر

خاتم — آرزو تھی کہ ترے ہاتھ کا چھلا ملتا
خاتم دست سلیمان مجھے [illegible] — اسیر

خاطر (دل ۱۲) — [illegible] سر پر تو میری کیا تقصیر
مجھ سے [illegible] کرتی ہے شاہ کی خاطر — رشک

خاطر (واسطے) — رزق [illegible] فرق نہیں [illegible] کی خاطر
کیا برابر ہے اوسے شاہ و گدا کی خاطر — ایضاً

خاطرداری — میں تو کرتا ہوں بہت تیری خاطرداری
میری خاطر بھی ہوا ماہ جبیں تیوری کا — ناسخ

خاطر نشان — ایسے [illegible] خاطر [illegible] میری
لگا کر تیر کو خاطر نشان کی — رند

خبر — تلاش یار کجا جرم کجا اے شیخ
کہاں ہیں آپ خبر لیجئے جناب ہی کی — سحر

خرابات — نکلینگے [illegible] جستجو [illegible]
[illegible] رند ہونگے خرابات ہونگے — ظفر

خرطوم — [illegible] لی [illegible] ملائی تھی
خرطوم فیل مست نے گویا اوٹھائی تھی — میر انیس

خزان — [illegible] گذر جائیگی
چمن عیش میں ہرگز نہ خزان آئیگی — برق

خط — تیرے [illegible] کا بوسہ لینا
خطا اتنی تو مجھ سے قابل ہوئی — [illegible]

ثمین عمیر

حرام — لیکن وہی تو روتی جہاد فرض عین زبان پر ہا ایسی تقریر لیڈر کی کہ جہاد اور مرا — حسرت

مردن — خلل کی سنت عمل سوز لے مچایا اللہ ہم / کیا خروس بیکل پیرا اذان پیدا ہوا — تاریخ

خروش — دن حشر کا غریب نے مجھے کھلایا / نالون سے خروش صور کا سنوایا

حسن فطرت — سخن مد سکھی پائندہ بخشے سر گر / خس و خاشاک کبھی سیل کا بہا ہوا — حکویا

حضر — بہت کچھ کھیت کرپا یانی او جمود فراموشی / دل گم گشتہ ابھی تپ کے بیابان کا — وزیر

خضاب — یہ نایاب دوش پہنچے سیری میں بھی تو ری کو / شراب غم میں ہی شیشہ میں عطا رہے — مسا

خط — اپنی نون موزون جو گیے وہ نامہ ابھی ہو / خط جدول اصاف دریا کا کنارہ ہو گیا — ناسخ

حط — سبزۂ عارض پہ یہ جہاد رنج روانا ہ / تو سراپا دل ہوا تو خط سویا ہو گیا — وزیر

خطاب — کسی کے ساتھ نہیں تیکا عالم کی سیم / ریں میں چھپ گئی مہر خطاب رہا — سحر

خطر — آپ نکالی ہے تو نشہ کبھی سمجھے / مست راہ تھا تو نہ خطر خضر کا — رشک

حلوہ — ساقی سے میں حلوہ سیاہ و تر لائے / مٹنے لگے حلوط شمع اوباب کے — ہر

حقال — ایک عالم میں ہو جہد میں مشہور / نام یار ہے تمکو حقال کہ جو نفا — آتش

حلد — حامال حباب علم سے برباد ہوا / ادھر ادھر شہر و مکاں حلد جو آباد ہوا — آخر

خلط — سبزہ رنگو نکلی ہے بیع الصعت میں لڑ دیگا / خلط صورایان ملک کمرا کہ تھا یکا — قدرت و دیگر

خلاف — یون ہی حقد لیں میں ہوا خلاف / حکما نے بہم کیا ہے حلاف — ناسخ

خلل — دیکھتے ہی تیرے ہاتو کو ہو دیوانہ / یہ سیاہی ہوا ہے یہ خلل سودا کا

خللی — جب شکے ریقو کو پیام اجل آیا / راحتیں ملدار حری کے خلل آیا

حلق — یار نے تیغ حسینی کا پلایا پانی / لطف لیتے ہیں سے حلق عمیق اتو — وزیر

خم — تیغ خمدار جو باندی ہے تو تنکر ہو / چاہیے نیمچہ قد میں خمی خم تو گہا — تسمیر

خمار — شکست یانی ہی کو ہو کیسے سیکو بھی / ہمارا پاس جو آ کے ہمیشہ خمار آیا — بد

خمیر — وقت مقتل رہ درس سے شیرین نہ سمو و دیر / تمام اوسکا بدن سے شیرین خمیر عشق مہیا ہے — ناسخ

حنا — زیر تاہا انگلی میں ادیب مرکو ناں تر / سو قبلہ تو حا ریکمو تئیے ملیں — اسیر

حور — وہ جب سر تھا تماشت شمس میں آیا / کاکمہ ہر راہ تمان تھا یا شیشہ — ناسخ

حمد — لب لعلیں لو یکے تنہا یاں لار / دل لی آیا ہے کہا کر جوش خوں الحل — رشک

وزیر

ضرب	سے قہر خدا دو جہان [illegible]	کٹتی نہیں جو شمشیر سے کبھی ضرب کاری	[illegible]
حرکات	حرکات ایسی نہ کیا کرو [illegible]	بھولی بات ایسی عاقلوں [illegible]	ناسخ
حرص	وہ ہم تھے جو یار طرف خلق میں [illegible]	حرص تھی روح سلیمان کو ہوا اڑنے کی	برق
حسام	تجلی خدا کی تھی جو حسام تھی	پہلے ہی وار میں صف اول تمام تھی	میر نفیس
حصن حصین	گرد رخ اوس حسین کے خوبی [illegible]	کیا خوب خط خوب ہے حصن حصین لکھا	ظفر
حفظ	یہی دعا کر ہم [illegible]	نگاہ بد سے خدا رکھے حفظ میں اپنی	برق
حمائل	خدا حافظ و ناصر اوس کی کمر کا	سنا گلے میں حمائل پڑ گئی	رند
حنا	تیرے آگے ابر میں [illegible] آفتاب	ای پری کیا رنگ لائی ہے حنا [illegible]	ناسخ
حیا	مستورہ کو آئینہ پیش [illegible]	چتون ان آنکھوں کے قربان حیا ہوتی ہے	برق

حرف خائے [illegible]

خار	دی فلک نے تیرے سر کو کتنے ہی گل داغ	گلہ نہیں کوئی پاؤں سے جو خار آیا	ناسخ
خار ماہی	کباب کھاتے ہیں مچھلی کے رقیب [illegible]	ہم اپنے دل سے کریں پاس خار مچھلی کا	[illegible]
خار خار	رقیب داغ سے تیرے کھٹک گئے [illegible]	مجھے جو پھول ملا اونکو خار خار ہوا	برق
خار خشک	صحرا میں جا کے [illegible]	پاؤں سے تے اونہیں بس کے خار خشک [illegible]	آتش
خال	مثل سنبل سبزہ خط کا ہوا نشو و نما	خال روئے یار گویا تخم سنبل ہو گیا	ناسخ
خدنگ	غضب ہے دیکھا جو کھینچا [illegible]	خدنگ جانب آغوش آرزو آیا	وزیر
خر	زور سے [illegible] نفس [illegible]	آپ سے خر تو کبھی پابند پالان نہ ہوا	گویا
خرمن	ماہ رخ سے [illegible]	خرمن ماہ درخشاں گھٹ کے نالی ہو گیا	بحر
خرچ	[illegible] اپنے سر خرچ [illegible]	ہم نے جو خرچ یار کے گھر کا اوٹھا لیا	[illegible]
خرخشہ	[illegible]	بیعانہ حسن کا آج خراج [illegible]	بحر
خراش	[illegible]	[illegible] گیا	نسیم
خرام	[illegible]	[illegible] خرام [illegible]	برق

لفظ	شعر
حرف	آدمی ہیں آدمی تم کیوں ہوا ہم سے ملاپ
حریر	ہیر پر روپہ سیرا شمع رو میر تو فانوس ہوگا
حرمان	الٰہی ہمارا منع حسب حسن حرمان سا دیا
حسن	شرم سے رکھتے ہیں پوشیدہ سراپا انکو
حساب	جوش الم سے شام و سحر کی کہاں ہے تمیز
حشر	بیٹھے بٹھائے تمہیں کیا ہو گیا
حصا	ہیں کچھ خوف فوج حدود محبت جدائی کا
حلم	بلند و پست عالم ایک ہے چشم حقیقت میں
حضور	عجب نہیں جو دعا مستجاب ہو جائے
حظ	حظ اوٹھاؤ اسی جوانی کا
حفظ	ای درمان ز محبت کا چھپا ہی نہ خود
حق	ستمگر کو ما سوا کے حاضر کیا
حق	ہمارا حا نکر سحر م قاتل تری گردن
حکم	یارو وں نیگاہ سود در ہا کرے
حلق	ہیں اگر زینت فتراک کے قاتل ہوتا
حلب	وہ دست ناز لیکر مجھسے سیر شیشہ انکو
حمق	علم اسکا تو دعوی بنا
حواس	قابو میں ہا ہوا ازکو کیا دست ہاتھے
حوص	صیاد لیے نیستلے عمل کیوں اسطے

شعر	شاعر
حرف کو دیکھ کر کیا سمجھے سے سمجھا	ناسخ
حریر شعلہ پر دیا ایکی بیت کا کمس ہو گا	تلق
نوکری عیش کی ہوئی حرمان جو ...	اختر شاہ
حسن آشنو جہاں ہے حسن آدم یاد کا	ناسخ
وقتہیں کچھ حساب ہیں ماہ و سال کا	برق
اوٹھتے چلے حشر بپا ہو گیا	رریر
حصار اس نے گرد ہے گرد نکدر کا	امیر
حصیر قصر ہمایہ بنا تحت فرید کا	صبا
حضور قلب مجھے بھی حضور ہوتا ہے	رند
کچھ مرا دیکھو ر مد گالی کا	موس
سکاں ایسے رسیں حفظ سحر الہیا	امیر
جو حق تھا ہمیں لے ظاہر کیا	ناسخ
رہا اسد خوں سنگیہ حق آشنائی کا	غالب
کچھ اور مجھکو حکم نہیں استعار کا	رشک
حلق میرا بھی تہ خنجر قاتل ہوتا	ناسخ
ہوا خوش اسقدر گویا کہ ہاتھ آئے ...	ذوق
تو ہی اسد رہ حمق اوسکا تھا	ناسخ
لاکھوں ہتے پر حواس کیسے ہی سیکھے	تمیس
کنج قفس میں حوص بھرا نکلا کا	آتش

حرف حا حطی مع ت

لفظ	شعر
حت	آتش سے بعض حت ہے ...
تحلی	ہر گز ہے پاک کر دی ...

شعر	شاعر
حرکے موافق آب و ہوا کربلا کی ہے	امیر
اس سے بہتر حلق ...	امیر

الفاظ	تمثیل		نام
چھٹ			
چھلی	برق کی طرح سے چھولی ہوتی ہے چھوٹ لئے کہیں	چھلیں یاد آتی ہے [illegible]	میر انیس / برق
چھوت	نجاست	دریائے لطافت	میر انیس
چھینٹ	داغ پارچہ منقش	دریائے لثافت	〃
چھیڑ چھاڑ	بہت چھیڑ چھاڑ رہتی ہے	کلمی بانوں کی چھیڑ چھاڑ رہتی ہے	طباطبائی
چھیڑ	چھیڑ اوسنے یہ ہنگامۂ ملاقات لگائی	جس بات میں رنجش ہوئی وہ بات نکالی	رشک
چھاگل	جبہ خشک کانٹوں کی دیکھیں زبانیں	چلی چھاگلیں لیکے چھاپے ہمارے	امیر
چھپنا	دو دیہہ کو آگے سے ذرا نہ ادھر ہو	نمودار چیزیں چھپانے سے ہو	بحر
چھین	وائے قسمت اوسکی کہ ہے بھی ہیں نیا در	چھین جا آستین کی چلنے پانی ہوئی	رشک
چھیک	تیرے گلگشت کی گرمی نے نکالا ہے پھل	چھیک اور [illegible] کو سرایا نکلی	〃
چھیل	نکل کر سینۂ سوزاں سے میرے (قطعہ)	جو آہ دل شرارا چھوڑتی ہے	نکہت
	ہے العطش آتش میں تھقنس	زمین پر چھل انڈا چھوڑتی ہے	دہلوی

حرف حائے حطی مذکر

الفاظ	تمثیل		نام
حال	کدیساں بدنہاک ہیں زیر زمیں	کا سید گی سے حال یہ جسم نزار کا	رشک
حال	مقبول ہے قول سے قوال ہوا	صوفی کو غزل سنکے بہت حال ہوا ہے	آتش
حاصل	بڑھ گئی اور کدورت وہ غضبناک ہوا	خاک میں مل کے بھی حاصل نہ ہوا [illegible]	برق
حباب	عزو اہل جہاں میں ہے عین [illegible]	ہوا جو قطرے میں شامل ہوئی حباب	امیر
حج	کیا کہوں کعبہ مولا کی تصویر میں خراب	سر گریباں میں جھکا ناحج ہے [illegible]	〃
حجاب	شراب پینے میں بھی غیر سے حجاب رہا	بغلوں [illegible] شیشۂ شراب رہا	سحر
حذر	یار بدخو سے شب وصلت حذر ہونے لگا	اشتیاق نالۂ مرغ سحر ہونے لگا	رشک
حرمت	سبطین مصطفی کو سمجھتے ہیں جو حسنین	شیعوں میں ہے یہ حرمت صغیر و کبیر کا	میر انیس
حرف	بیٹھے ہیں جب حرف نا سزا نکلا	پھر لطیفے کا لطف کیا نکلا	سحر

فیض میر

الفاظ	تمثیل		نام
جھک جھمک	باقی ہے ابھی اثر حنوں کا ہو جائیگا رام رفتہ رفتہ	سودا تو گیا ہی جھمک رہی ہے وحشت تو سبھی جھمک رہی ہے	ناسخ رند

حرف جیم فارسی مذکر

الفاظ	تمثیل		نام
چاقو	اگر تم بوسہ سینے ذبح سے ہو گئے قاتل	گلے پر پھیر دیجئے تیز چاقو میوہ خوری کا	قلق
چاک	حوں میں ہجر کی شب ...	کیا ہی چاک تا جیب سحر اپنے گریباں کا	ناسخ
چاند	نہ کہا کو ... برقد سور دن	چاند ہی کیا تیرے برابر کا	رشک
چاند تر	حالی کا چاند آنکھ ... سحر گی	اشک آئے یہ بھی مہیا گذر گیا	بحر
چاند مکھنا	بہار اوسکی دور دورہ سال بھر ...	گلستاں سے ہی رنگیں چار باغ اپنے تصور کا	امیر
چار باغ			
چاوش	چاوش طراد جبر دار باش للکارا	ہیچ سا جسم گنار یا لا ہی چالاں پکارا	مساعد
چتر	شاہ ملک ... تحت رہیں سے ریزیا	پھر رہا ہے چتر سر پر گردش ایام کا	امیر
چراغ	... لب ...	چراغ اگر بجھیگا ہسدیں لعل ...	آباد
چر لعال	یار پیتا لی ہوا ... افشاں	آج محراب عبادت میں چر لعال ...	وزیر
چرخ	میں ملے معمول لب شیریں کا ...	نقل تاری چاند سعری چرخ ...	رشک
چھپر	کا نٹوں پہ لوٹتا ہوں ...	پالی کی حالہو سے ہیں ...	صبا
چکور	حوں عشق میں ...	چکور حلوق گلو یہ کا ... کیا کرتا	آتش
چلوتم	جام اگر لوٹ گیا کیا ہے ... ساقی	حاجت عام نہیں جام ہے چلو اپنا	اکبر
چلن	ابھار میں وہ حور ہے ...	سہہ ہوا دیکھی چلنی میں ...	برق
چمن	حس گل کو دیکھتا ہوں ...	تو نے ... آسماں سایا	سحر
چم چم	دم عمر میں یہ تلوار ...	علموں کا بھی عالم میں یہ عالم ...	سیرلیس
چاند	تیری سولری میں ...	حلوہ میں صحن گلستاں سے ... آیا	ناسخ
چمبر	پھر رقیبوں کا کوئی ... دیکھے	دیکھئے ... پر ... گردن کا	رشک
چور	... توڑا ...	...	

الفاظ			
جدا، جدول، جزا، جرش	زلف و رخ سیاہ جان ادا سمجھے / جا بجا تعریف لکھی ہی خط رخسار کی / رحم ہی دریا وا دہ نے قدر دانی	ہر لقد کی جدا ہین بال وہ سمجھے / جا بشنئے جدول تحریر ہو اسکو زنگار کی / وفا کی ہماری جزا کیا نکالی	ذاہد، نسیم، ناسخ، میر، میر انشا

دریائے لطافت

جستجو، جلد، جلد، جمع	ہیں ادہر کو کی ہی یان غواص بحر فکر ہم / ما اتی ہیں دیکھئے سیر دانہ ہاتھ / نشتر ہونکی ہوا رشک نسیم سحری تھی / آجا سے ہوا پر جو تیری زلف معنبر	جستجو تجکو ہی لیکن گوہر نایاب کی / نسخے عجیب کہتی ہی جلد اُس کتاب کا / سر عت تحقیق کین جلد خزاکت بھری تھی / دم بھر مین پریشان کرے جمع خلق کی	ناسخ، اسیر، میر مومن، رشک

دریائے لطافت

جگت، جفا، جھگ، جھمن، جہد	ملا غیر سے جا جفا کیا نکالی / فصلنا سو لکھا تیرے خط مشکین نے / خالی ہنو متاع سخن سے دکان میری / کہو تکلف کیا ہے اگر وہ لب شیرین کہین	اور کتنا لیکے آخر اد کیا نکالی / نہ ہی جھگڑا جو مجھ میں اور اغیار کی ہی / ہر فصل میں عزیز ہو جنس گران میری / جو ہی جون ہمسرے اچھی دم میں رد ا ہوئی	میر انشا، میر، ناسخ، میر آتش، مرقا

دریائے لطافت

جوت، جوار، جوکھن، جون، جہار و	نہ کر عادت وصل گھبرا ئیگا پھر / دور کر بالونکو سر سے کہے ہی لیلی	جدائی کی جو کہون جو ایذا اٹھائیگی / پر نہین کان مین مجنون کے کہیں تن بھائی	میر انشا، رند، ذوق، میر انشا

دریائے لطافت

جہال، جہلک، جہنجہر	دور سے دیکھی جہلک جو عارض پر نور کی	بام جانان پر نظر آئی تجلی طور کی	ناسخ، میر انشا

دریائے لطافت

جہل، جہول

قیل

حی الله — بہری سنت سے مجہکو بلا کر کہا یا مجھکو بسیر پر
حوک — جس یہاں دیکھے کہ لئے اک بہرک کا یا
حوت — نکلی نگے خواہش و دعا
جہیکر — ہاں جہیکر تمام چاٹ گئے
سہا — اُرس ایا لور محفل کا حوس ہو گیا
جہان — کہینچے دیکھکے مجکو بہت میں جو ہیں
جہیر — شیشو جیں شور کیوں ہو فریاد آہ کا
جہار — سہا شور کہ ڈوبیگا جہاز اہل سخن کا
جہنم — اُنہی بھی تیغ بجلی کہاں مجہسے جائیگا
رجہل — سوجاتی ہیں دانتہ مصطفا سیری کہا ہم
مجور — جرح پر شیر کا مری عقد ثریا کی چمک
جہول — ملتی نہیں دیکھی سر شکل ہمہ جبین کی
جہول — مورت بہلی ہی مرجا ہے تو بیڑا پار ہے
جیب — سر سے جلوہ جو کل نوبت ہر جائی تہا
حی — جی لیتی ہی دو دلعب سیہ کام ہمارا

آتش — فراق یار سا کوئی ہمیں جو غم دیکھا
امیر حسن — حور الٹو نکو جاکے تمہیں جہانی پہلا یا
موس — یہ جو طرب ہوا ہی سبیح پیچ صدا
بحر — بھیک کریاں بیاض پہا ٹ گئے
سر — بلا آ بیٹھا کہ فرشی تھا رو شن ہو گیا
رق — پہار جیف کہ ہمی سے وہ جہاں دیکھا
امیر حسن — تھا جہیر سنت رسالت پناہ کا
سر سوز — دریا ہی عصہ سارا ہے شمشیر دو دم کا
امیر سر — ٹھنڈا کرو نگی میں تو جہنم جلائیگا
رشک — اس علم سی تو جہل مسائل بہت اچھا
ظفر — حسکہ ماتھی ہے تیری رانکو مجور جہنکا
تلق — جب فرش پر دسکی کہیں کچھ پہول کا ہم
دریر — جسم جب بیجان ہوا کش ہمی تیچیر کی ہوا
قدرت — سو جگہ ہے ابر کے ہو راجیت شکیبائی کہا
ناسخ — کہتا ہے جیسا آج سر شلم ہمارا

حرف میم عربی

مذکر

حا — گر شستہ سر بہت مس ریحہ برکت نات سہا
ماسب — رہ دیکھو آئینہ ہم ہو سرہ کیا تماشا

اسیر — جا کر کسا کس جہا لس عمر بھر ملتی نہیں
ظفر — کہ ہر اک جلوہ منظور ہو رہا ہی بحساب

دم ہاے لطافت

جامیر
ماتن
بلیدا
بلس — ہم ہم ابیرنستہ بشکل آیا تارا
ناسخ — کھلکی یا لون سے دم تیری جہیم تیلی کی

الفاظ			نام
جگر	جگر کو سینہ دکہاؤ نہین اگر یاور نہین	پہٹ گیا ایسا جگر تمسے کہ ٹکڑا ہو گیا	بحر
جگنو	سر کا دوپٹہ شب کو جو گردن کے پاس ہے	جگنو کہ بطر یار کا چمکو چھپ گیا	رند
جگنو ریوڑ	جدائی کی ہی برسات آسمان آنکہین دکہاتا ہی	فلک بٹالی ہی تارونکی جگہہ جگنو نکلتے ہین	رشک
جلا وطن	اب ظلم زیادہ سہی اونہون نے جلا وطن اختیار کیا سفر کو گوارا کر لیا		طلسم ۲۵
جلال	افروختہ تہا چہرۂ اقدس جناب کا	شوکت تہی عرش کی تو جلال آفتاب	میرانیس
جلوس	مفلسی مین نام حضرت کا لیا دولت ملی	کیا گدائی مین جلوس بادشاہی ہو گیا	امیر
جم غفیر	انبوہ کثیر جم غفیر نظر آیا اور غلغلہ تحسین و آفرین از زمین تا چرخ برین بلند پایا		فسانہ
جل تہل	ایسی جھڑی مژہ سے ہین بادل اکہڑ ہوے	جل بارشین دیکھین جل تہل اکہڑ ہوے	ناسخ
جگمگاہٹ	قہقہے اوڑتے تہے جگمگاہٹ تہی پریزادون کی	میلی ہر روز ہوا کرتی تہی آزادون کے	برق
جمال	یہہ آدمی ہی کہ ہر سو جمال رہتا ہے	وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے	ناسخ
جمع	آنکہہ کے لڑتے تیرے آشوب سا برپا ہوا زلف کے درہم ہوے اک جمع برہم ہو گیا		امیر
جنون	لپٹے ہین پر لوٹنے سایہ کیصورت	جنون ہی ہی کیا عاقلانہ ہمسا را	بحر
جنگل	ہون محو چشم یار چکار کرین کیا کرون	ہر چند آہوون سے ہین جنگل بہرے ہوے	ناسخ
جوبن	ہوا جوبن فزون خط سے عذار جانان کا	بڑہا اس انبوہی رحل سے حسن اور قرآن کا	وزیر
جواب	بات کا اپنے نہ جب پایا جواب	ہم یہہ سمجہے وہ دہن ہی لاجواب	״
جوش	یہ بیٹہا انتظار یار مین تکیہ لگا کر مین	کہ جوش بنگیا ہون اپنی دروازونکے بازو کا	ناسخ
جوہر	ڈوبین مین سلک گہر ہر کہین اشعار بحر	قدر دان ہو تو دکہا دین آؤ جوہر اپنا	بحر
جوہر	یار کی شمشیر ابرو السقدر ہی آبدار	تیغ پر تجلت سے ہر جوہر پسینا ہو گیا	ناسخ
جوش	رہتا ہی جوش فرقت جانان مین آپ کا	پردہ بنا ہی آنکہون مین دامن سحاب کا	برق
جوڑ	دخت رز کہنہ نوجوان ساقی	جوڑ کچہہ خوب فہر بان نکلا	سحر
جود	بخل جلتا ہی زیادہ جود او تنا کم ہوا	آجتلک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا	ناسخ
جور	عشق مین ہمکو ہی اپنا امتحان صبر کے	جوڑ دلبر سہے ہین ہم تیری بدلو کا	آباد
جوڑ توڑ	مجہسے جدا ہو تو رقیبون مل کر	پہر جوڑ توڑ سے ہی خاطر شکن کے ہین	برق

تمثیل

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
تخم	لوٹنے لے لیکا باغ گھبرا ہو کا کیں	آسماں جس پر طالع ہو تا ہو گیا	آتش
تمر	پھر کبھی اٹھاتے ہیں کاسی سحاب	پھر فلک میں سر کئے تیری پامال کا	برق
توانا	اے شیخ کوئی حرم نہ جو پاکر تو کر	مجکو تو اب ہی تیرے رونے خار کا	رشک
تورہ	مرا سرق ہوا کسی تعلی نہیں	کھائے گا ذریں تو آسماں ہوتا	برق

حرف جیم عربی مذکر

الفاظ	مصرع	مصرع	نام
جال	یہ چھپا سرع روح تا دم مرگ	لاغری میں رگوں کا جال رہا	رشک
جال	ایک شخص نے یہ جال آشکار کیا تھا کلکتہ کے نام ایک مسیبے کا جال تیار کیا		طلسم
جادو حسن	فقط افسوں نے کیا افسانہ تیرے گیسو کا	ملاحی نہری آیت ہے جادو چشم کا	برق
جام	پی گئی آنسو جو جانی جام صہبا ہو گیا	اتو ساقی جام دریا نوش	وزیر
جانور	آدمی کو عشق بازی یار لعف و خال کا	جانور ہوتا ہی قیدی دام و جال کا	لمح
جاہ چشم	ستا ہو لکا ست حلوس آ رندگی تک	مردے کے ساتھ ایک جاہ چشم	قلق
جلسہ پیشانی	یار کی پیشانی پر بوسہ دوں کیا تال	جبہ خورشید نے ابرو نظر آیا مجھے	امیر
جبر	عاقل بعقد رحو صلہ تکلیف دے مجھے	جبر اختیار کب تیر محبت لیے کیا	رند
جبریل	یہ جبریل با نگاہ اد سدھم پکارا	کہ او بتا دکو میرے افسوس مارا	امیر
جذب	اثر جذب دل نے دکھایا مجھے	کہاں سے کہاں کھینچ لایا مجھے	برق
جرم	تیری میزان عدالت میں ہر جرم تلے	جرم رائی کی برابر بھی نہیں تو سرکا	رشک
جرس	بس جرس لیلیٰ یہ کہتا ہی جرس دل کا	ہمارا پردہ معلوم ہی بس پردہ محمل کا	ناسخ
[illegible]	پارس وہ سنگ ہے جسے ٹھکر کے تو	اکسیر ہی تیرے قدم لے غبار کا	برق
[illegible]	جو ملنے ہا تھ آئے ہیں مجھے معلوم	شعر لکھوں گا اگر جرو مدلل سمجھا	امیر
[illegible]	تار مسطر [illegible] احیم لا ہو گیا	کیا مشابہ کا غذ مسطر ہو گیا	ناسخ
[illegible]	تمہارے [illegible] کا [illegible] ہوا ایک ایک سے [illegible]	تمام [illegible] میں [illegible]	صبا

الفاظ	مشمولہ ذیل	ناظم

حرف ٹاے ہندی مؤنث

الفاظ	اسناد	ناظم
ٹانگ	پائین نا جو بیٹھے دامن دایہ کی رہ ختن | سو پائچہ بیچ چھپا ہے ٹانگین لیلیٰ کے	رند
ٹھٹھر	دریاے لطافت	میر انشا
ٹھلیا	ایضاً	״
ٹھوکر	ظرف عمدہ نظر نہ آئینگے | ٹھوکرین کھا کے جادہ کہا تک جاینگے	ناسخ
ٹوم	دریاے لطافت	میر انشا
ٹھیپ	مہاجنان ایضاً	״
ٹیپ	آواز ایضاً	״
ٹیس	ٹیسین کیسی ہیں دل کی تو وا بار ہا لگی | لو سانپ تھا کینے کسکی آہ بددعا لگی	رند
ٹیک	سر ہیوا اور ان کے انتہا کی جرأت کی سپہ گری کا متقا بلکہ کیا یا ایرا کام کیا اور سپہ گری کی ٹیک رکھہ لی نام کیا	طلسم ۳۴۳

حرف ثاے مثلثہ مذکر

الفاظ	اسناد	ناظم
ثابت	وہ مے خانہ نشین گلگون ہری آوارہ ہوا | اسنے مجھکو دیکھا ثابت بھی سیارا ہوا	ناسخ
ثبات	ابر کیا کم کدہر کیسے آیا کھل گیا | کیا ثبات بحر دنیا کھل گیا	وزیر
ثبوت	عشق عدو کا ہے یار میں کچھ مگر نہ سمجھے | منظور ہی ثبوت ہمین نا پدید کا	آتش

تپ	ترب	تادیب	ترکیب	ترتیب	تشعیب	تقریب	تقریب
تدیب	تقلیب	تہذیب	تحریب	تہریب	تورات	تسلیمات	توریب
تروث	تامیث	تثلیث	ترمیج	ترمیج	تاریخ	تمریج	تویج
تاکید	تحدید	تقلید	تردید	تترتسر	ترکیپر	تکرار	تلوار
ترتیب	تحریر	تحمیر	تمیر	تقدیس	تلبیس	تخنیس	تدریس
تعریس	ترس	تشویش	تفتیش	تراش	تحریص	تعمیص	ترحیص
تنقیص	تصبح	ترصیع	ترویج	تشیع	تصنیع	تقطیع	تودیع
توسیع	تعلیق	تراق یا راق	تعریق	تشویق	تریاک	تمک تہا	ترک
تحریک	تشکیک	تملیک	تعنگ	ترنگ	تملک	تمثال	تپکیں
تمیں	ترکین	تسمیں	تلویں	تمکین	تمعقں	تومیں	ٹپ ٹپ
حسن حسن	نگاہو	توتسر	تاہ	تحواہ	تراہ تراہ	ترسہ	توجیہ

حرف تاے ہندی یعنی ٹ

مذکرات

ٹاپو	تعلی پر جو آئے مسند ۔۔۔	اجی تو ہم اشک چشم میں ٹاپو لٹکتے ہیں	ٹرنک
ٹسر	ہمت پاک کی ۔۔۔	کے صدقے میں ۔۔۔	جالقتا
شمشاد	۔۔۔ جوان میں ۔۔۔	یعقوبی میں میرے تھا ۔۔۔ اسیری کا	اسپیر

ازلغات ہندوستانی دہلی

ٹمٹما	ٹاٹ	ٹالو حیلہ	ٹانت جیسی	ٹاٹو ماحد	ٹانگن	ٹاپ ۔۔۔	سر ۔۔۔
ٹمکر ۔۔۔	ٹپکے ۔۔۔	ٹپ	ٹٹا ۔۔۔	ٹر ۔۔۔	ٹھو	ٹچا	ٹھٹا
مسا ۔۔۔	ٹمرا ۔۔۔	ٹرا ۔۔۔	ٹرو ۔۔۔	ٹھو ۔۔۔	ٹکر ۔۔۔	مرو ۔۔۔	۔۔۔
ٹکا	ٹکا ۔۔۔	ٹکار ۔۔۔	ٹمک ۔۔۔	ٹمک ۔۔۔	ٹمک ۔۔۔	ٹمک ۔۔۔	۔۔۔

تشکیک	تفریح	تضمین	تضییع	تضییع اوقات	تطبیق	تعبیر	تجنیس
تعداد	تعریف	تعزیت	تعزیر	تعطیل	تعظیم	تعقید	تعلیل [illegible]
تعلیم	تعمیم	تعمیل	تعویق	تفاریق	تفتیش	تفریح	تفریق
تقسیم	تفصیل	تفضیل	تفضیل بعض	تفضیل کل	تفضیل [illegible]	تفویض	تقدیر
تقدیر	تقریب	تقریر	تقریض [illegible]	تقریظ [illegible]	تقسیم	تقصیر	تقطیع
تقلید	تقویت	تقویم	تقید	تک [illegible]	تکان	تکبر	تکبیر
تک [illegible]	تکرار	تکریم	تکفیر	تکل	تکلیف	تکمیں	تک و دو
تکھری [illegible]	تگاپو	تلاش	تلافی	تلاوت	تلبیس	تلہٹ	تلقین
تکی [illegible]	تلمیح	تلنگی [illegible]	تلوار	تلوار کی مالا	تلی بندی	تلی [illegible]	تلی طحال
دلی [illegible]	تلیا [illegible]	تلیتی [illegible]	تلمین	تمثیل	تمتماہٹ	تمرہندی	تمکنت
تمکین	تمنا	تمتہ	تمیز	تماری [illegible]	تماری [illegible]	تمتری [illegible]	تن تن [illegible]
تنتناہٹ	تنتنی [illegible]	تنسیخ	تنصیف	تنقیح	تنکی [illegible]	تنوین	تور [illegible]
تواریخ	تواضع	توبیخ	توپ	تو تو [illegible]	توجہ	توصیہ	تورہ [illegible]
تربنی [illegible]	توشک	توشیح	توصیف	توضیح	توقیر	توفیق	توقع
توقیر	تول [illegible]	تولید	توڑی	تونبی [illegible]	تونبی [illegible]	تونبڑ	ترس [illegible]
توہین	تہ بازاری [illegible]	تہاپ	تہاپا [illegible]	تہاپا [illegible]	تہاپا [illegible]	تھانگ [illegible]	تھانگ [illegible]
تھانگ [illegible]	تھنگ [illegible]	تھاگی [illegible]	تھاگی [illegible]	تھاگی [illegible]	تھاگی [illegible]	تھاہ [illegible]	تھاہ [illegible]
تھاہ [illegible]	تھاہ [illegible]	تھاہ [illegible]	تھاہ [illegible]	تھکاری [illegible]	تھکاری [illegible]	تھکاری [illegible]	تھکاری [illegible]
تھتی [illegible]	تیجی [illegible]	تہدید	تہکان	تکن	تبگلی [illegible]	تہمت	تھوک کا سبت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	تن [illegible]				

انتخاب از مفید الشعرای جلال لکھنوی

تاج [illegible]	تاخت	تاجیر	تاسیس	تابش	تاک [illegible]	تان	تادیب
تراش [illegible]	تاک [illegible]	ترکی زبان	ترشتہ	تران	[illegible]	تمنا	تراب [illegible]

تہ	سنگ دنت نے جھلک دکھلائی
تھاپ	لگی تھاپ طبلوں کی مردنگ کی
تھاہ	کشتی عشق ڈوبی جو حل تھاہ
تیج	ہالا اسروقاتل نے سو کرتیا
تھانہ	عرصے کہلوائی میں یہ ریس تیغ

مومن	منہ پھیر اک سرچی کی تہ سے آئی
میرحسن	صدا اوپچی ہوئے لگی چنگ کی
رند	دریا میں تھاہ بھی کہیں ابھرا تھی
صبا	سیام شب میں یہاں تیغ امتحان ہو گی
سلف	تھانا ک اک بات کی ، دو دو پہر کی

انتخاب از دریائی لطافت انشاء اللہ خان

تپش تریہ تیزک تراویح

انتخاب از لغات ہندوستانی دہلی

تنت چمک	تاپ	تمبو	تاب تمر	تاب	تاب پیچ	تث	تاب ورال
تارے عامات	تاشش	تاپتلی	تاناہتی	تاثیر	تاجدار	تاحت	تاحیر
تاریت	تارکشی	تاریخ	تافتان	تاک لیمپ	تاک جھانک	تاک	تاک لیتا
تاک جھانک	تاکید	ترکش	تمکری	تال	تالی	تالیف	تالیف قلوب
تال	تال کی جلد	تات	تامیث	تاول	تاویل	تاسید	تبارک
تجیر	تبدیل	ترمیم	تتلی	تعیت	تپ دق	تپ	تپ لرزہ
تپ لرزت	تپائی	تپشیا	تنیک	تحریر	ترسی	تتلی	ترکھو
[illegible]	تعقا	[illegible]	تنتیا	تلبیث	تحدید	تحریر	تحمیس
تحریر	تحت الثری	تحریر	تحریص	تحریک	تعسیم	تعقیل	تحقی
تحقیر	تحقیق	تحقیقات	تحلیل	تحویل	تخلخل	تخریب	تخصیص
تخفیف	تحویل	تنا ہرکس	تدریس	تذکیر	تراشی	تراش خراش	ترادمش
تراویح	ترتب	ترتیب	ترتیب	ترجیح	ترجیح	ترحیم	تردید
ترسیل	ترسیح	ترستانے	ترستا	ترستا جلہ	ترتیب	ترتیم	ترکیب
ترکھا جوار	ترکیبیں	ترشا	تڑخا	ترنابیٹ	ترکیب	تراہمی	ترک
تردید	تزئین	تس لس	تساگر	تسبیح	تسخیر	تسطیر	تسخیر
تسلیم	تسلیمات	تشخیص	تشدید	تشریح	تشریف	تزکیل	تشہیر
تقاسیم	تصحیح	تعقیل	تقدیر	تقریح	تقریب	تعصب	تصنیف

لفظ	مصرع اول	مصرع ثانی	شاعر
ترنگ	مے حسن کی کیا ہوئیں وہ ترنگیں	لوٹے رند نے سب اوتاری تمہارے	رند
تڑپ	گھورا وہ کہ بجلی کی تڑپ گرد ہی سی ہے	یہ گرم روی ہے کہ ہوا سرد ہوئی ہے	امیر مینائی
تشبیہ	دل عاشق کو مگر تاب کہاں ہوتی ہے	پردۂ شرم میں تصویر عیاں ہوتی ہے	آزاد
تعداد	سودا ہی حاسبان [illegible] ستا کہو آپ کا	تعداد جرم اہل معاصی غلط تھی	رشک
تکان	تکلیف نہ جانے کی اوٹھائی	نہ راہ کی کچھ تکان پائی	[illegible]
تکرار	ہکلانے کے صفات اکمل ہیں زبان سے	بھاتی ہے بات بات میں تکرار آپ کی	رشک
تک و دو	ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے	عاشق کو چاہیے کہ تک و دو لگی رہے	آصف الدولہ
تلاش	پھرے میں شرق و غرب سے تا جنوب و شمال	تلاش کی ہے صنم پہنچے چار سو تیری	آتش
تلچھٹ	ساقی کا دل ضرور مکدر ہے کچھ نہ کچھ	تلچھٹ ملی ہے ہمکو عنایت شراب کی	[illegible]
تلوار	اوس نے تلواریں لگائی ہیں مجھے ہنس ہنس کر	گل پژمردہ مری قبر پہ خنداں ہوگا	[illegible]
تمکین	تمکین جو اوسکی شوخ نگاہی میں رہ گئی	کچھ دیر میری دل کی تباہی میں لگ گئی	داغ
تماشا	آئینہ دیکھیے تماشا ہو جیسے دیوار کی	پتلیوں کے بدلے آنکھوں میں ہے صورت یار کی	ناسخ
تمیز	کسکو ہوئی کب تمیز اتنی	کون بی بی ہے کون ہے لونڈی	"
تنخواہ	حد سے گذری پستی طالع تو کیا سمجھا ہے یہ	آسمان نے گنج قارون پر مری تنخواہ کی	"
حوالہ تنخواہ	ملا جب در رحم داغ جنون گھبرا کے دل بولا	یہی کیا عشق کی سرکار میں تنخواہ ہوتی ہے	وزیر
وریہ تنخواہ	ای داغ اہل قلعہ کا لٹنا تو در کنار	تنخواہ بھی خزانۂ شاہی میں رہ گئی	داغ
توان	زبانِ تیغ نکلی روح لفظِ مرحبا کہکر	مرے قاتل توانِ دست و بازو ہو تو ایسی ہو	نسیم
توبہ	آئی بہار جنسِ ورع رائگاں ہوئی	توبہ مرید حضرت پیر مغاں ہوئی	اسیر
توبہ	آتا ہے رحم توبہ پر اپنی مجھے بہت	کمبخت یہ نہ حفظِ الٰہی میں رہ گئی	داغ
توپ	بلا سے شب ہجر ٹلتی نہیں ہے	قیامت تلک توپ چلتی نہیں ہے	[illegible]
تنک	پہلوؤں کی ہے جگہ ای رشک	تو تنک آرام کی نہیں ہے	رشک
توقع	عہد طفلی سے لگا ہے مجھے الفت کا روگ	مل گیا کسکو توقع تھی مرے ملنے کی	رند
توقع	وہاں جھوٹے وعدے پہ لب ہل گیا	توقع یہاں کسقدر ہو گئی	داغ
تہ	مرنے کو یہ خبر ہی ہے کہ برق جہاں تھی	اک تہ اوتر گئی تھی تمہارے نقاب کی	امیر

لسائل	کاہل	تسلسل	امثول	تعامل	مداخل	ماحاصل	تراخل
ترسول	مرادام	ستم	مراجم	تعلم	مسم	تظلم	مرم
ترحم	مرہم	ملازم	تراکم	مراحل	موراں	ماسال	تاکمان
کمس	مس	معس	رطل	لسش	لعس	مارہیا	تہو
مباکو	تالو	تدرو	تار	سراہ	سعہ	سنیہ	تعلقہ
ستمہ	سرہ	سارکہ	ماتمہ	ترجمہ			

حرف تاے قرشت کے
مونث

ت	ت تا سے ہر طرح سے مونث ہے		
تاب	لے تصویر میں صابوسے تو مرجائے وہ گل ہے سوا اس سے ہی تیری دا تو کی چمک جلوہ اس محبت کا صاحبو سب تاں اس ظلم کے تاک سے بھی کسکی ہے مگر تاکی طبیعت ناہم جو سلطر کی سیتی نظر مگر سکی ملے ہمکو سادا اس مسیحا کی محبت میں رہا نہ جرأت سخت الکلیب تابی شر پاروس برسی ہے	مرگ گل کو تاب سے ملسل تیری مقار کی تاب رکھا ہے در شعور الیسی کا مکر تاب کا ر نگر لگا کے تاب کا محکار کی رشک گیا اور سکا نشاں اک سے مجکی ہے ترا ولٹی سبیہی تامس کا کیا ایچ ہی میں ہے ایسی تاک ساسا ور لگی ہوئی سے جو پیر کا ہے تب روٹ آئی قبل شر ذلتاں ہے کر تابی سے	ناسخ ظفر ناسخ آغا مراث داغ مرزا جو ہرس
تحقیقات	او سوقت اہل محلہ ملے قاتل کی تحقیقات کی لاش داکر کے ماس ہمدی		
تمارو ترت ترکیب ترکس	نکلے ہیں ترا سا نشک مری دعوا الحمد کیا مستی ہے سکی اور رحمت سکی پر جواو ستاد کا رہیں تر بھی بہر شکیں جو مکتا ہماں ہے	متاع درد تلے کی ہزار وہ ہو ہر الیسی ہے ہے یہی ترت معر ناسخ سعفد کی ہو ہمنی ترکیب ساتکے اوسکی ساحر وکی دو در طی	ظاہر نسیم داغ نسیم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تاتول [illegible]	[illegible]	تمنائے [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تمکنت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تحمل [illegible]	تحمل [illegible]	تحمل [illegible]	[illegible]	تحمل [illegible]	[illegible]	تمکلے	[illegible]	تمن
تمثال [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تہرک	[illegible]
[illegible]	[illegible]	تمور [illegible]	تعلل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	تیجا	تیج [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تیراک	[illegible]
تلی	تلی [illegible]	تمدوا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تنہا [illegible]	

انتخاب از مفید الشعرای جلال لکھنوی

تاخت تاراج	تیزاب	آوران	ترلستان	تماشا	تا با	تمغا	تمنا
تہوا	تپا [illegible]	ترولیا	تجارب	ترتیب	تشرب	تشرب	تیزبات
تفاوت	تمت	تشبث	تعرج	تبہیج	تمرنج	تمساج	تاریخ
تشدد	تہدید	تقید	تہدید	تخمیزد	تاریرید	تہوید	تیتر
تیور	تکبر	تمدر	تغیر	تقشر	تواتر	تفاخر	تفاعل
تبشر	تہمار	تقاسیر	تبار	تمور	تہیز	تزر	تموز
تبریز	ترس [illegible]	آتمدس	تنفس	ترس	ترکش	تعبش	توحش
تن و ترش	تاش [illegible]	تفحص	تقاص [illegible]	تورش	تارض	تسابط	توسط
تلفظ	تیقظ	تراجع	ترجیع	تف	تعرف	تصرف	توقف
تتاعف	تاسف	تلطف	ترف	تخالف	تعارف	تکاسف	تخالف
تدلق	تملق	تشوق	تصدق	تفرق	تراق	تطابق	تلاحق
تریاق	تپاک	تارک	تپاک	تبرک	تسک	تہتک	تزک
تک	تنک	تنک	تگ کرد	تعال	تل	تعمل	تامل
تیوتھاں	[illegible]	تغل	توسل	تجمل	تکمل	ترل	تزلزل

تاربرقی | تار برقی اسکندریہ اور سویز کے بیچ میں لگا ہے کہ ہر گھنٹہ کو اوس میں خبر کا کام جاری رہے | طلسم

تار نظر	دیکھا اوسے جب بہ نیت الصاف ایک	حاکی مگر ایک تار نظر کا لطف آیا
تاک	اسکو تاکتا تھا تیر سے سنگ کی طرح سے تاکیں	مداحت کی تعیت ہو سکتے میں ملک ہیں
تال	راحت کے لئے رنج جدا لئے کیا پیدا	سدا ال ملا لیا ہے سمان ایک ہی سر کا
تالاب	بے سر و سکار ام سایں الطاف تمام	حصر پر رہتے ہیں اور تالاب تار کی
تالو	سینہ سے دونوں ہاتھ کمائی میں کھول کر	مسعود ہو سکتے میں سالکوں تالو کھلتا ہے
تاپال	جب سادیا ہے حال البتہ اسکندر کیا	سلطنت سی لکھے میں ہمکو تاپال کرکے

تاو | یہ مسئلے آئے سبب ماو کیا مرحوم کو تاو دیا ہے | طلسم

تبر	تعبیر کا کچھ پتہ چلے گر بوہ دشمن ایسا	حرب دستی کو شمر ہی سے تبر لکھا ہے
ترکاش	سرخ میں ہیں ابھی ہر بادہ کا	لا و ترکاش رسالت پناہ کا
تاکے	طلایہ علم حرمت ہے سیاہ ہوا	جگر کے ٹکڑے کئے اور تو سیہ ہوا
تسع	کہ ماری وکر لئے بر ما ہی سود کا جواب	دل طبع کرتے ہیں تاسع برا اس سعدی کا
تسوح	حسے تسخیر ایں بر سر گردیا دشت کبھی میں	نبق نام دار مری آتے گرد لشکر کا
تحشش	تحشش دیکھے تیس سپاہی اوسکی چشم جادو کا	شکار ہی مرتوں کرتے میں جیا آئے مرکا
تحکل	دربار میں حضور کبھی ہو کی ہی صبا	ملبوس زرفشاں جیسے ہلالی نور کا
تحت	ہیں امرتہ عطرطلوع حسن ہی جاناں کا	عیاں ہے کہ وہ پرتو سلطنت کا
تحت روان	تسبیح سلماں کا عبادہ شما	ایک جو تحت رواں ہلکے ٹوا
تحتگاہ	امید ہے بادشاہ اوسکا	آتش ہے تحت گاہ اوسکا
تخلص	شاعر اوس حال کیا تخلص ہر نہیں	درنہ ہر مرتے ہیں یہ تخلص ہی ملتا
تحصیص	دوتین میں تو اثر حال کیا مگر	لطا و سے علاج ہے تم سیسی علاج
تدارک	تعجب والوہ ما صبح تدارک کبھی کیا ہم کا	وہی بات کا تیر اپنا قتل جمکا
تردد	کم حقیقت کے لئے پرسش کبھی ہو کی میں	کرو ان استغفار کر ہا ہو تردد کا
مرد وہ بحر	نکو سعید ایک سو ال طرف کر دوں	تردد ما در کس بدو کی مشوی کا
ترشح	سیاہ سکے ہے سکتی کر حالے کی کس میں	یہ حسینے کمر دیا ہے ترشح تر مسکا

Marginal words, left margin, top to bottom: معما، ارشک، آتش، اختر، ظفر، سر ابر، دیگر، طلسم، تاسع، سر امین، تاسع، اسیر، سر، ملزم، تاسع، کارہیم، اسیر، دور، سر، اسم ترک، تاتیح، دوبالا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	بیچال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

انتخاب از مفید الشعرا جلال لکھنوی

یوجا	بیب	اتیت	بھیت	پڑھنت	پرٹ	بھوت	ترٹ
[illegible]	نامیٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بیچ	[illegible]
چند	بسند	[illegible]	[illegible]	[illegible]	باگھر	[illegible]	[illegible]
بیوپار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	جبانر	[illegible]	[illegible]	بانس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بیک	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	نگاہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بستی	[illegible]	[illegible]

[illegible]

حرف تا — قرشت

تابدان	ہماری دلمیں ہے یوں او سکے تیر کا روزن	اندھیرے گھر میں ہے جسطرح تابدان ہوتا	ظفر
تابوت	کہہ کہہ کے رو دینگے یہ سب آشنا مجھے	تابوت ہے یہ مومن خوش اعتقاد کا	اسیر
تاج	ہوا شاہ دواوین نام بسم اللہ سے دیوان کا	سر دیوان یہ ہے الحمد یہ تاج قرآن کا	وزیر
تار	کیا فرشتے دیکھ نوشتی آئی میں میرا جسم زار	اور اک تار کفن زیر کفن ملجائیگا	اسیر
تاس	[illegible]	تار رونے کا جو ہم نے لب جیحون باندھا	اسیر

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سواتی [illegible]	پتھری	بسی ہاری	مسلی [illegible]	ٹرانی [illegible]	ٹاٹا [illegible]	ٹاہاش [illegible]	ٹاہی کالی
[illegible]	پتلی [illegible]	پاس [illegible]	پھول [illegible]	[illegible]	پھوڑ [illegible]	[illegible]	پھلسو [illegible]
بتی	بتی [illegible]	بتی [illegible]	بتی [illegible]	بتی [illegible]	بتی [illegible]	بتی [illegible]	بتی [illegible]
بتی [illegible]	بتی [illegible]	بتی [illegible]	بتی [illegible]	[illegible]	بچھر [illegible]	پھاوڑ	پھلیاں [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	بیڑی	بیدی	[illegible]	برابھا [illegible]	[illegible]
برناسے	[illegible]	برچ [illegible]	برچھا [illegible]	برچکیا [illegible]	برماش	پرداخت	پردار
پرستش	پرستگاہ	پرسش	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پرلوٹ	پرلومت
[illegible]	پروا	پرورس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پرھت	پرچا	[illegible]	[illegible]	پسترلہ
پسلی	پشت	پشپ تاہ	پستہ [illegible]	پشت [illegible]	پشم	پکار [illegible]	پکار [illegible]
پکار [illegible]	پکڑ [illegible]	پکڑ [illegible]	پکڑ [illegible]	پکڑ [illegible]	پکڑ [illegible]	پکوڑی [illegible]	پگاہ [illegible]
پگیا [illegible]	پل [illegible]	پلپلاہٹ	پلک [illegible]	پلول [illegible]	پیچ آب	پیچ توت	پیچی [illegible]
پچاس	[illegible]	پلہ	[illegible]	پلس	پلسولی	[illegible]	پلکھیا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	پو [illegible]	پو [illegible]	پرمارہ	پرال	پرال [illegible]	[illegible]	[illegible]
پوس [illegible]	پوتی	پوٹ [illegible]	[illegible]	پوشاک [illegible]	[illegible]	پوچا	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	پوشش	پون [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پوچھ [illegible]	پوچھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پپوار	پیال [illegible]	پیال [illegible]
پھاند [illegible]	پھانک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پھنکار	پھنکار [illegible]	[illegible]
پھر [illegible]	پھر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پھرک	پھرکی
پھری [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پھسلن	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

از دریای لطافت انشا

انتخاب از لغات ہندوستانی دہلی

بابوسی	باتاں	باتر میچ	بادامی	بارچی	بار ...	...	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حرف بائی فارسی — مونثات

پ — یہ حرف پ یا پا یا پے ہر طرح سے موث ہے

لغات	مصرع اول	مصرع ثانی	اسم شاعر
پاپوش	جاں جائیگی اونکی جائے گی	سیری پاپوش بنی تو اسکے گی	بحر
پارسل	پارسل وہ جوکہ ہر دم ملی جاتی ہے	سر تھا والوں کو بھو سچال سارک ہے	اودھ پنچ
پارب	کیوں مانگ سے پاؤں او کمیں دم جام	پارب یہ موج مکھ رلف سیاہ کی ہے	برق
پیچ	کرے معشوق کسی سے تو دعا ایسی کر	پیچ کرے ماں کی عاشق تو بلا ایسی کری	سرور
پچھاڑ	ماک پر اک پچھاڑ میں کیا پا تھا	کوئی سر پا لب پہ لاتا تھا	بحر
پیچ	الٹ شمار کسد گان کی تری پیچ لگی ہوئی تھی		
پرچھائیں	تری پرچھائیں وہ ہمیشہ جہاں ہوتی ہے	چشم خورشید بھی جسکو نگران ہوتی ہے	اودھ پنچ / برق
پرچھائیں	اور پری ہے تری دیوانی سے عالم کو نظر	بھاگ گئے پھر لے میں پرچھائیں سے ہوائی کی	رند
پرستار	کبھی لیلیٰ کبھی شیریں کبھی عذرا سمجھی	تری خدمت میں ہے ہر روز پرستاری	ناسخ
پروا	تھاں وہ حور میں مری جو سا کو ملادیں	پروا نہیں جہاں میں کسی دو غلام کی	آتش
پرواز	دی صدا گرمال و پر تو شل مرغ پر بال	ماں سے ہم پرواز ما ما یکو سیدھی کیک	ظہیر
پرنا	ہے مناسب انتہا مد سر کی	کھینچئے پر بار دواں اکسر کی	امیر
پستان	ہوا آج ثابت سر کل طور ہے	کہ پستان قامت ثمر ہو گئی	رعنا
پسند	اسلئے اوس سے طبیعت ہوئی سیدھی	کہ پسند او کی ہیں وہ جو پسندیدہ ہے	ظہیر
پشواز	پشواز کنار حوس او تاری	شب کی پوشاک بیتی ساری	مظفر اسیر
پگڈنڈی	پگڈنڈی سے جوان اجل اول سے چاہی	کرتی ہیں کھلماں بھی ہر سو نگاری	سر ایس
پکھاوج	اوسے جو پکھاوج اوسکو دو ماں	کیفیت اتفاق سے دی	مظفر ادہم
پلک	جب سر آئی اشک پلکیں موج در یا ہو گئیں	پھر اوس معشوق کی انگشت بدندان ہو	نیر
پلٹن	کیا میں آئی ہمی پھونی تر کا تم التیں	عزیز ہو تو شمہ گرد سیاہ ہو	مدبر
پورٹ	۱۲ کی کورٹ میں انصاف کی دو نکلا		
پیشانی	کیسے تھے آنکے گر جا طاسے ماتم ابرکرم		اودھ پنچ

انتخاب از منیر الشعرای جلال لکھنوی

یارا	بالا	تیتا	رہتا	پیرا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پیریت	نشت	نیکمت	[illegible]	پرست	پیرشت	[illegible]	[illegible]
بہار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پاانداز	[illegible]	[illegible]	پابوس
[illegible]	پاپس	پس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	پرتگال	پیال	[illegible]	پیشل	پستول	[illegible]	[illegible]
پالان	پایان	پریشان	[illegible]	پیران	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پائین	پروین	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پاو	[illegible]	[illegible]

نشست ماں	سنارہ	گنبد	نشی پاں	سمندر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نکاچھا	نکا [illegible]	[illegible]	[illegible]	نکواں	[illegible]	[illegible]	کمال
کمال [illegible]	کچھراج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	بلاچھ	بلا [illegible]	بلا [illegible]	بلا [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ساوے
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ساہ کاہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

الفاظ ۲۴۶

پتاکا	پتاک	پتارا	پتاتھا	پتا	پتا	پتاسنگ
پچاری	پچوا	پچھم			پترا	پتاو
پلپل	پہیتا	پہی وار	پہی وال		پیدان	پرچھا
پچاما	پچاو	پچاسا	پچارا	پچارا	پچاری	پلپلا
پچھواڑا	پچھنا	پچھم	پچھان	پچھترا	پچلونا	پچکلیان
پڑ تھم	پڑ تھاس	پڑ	پڑ	پچھتا	پرچیت	پچپت
پداری	پڈا	پڑ ضلع	پڑ	پڑ	پڑ	پڑ
پرپراچیا	پراصف	پرا	پران	پرادم	پادر	پدارتھ
پرب تھل	پرب	پراکرت	پراکی	پران	پران	پراتھا
پرچھو	پرچاو	پرچلو	پرچاو	پرب	پربل	پرب
پرتو	پرتلا	پرتاب	پرتاب	پرتاب	پرگت	پرت
پرچا	پرجاپت	پرجاپت	پرجاپت	پرجاپت	پرجاپت	پرجاپت
پرچا	پرچا	پرچہ	پرچونیا	پرچون	پرچار	پرچا
پرزہ	پردیسی	پردیس	پردہ	پردوش	پردادا	پرچھاوان
پرسنگ	پرسنگ	پرسرام	پرستھان	پرستان	پرشاد	پرسہ
پرکھ	پرکالہ	پرکار	پرکاش	پرشہر	پرش	پرسوت
پرنام	پرنالہ	پرطو	پرمل	پرم	پرلوک	پرگنہ
پروردگار	پروتا	پروایا	پروانہ	پروانجات	پروار	پرند
پرہیز	پرہ	پرہ	پرہ	پروین	پروہت	پروت
پریس	پریت	پریت	پریت	پریت	پرداد	پری
پریم	پرکھار	پرکھار	پرکھا	پرلیسند	پرلیسند	پرلیسند
پروس	پرنا	پرنا	پڑاو	پڑاقا	پڑاو	پڑا
پسائی	پساو	پس	پس انداز	پس وپیش	پراوہ	پرا
پساج	پسنو	پسینا	پستو	پسند	پسر	پسند

الفاظ			ماخذ
ساور	ہلو اسکے میلے میں پشاور نہی عطا ہوگا ومدیدہ عدہ روا ہوگا		
کمادوی	رقص یوسکا اگرچہ جو سنا تھا	سکت کا کہا جی تھوکا تھا	طلسم لکھنو
...	یار اور ترکی جب دریائی روانی سی مگر	صحرا جلا دیکھ آہنی بلی ہر گیا	گلزار نسیم
...	پھر حشت کیسے جانوروں کا بیٹر ...	حسکی ہی تھا ...	سراسر
...	ہے مکان گود ملک سونے کا	کنارہ رکا ملک سونے کا	ناسخ
بید	فسانہ عجائب میں تذکرہ لکھا ہے دیکھو صفحہ ۱۵۵ مختلف ہے		سرور
بیدار	سر کسی کرتا ہے کیا کیا یہی ہستی پر قضا	دیکھا اکدم میں یہ بیدار کیا تھا کیا	ظفر
بیداری	کچھ عجب حال مرے جی کا ہے	دیکھو بیدا انہی سے پھیکا ہے	سارثتی
...	کون کہتا ہے میں گرمی عشق میں ...	ملا آتا تھا چیدہ شہر سے ...	اسیر
لوٹ	لوٹ سکے لیٹ حرفوں سکے مدے رکھے ہوتے ہیں		اور وچیچ
بھانک	شان حق الفقر کی تطلع وہ مہر دران کا	جیسے بسم اللہ بھانک ہوا قرآن کا	حالصاً
بہار	ہے بھان دوسرے کنارے سے	گہر اور ہر جی بہار چاندی کے	ناسخ
بھانک	ہر وقت وہ راگ جو شش آیا	لے فصل وہ بھانک ہر شی آیا	طلسم
سیہرہ	غمناک کی تیری جس چھوڑ تھا سر پر	جس جگہ منبہ گنا کاٹ دی آخر	امانت
بھل	عمارہ ہو کر چشم مردم جن کل بانا	بھال تھا کسادی کو لگا کر ہم سلیانا	آتش
بھل جائے	وصف کس نسبت سے کروں ...	بیل سے ہلکا ہی بیل حال ترکی تلوار کا	امیر
بھل تُو	جس مار تھانی ہوگا اور محبت کے اثر	شل میرسعد کو کہے جن تجلی ملک کا	اسیر
بہلو تپد	ہو گیا دشمن دیس تو سر کو اٹھا کے جانا	داغ حسرت سے گرم کر تم بیلو ہو گیا	
بہلو سے	دوسرے کو جو لوکر کہ اٹھا جیسا	سہ لو درد کا تکیہ نہ تو درد کا بیلو	ناسخ
سلو سایا	سرہ حلالا کہ منار کی سرور لی سے	سرمغ منزل سے نکالا کر کا بیلو	آتش
بہلو شہر	کیا سنگ عجز حلال کا جگر کا بیلو	رحم جیلو کو مبارک ہو گا بیلو	
بہلو نشہ	کروں اگر نقش نام جیحان کیسا ...	نام غالب ...	مد
سلو نہی	ہم سے کچھ آنکھ ملانے ہی کیا بیلو بھی	... رکھو کر ...	اسیر
...	اٹھیا کا عشق جب کسو کیا کا کیا ...	گل سوسن لطف آیا ...	ارشد

الفاظ	مصرع	مصرع	شاعر
پاس	پاس کبھی تو کیجیے اپنے ضعیف و زار کا	سرو کو پاس سایہ ہے گل کو ہے پاس خار کا	رشک
پاپوش	کوستا تھا رو بھی تو ہزار آنکھوں سے بہتر	ہر پاپوش اوس کی ہمسر رہے سر شمار رہتا	سالک
پاپیچ	کاش آئے آئین جو شوخ نازکی پاپیچ	قاصد سے یہ ادا ہے پیغام نہ ہوگا	مومن
پاسنگ	اسکو ہم ہلکے گنے حسن میں طفل ہر	سمجھے اے دوست کو جو پاسنگ ترازو اپنا	اسیر
پان	مرے قتل کا تو نے بیڑا اٹھایا	مرے لہو کا پان کھایا تو ہوتا	بحر
پان	[illegible] گال ایک گلوری کیسی	ایسے جھینگے تو نہیں کھائے بھی چکنے پان	سحر
پانی	رو رو کے میں دل میں جالی کیا ہے نور	پانی ابھی سما سے کہاں تا سر بھرا	آتش
پانی	حسن میں تو جو [illegible] مردہ ہے [illegible]	مگر تجھ میں پانی اے گل شاداب مرتا ہے	ظفر
پانی	تشنہ شوق شہادت ہوں اے ستمگر	مجھکو پانی چاہیے قاتل تری شمشیر کا	آباد
پانی	جا سکا پھر مری گد جو وہ جانی آیا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا	اسیر
پانی	یاد اوس رنگ طلائی کی ہے صحرا میں ضرور	چاہیے گنبد آہو کو سنہرا پانی	ایضاً
پاؤں	لو بر ساقی ہے زلفوں کی گھٹا چھائی ہے	پاؤں اوس کوچہ میں پھسلیگا مقرر اپنا	بحر
پایاں	انتہا یو ہمیں نہیں ہے میری طول صبر کو	جسطرح پایاں نہیں قاتل تری بیداد کا	آباد
پپیہا	بلبل مردن بھی ہیں رستان ہو نالان انکے ہاتو	بجاتے ہیں پپیہا اچھوں لڑکے مری گل کا	وزیر
پتنگ	حرص و ہوا سے ہوتا ہے برباد آدمی	لو کلسیر اتنی پتنگ اڑا ایک تار کا	اسیر
پتنگ	مجھسے لڑاتے دیدہ و دانستہ آنکھ تم	اغیار سے پتنگ لڑائے تو کیا ہوا	رشک
پتھر	وہ جو آیا تھا تجھے کو [illegible]	پتھر اپنی قبر کا روضے کی جالی ہوگیا	بحر
پٹ	جو شوخ تری مجنون نے بستہ سر سودا	ہے تری دل کی طرح پٹ تری در کا مضبوط	ظفر
پر	[illegible] نشانہ ہوا میں لے لئے	ہر پر ہے ستہپر ملک الموت تیر کا	ناسخ
پرتو	[illegible] قد نازنین یار کا	آفتاب حشر پرتو ہے جبین یار کا	رشک
پرچم	[illegible] فوج کا جھنڈا	اوڑتا ہوا آتا ہے پھریرا وہ علم کا	اوج لکھنوی
[illegible]	[illegible] گلگون کا	ہے جو سرو سر جانوان تری قد موزون کا	آتش
[illegible]	[illegible] دور	پھر سنہری وہ ہوا ہے جو بہار نے کیا	[illegible]

تری عارض کا قرآن کیا سا کوئی کلمہ کا
جو قصے کا ترے احکام ہے شرع
ہوا ہے عشق بارہ ابتدای آہ ہوئی ہے
حسنت نصیب ہم سا گنہگار کون ہے
موسم عیش کو دنیا میں بس کچھ نفع
آوارہ کیون ہوا ہے ہوس بین بین سرحی
دہوندھتا ہے وہ پری بال بہر ذالر کی دوا
کہلاتی ہے لگا کر گمان کیا بیل رہو گے
کساتات اور موالی کے قدم کے نشان کی
موسی کا طرح جیسا یہ سنگ کا ہے سے
اے عاقلو یا سد حساب ایک نفس بھی
مضطرب ہو کر جو مارا ہم نے سر دیوار سے
صیاد جو کچھ تھی جب گزرا ای
سرکش دنیا سے ہر لے شہ و رب راہ
تکسں بین صیام جس آن لو عاب کی
سوجھی نہ تمکو نشہ می کی ترنگ میں
دم بہر میں قصص تماشا ہیں ہوا دگرو کی
محرمکا عطر ای گل تر ہمکو لگا دے
ہے مقولا ملاحدہ کا ہی
ہر عمل میں نظر رہی یار کی تعریف کی
پڑتی ہے دہوپ تمہکی لو تیز علی ہے
عوں بسند بھی جیادوں ہے سر زیر کی
او بیکال ہر رہ گرد کی ہر بھرن دم کی
تا ہر حسن کعبکے ملالی ہے قافلے

الله
بسم الله
بسم الله
بسم الله
لعل
لعا
مرسیا
لا
ندوعل
سیا
ندیشا
صیاد
حقیقت
صیاد
صیاد جو
برکی
لو
لوبد
لیجل
لوجہاں
لوہاس
لود
لوسمان
ساب
معار
تعول
تھیر

بہووں کے سروں پہلے ہی بسم الله کر کی
وہ بسم الله ہے یاں داستاں کی
مبارک طفل وال کی آج بسم الله ہوتی
آغوش حور سے بیل لیے مرار کی
کم ہے ماں سبق کی جہت تعاسا کی
جسطرح الله سبق بھلی ہی مرتبا ملاد کی
آج کل سر پہ طبلوں کے بلا آئی ہے
تری سبق قاتل جو تکبیر ادا کی ہے
قائم بنا اہل سے ہے صوم و صلوات کی
تہا کردے یہ سدش اور دستا دعا کی
ہٹ جاوگے تم کو بس بیاد ہماری
اے ظفر صیاد تک نہی باقی کو کسی بل کی نہی
تب حو دو وہ کہلا ر مہری آ ئی
پہولوں نور سے کے لوہ رہا آئی ہے
شعبان میں ضرور ہے کثرت سرکی
عاصی کے سر سے توڑ کے لو بل شہر کی
تہی سینہ کیطرح حاک یہ پرجادر کی
لو باس بچے ہمارا کہا عمس کی
لے مدبر ہے لود عالم کی
شبل سعدی لو بستان ہم بی کی بعیلا
لود گرم گرم ساب زمین سے نکلتی ہے
عمک سار ہے اس ساجد ہوا کی
لپٹ جیبدہ فلک بسر گئی
لو سعی گرا لو بھڑک جاوہ ہر گئی

ظفر
سالک
دبیر
اسیر
صبا
ناسخ
سحر
اسیر
مراثیہ
نسیم
ظفر
ظفر
نظر انسیم
سحر
ناسخ
ر
بیر دبیر
رشک
شرح
اسیر
دبیر
ناسخ
رشک
نسیم

حرف بائے ابجد مونثات

ب — یہ حرف ہر طرح سے مونث بولا جائیگا۔ ب + با + بے

لفظ	مصرع اول	مصرع ثانی	شاعر
بات	کسی نے اگر بات کی بات کی	یہ دن کی جو پوچھی کہی رات کی	میر حسن
باچھہ	باچھیں کھلی جاتی ہیں محمد کے وصی کی	شادی ہی علمدار حسین ابن علی کی	دبیر
بار	روز و شب خورشید و مہ رہتی ہیں جگر پر بار لیے	بار بجہ تک غیرت شمس و قمر ملتی نہیں	رند
بارنگ	شہید عشق ہوں کس کے دہان تنگ کا میں	بجا ہے سبزہ لحد پر جو بارتنگ لگی	اسیر
باڑ	پیار سے جبر کی کبھی دیتے رہے ہو عفو	ای ظفر یہ گا ہیونگی باڑ سی جھڑتی ہی	ظفر
باڑھ	ہجر میں منہ سے لگاتے ہی ہوا صدمہ مجھے	ہیں سب فنجان مجھے یا باڑھ ہی تلوار کی	ناسخ
باگ	اس حرف نے اک آگ کلیجوں میں لگائی	شبروں نے پری پیکروں کی باگ اوٹھا لی	دبیر
بانگ	کاروان عیش ابھی باہی ہمرہ شہابی علتر	بانگ مرغان شجر بانگ درا ہونے لگی	رشک
باد	صحن میں غیرت فردوس بہاری ہے اپنی	ہمنفس باغ میں تھی باد بہاری اپنی	برق
بحث	میں الجھتا ہوں جو ناصح تو کہتا ہے خرد مند	بحث جاہل سے خبردار نہیں اچھی ہے	اسیر
بیخ	یہ تخیل میں تنا گستری ہیں اوسکی مدام	بیخ برگشت کریں مرغ سبزوار تمام	میر
بحر	ہماری چشم تر میں تلملیاں کہتی ہیں گولی	نئی گور رونکی اس تنگا میں بھی بحر آئی ہے	سحر
براءت	کبھی بہاری کی نہ شاہی ہنوا نج کا بحر	عروسے نکلے نہ مرے گھر میں براتیں آئیں	اسیر
برف	ہو کے پانی جو برف بہتی ہے	چشمہ و نہر میں وہ جاری ہے	ناسخ

برآورد — پادشاہی جبہ داروں کی درخواست سے تنخواہ کی برآورد تیار ہوئی باغیں کہ بس صاحب نے تقسیم کی — طلسم لکھنؤ

برآمد — صاحبزادوں کی آمدنی اونکے لانے کو گئے ہیں بعض تعلقوں سے فصل کی برآمد نہیں ہوئی کہ — //

لفظ	مصرع اول	مصرع ثانی	شاعر
برق	ایسا ہی ہوں میں برق اہل ایام سے بندا	گرتی ہے اگر برق جلاتی ہیں مجھکو	اسیر
برش	نگین رحم دلبر نہ کیوں تیری برچھی	وہ ہے برش تیغ کہ نہیں سیدی	ظفر
بد دعا	بر جا سکا کہیں کسی عاشق کا کوسنا	مرجاؤگے جوان اگر بد دعا لگی	رشک
بزم	ہم رند ہیں بزم اپنی کس رات	پیے جام و مے جو تمکنت ہی ہے	//
بساط	کوہ گراں او ٹھا ہی ہنسے العزت ہیں کا ہے	سچ ہے کیا بساط بھلا کوہکن کی	برق
بط	موسم گل کی ہوا نے کیئے ساقی بیکار	لطف ہے اور کے لب مست کو بط آئی مجھے	آتش

نعت	ثبت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ہیت	کرمی
لیکن	ونیت	سیلفت	باچھک	باغ [illegible]	بیخ بلیہ	برغ	سروج
[illegible]	بیچ	تلج	[illegible]	ملاو	بکد	[illegible]	شد
[illegible]	لعب	لچھلو	بید	بریدی	اپیڈ	بھید	تر
بہادر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نیشر	تعبیر	برحسب	بشیر
جھبیر	[illegible]	ببتیر	پیرا	سکابر	تاتار	سجار	نکھار
پوچھار	سربر	نگار	بھیڑ	بہتر	بیڑ	ماگرا	سرار
بار	[illegible]	بیاڑ	مرفد	بیاس	سارس	پاس	لس
برس	[illegible]	ابرگس	بھیس	بھیس	نویس	[illegible]	لمس
بالش	[illegible]	[illegible]	سط	بلع	برغ	باغ	[illegible]
ملبق	براق	باڑق	باک	کھاک	مالک	[illegible]	بھاک
بھاگ	بیرنگ	باورنگ	بحرک	مروگ	کھوک	ٹیک	مال
برگال	مال	بہنکال	سربال	تل	ٹی	کھل	سوڈل
باول	بکل	سنگلات	بابل	باطل	بسل	رل	ساکل
برل	کھل	بگل	مل	مام	مادام	برسام	مرام
بنام	بیام	طارام	لیم	کھرم	تلم	بہام	سرشم
لوام	[illegible]	بیان	لطلان	ہمراں	بادبان	بوستان	بیابان
جہان	نادرگان	نانیان	[illegible]	بان	نکھان	علان	سکان
باسن	جتیس	مسلحنی	بالس	راہن	سرگن	سیسوں	بانہ
باطن	سندس	[illegible]	سنگس	ہلس	برتن	بس	سمیں
سنس	سندوس	[illegible]	میں	مارے	سالو	کھامہ	سکاو
شاہ	سہراو	[illegible]	بیاہ	مبارکہ	توجہہ		

بھلاوان	بہلم	بہلیا	بہنات	بہناپا	بھنساس	بھنڈ	بھنڈا
بھنڈار	بھنڈرا	بھنڈاری	بھنڈی دوجانہ	بھنگا	بھنڈرا	بھنگر	بھنگی
بھنالٹر	بھنگیر طرخانہ	بھنور	بھنور جال	بھنولی	بھنوت	بھبھوت	بھینٹ
بھوج	بھوج پتر	بھوجن	بھوتل	بھوڑا	بھوسا	بھوک	بھرگ بلاس
بھوگی	بھول	بھولا بھالا	بھولا پن	بھولا چھپا	بھولانانہ	بھون	بھیرو
بھونچال	بھونرا	بھبھی	بھیجے	بھی کہانہ	بھیتا	بھیسا بکر	بھیجا
بھید	بھیدی	بھیڑن	بھیر بھڑکا	بھیڑا	بھیریا	بھینس	بھیلانہ
بھیلسا	بھیلیا	بھینسا	بھینسا واد	بھینسا گوئل	بیاہ	بیابان	بیاج
بیاوہ	بیارن	بیالو	بیان	بیان عربی	بیاہ	بیوپار	بیوپاری
بیت الحزن	بیت الصنم	بیت الال	بیت المقدس	بیتال	بیٹا	بیٹا بیٹی	بیٹھن
بیج تخم	بیچا	بیچک	بیچا	بیچ میدان	بیچا	بیچا	بیچ بچاؤ
بیچ بچو	بید	بید	بید مشک	بید انجیر	بید انجی	بیر	بیربہوٹی
بیر گارشتہ	بیرا	بیرا	بیراگ	بیراگا بخت	بیراگی	بیرن	بیروزہ
بیرونجات	بیری	بیڑا	بیڑا	بیسا	بیساکھ	بیسن	بیشہ
بیضہ	بیطار	بیعانہ	بیعانہ	بیگندھ	بیگ	بیگ	بیگار
بیگاری	بیکھ	بیل	بیل شاخ	بیل بوٹہ	بیل بٹر	بیلا	بیلا
بیلا	بیلا	بیلا	بیلانہ	بیلچہ	بیلدار	بیلن	بیلہ
بیلی	بیم خوف	بیمہ	بین ویسا	بین	بینا	بینا	بینا
بیچ	بیندا	بینگ	بینگن	بینی باک	بینی کوہ	بیوڑا	بیوپشہ
بیوگ	بیوست	بیوپار	بیہودہ گوئی				

انتخاب از مفید الشعرا می جلال لکھنوی

باد پا	بلوری	بتاسا	بیڑا	باجہ	بہلا	برا	باد پا
بہیر پا	بخارات	برکات	بخت	بند و بست	بہشت	بانت	بیت

العاطل [illegible] ماءالحدق

[illegible]

بالجہان [illegible]

مالم کبرا [illegible]

ماوا [illegible] ماولا

[illegible]

دونا تک بہولا ہے تو آیا ہے	بہو ز
سنا تہ ویرانہ یا قیس نے بہی وحشت میں	بیابان
ثابت ہیں لوچ لوچ کی تشبیر میں اور ایبان	بیان
کیا ہوا جل دور ہو سجہسے ہو گئے	بیاہ
سجتے بہتی مجہے والد کے دم کا سہارا ہے	الماز
سنا ہے غیرت نوشابہ ہے وہ حسن وخوبی میں	بہیں
آنے سے تیرے رنج مبدل ہوا بہ عیش	بیت الحزن
جب کچہ آفت درختون کو پہونچے	بیج
سرو پر سایہ برا بیرادہ سو زمین ہو گیا	بید

لالہ کو وہ رنگ لایا ہے	قلق
حضرت خضر سے بہی طے یہ بیابان نہوا	برق
کس منہ سے میں بیان کرون چند بند کا	
اور یہی جا بیاہ سیرا ہو گیا	جانفشاں
مثل ہے مول سے لی جان ہو تا بیاز ہے	
جلون مثل سکندر میں بدل کر بہیس جسد کا	اسیر
دار السرور اب مرا بیت الحزن ہوا	جوش
بیج بوئیں زمین میں او سکے	ناسخ
ابرے سایہ کے اثر سے بید مجنون ہو گیا	سید وجد جلال

لغات ہندوستانی دہلی - اور مفید الشعرا لکھنو میں مذکر لکھا ہے -

جو دل کا حال ہے فر فر بیان کرتی ہے	بیر
عاشق کبہی بنتی ہو کبہی بنتی ہو معشوق	بہروپ
نامے کا میرے بے سر و پا لکہہ یا جواب	بیعق
فرہاد سر کو پہوڑ کے تیشہ سے مر گیا	بیستون
ہوں شب وصل اسقدر بیخود	بیم
پہر روضہ نبی کی طرف کو گئے بیتین	بیتیں

یہ بیر لیتی ہے مجہسے مری زبان کیک کا	رند
بہروپ ہر اک رنگ میں لاتی ہے نیا فلک	صبا
نہ مہر کی نہ سیعق مرے یار نے کیا	اسیر
شیرین نے نا پسند مگر بیستون کیا	آتش
بیم مرگ سحر نہیں آتا	سالک
بانا تمہیں صحیح میں کیونکر برا ہی چین	دبیر

انتخاب از لغات ہندوستانی دہلی مذکرات باب الجد

باتوا	باپ	بابا	باباجی	بابل	باتو	باپرند	باتولی
باتیں	بات	بات کا آنا	باج گزار	باجا	باجا گاجا	باجرا	باو
بار	بارہ سنگھا	بارہ ماسہ	بارہ وفات	بارہ تہپر	باری	باری لگانا	باتہی
بار رکاب	بار لگانا	بار لگنا	بار گی	بارہ کا دورا	بار اٹھانا	بار اٹھنا	بار اسے
بارکے	بازار جانا	بازار ہتا	بازار گرم ہونا	بازار چور بڑی	بازار بہاو	بازار کا چلن	بازو ہونا
بازو	بازو	بازو	بازو	بازو	بازو	بازو	بازو

پھر حال النہن لی دل بہ رلعے کے
سدروں ہے معصوتی قدسوں باہر
تا حق گرد کٹے ہے حور ڈرے کو لگے
حور وٹے ہم لوگ کر سو ہوا کے در
گرہ حو دیکے آدمے نادر آبادو قد وصل
[illegible]
ہوگیا ہو [illegible] اپنا کو سو بار
[illegible]
ہے جبر کرم آدمے آنے کی
[illegible]

ان حسینوں سے موتی بھر آبادی ہوا
گویا دل ایک بید ہے ترکیب مد کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آج ہی گھر میں [illegible] ہوا
[illegible]

برناو پیر — دوشنبہ اور پنجشنبہ کو وہاں مجمع کثیر ہوتا ہے شہر کا برناو پیر ہوتا ہے — طلسم لکھنؤ

برقع — برقع جو اوٹھ گیا تھا رخ آفتاب کا / پردہ تھا فاش صبح ملمع نقاب کا — دبیر

برس — اب تک وہ ایک ایک سے کرتی ہیں تذکرہ / ہر چند ترک عشق کو برسوں گذر گئے — رند

برسات — سکو دریش ہے سفر — آیا / جبکہ برسات سر ہی پر آیا

بڑا بول — عشق اک روز رنگ لائیگا / وہ بڑا بول پیش آئیگا — بہار عشق

بسنت — حکم خدا میں بسنت ہے زمان کا نہ باب کا / پہنو گلے میں طوق یہ حصہ ہے آپکا — نسیم / میر انیس

بسنتی — اپنے ہمراہ مجکو بھی کہو یا / عاشقی کرکے خوب بسنتی ہو یا — بہار عشق

بستر — بلبل مرقت میں کہاں شدت آشنا لی / گھر سے بہتر ہے کہ تکیہ میں ہو بستر اپنا — بحر

بستر سنجاب — در پہ رشتے کو کہا اور کرکے لکھا پھر / جلتی ہے تن میں مرا لپٹا ہوا بستر کیا — غالب

بشر — زندہ ہیں تجھسے نام مسیح و کلیم کا / دیکھا نہیں بشر کہیں اس بول چال کا — برق

بطون — ظاہر نہ کیا بطون اپنا / ظالم سے لیا شگون اپنا — نسیم

بعد — قرب خدا کی ابر خدا سے ہے دلیل / یعنی کہ تجھسے بعد رہا دو جہان کا — میر مونس

بعد — بسیرو ہو جائیگی یہ گرمی بازار جمال / کوئی ہوگا نہ خریدار ترا اس کے بعد — بحر

بکتر — ڈوبی جو خود میں تو سر انکی نہیں نہیں تھا / کیا حجب کرتی زرہ یہ نہ بکتر بدن پہ تھا — دبیر

بگاڑ — دلمیں ہوئی تھی طبیعت بدن میں بگاڑ تھا / گھوڑے سے یہ تھا شقی کہ ہوا پر پہاڑ تھا — میر انیس

بل — جب ذکر تیغ آیا بل ابرو میں پڑ گئے / لولاکو بھی پکار سکے تیور بگڑ گئے — میر مونس

بل کجی — زایل اندوہ کریگا سر النسان غرور / تیغ میں بال جو ہوگا تو کہاں بل ہوگا — اسیر

بلم — آنکہ کے دورے نے بلکو ہتنی کیا بالطف اکر / برچھیوں میں حسن کا بلم نظر آنے لگا — اختر

نسبت — مفید الشعرا میں بالاتفاق مذکر لکھا ہے مگر بحر اور ناباں اور لکھنؤ منیر و شا ہی مونث لکھتے — جلال

بلا — ریشا نہیں تر شے سے کہ ہاتھ کے تلے / کیا جانیں میر دلکو مرے کیا بلا ہوا — اسیر

بلبل — سیر ہر کنج چمن کرتے ہو تم غیر کے ساتھ / بلبل دل مجھے ای جان خبر دیتا ہے — ناسخ

بہا — قلب ماہیت اد یا بد صدا کھوٹی ہی قدر / عدم آب سے ارزاں ہو بہا گوہر کا — آتش

بہشت — اگر تجکو نہ پینگے جلینگے تیری کو ہو / جہنم ہمکو فرقت میں بہشت جا وہاں ہوگا — برق

بن — بہہ آب آب ہوئی انفعال عصیاں سے / کر تن پہ مری آہو مشک کا دلہ نہ ہوا — صبا

انتخاب از لغات ہندوستانی دہلی مونثات

آماچیل	آلا	آپہات	اوترل	اوکری تہرا	آنکل	انکشت	انگ
اوٹھان	اوٹھہ بیٹھ	اوشتی کوبل	اوجلی سمجھ	اوجلی کردار	احلیں	اوچاٹ	اچلاہٹ
اچھاٹ	اوجل کرد	اوچھال چکا	اچھال کولا	اوداہٹ	ادک	آذوان	اودہم شرکی
ارداس	اردو	ارہر	اڑاس	اودان	ارموائر	ارتقا	اڑی
اڈیچ	اساوری	اسپال	اسیچ	استدعا	اسداد	اوسر	اسیس
استنہا	اکشمی	اصل	اصل	اوالیق	اقاسب	اعلم	اکاس بیل
اکاس تگا	ابلکس	ارغ	اکوسی	اکسسر	البا حسبیت	اکمکس	اوکبار
آلس	الامال	العسی	اوجھل	الحمد	الستت	اکس	العسلے
الک	اسباب	اشاہ	امداد	امرسل	اورس	اکسل	اث
اوسنگ	آن بن	امل	انا	اتحرشد	ادوہ	اصطلاح	امداد
اکراہ	الاہ	السن	اوشٹ جھٹ	اوشی برب	اولٹی سانس	اولٹی سمجھ	الٹی مہر
انت شہاد	انگلس	انگوری بیل	انگما	انگنائی کی جڑیا	اوپ	لوح سیح	اوجھل
اڈرمیت	اوڈنگ	ارس	اوسر	اوسر	اوک	اول	اوس
ابیچ بیچ	اودھم	الپیہ	آنا	امال	ابرکھا	الکھ	اس
اینٹ	آینٹھ	امیکس	اوماماسی	البیت	البیہ	ایوا	امرکھا
ارسی	الک مرہ	اماماری	آیچاتالی				

انتخاب از مفید الشعرای جلال لکھنوی

الغیلت	الکاح	اسپار	استاد	اعتماد	اعتصاد	استدار	استعداد
اودے	آثر	اکڑ	اوتر	اصل السوس	اوس	اساس	ابرکاس
ارص	اسپک	ارک	اوان	اول	اوکل	اصل	اعلم
اوہم	اوٹکان	ابس	اوکس	اجکن	استنس	اکیں	امن

لفظ	مصرع	مصرع	شاعر	
انجمن	ارباب بزم انجم گردون بہی کہتے ہین	اسے رشک مہر تجکو عجب انجمن ملی	رشک	
انگشتر	جو دہن ہی نقش ہے اوسمین تمہارا نام پاک	کوئی انگشتر جہان مین بے نگین ملتی نہین	اسیر	
انگیا	بان گرہ کہل گئی دل کی اودہر انگیا کی	لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی	امانت	
انتہا	عالم اسراف مین ای رشک گئے دن کا ہی خرچ	انتہائے دولت کا وس کے ہو جائیگی	رشک	
انگشت	دعوی خون مین درکار ہے کیا حشر کے دن	سرخ مہندی سے ہی انگشت شہادت تیری	اسیر	
التجا	کبھی تجھسے مین نے نہ کی التجا	مگر آج یہ ہے مرا مدعا	ناسخ	
انبساط	لغات ہندوستانی مین اسم مونث لکہا ہے		سید احمد	مختلف
انبوہ	سید انشاء اللہ خان نے دریای لطافت مین مونث لکہا ہے		انشا	مختلف
انوٹ	لغات ہندوستانی مین اسم مونث لکہا ہے		سید احمد	مختلف
اونگ	کیا ہے مردہ فلک نے مگر ہے دل زندہ	وہی اونگ ہے پیری مین نوجوانی کی	اسیر	
اوٹ	کی جو شرما کے اوٹ تکیے کی	لگ گئی اونکو چوٹ تکیے کی	انشا	
اوقات	سمایا دولت دنیا بدن مین ای آتش کیا	گنج قارون سے بہی اوقات نہین گنتی کی	آتش	
اوجہڑ	ابرو کی یہ جنبش ہے کہ تلوار کی باجک	تیغی کی یہ گردش ہے کہ اوجہڑ ہی سپر کی	سحر	
اوسر	لہرا لہرا کے اوسر چاپی ہے	بن مین کالون نے رات کاٹی ہے	نسیم	
اوس	پانی کے عوض ظلم کے تیرونکی جہڑی تہی	گلدستہ زہرا پہ عجب اوس پڑی تہی	میر مونس	
اونچ	اونچ جب ساربان نے لی حدی کی	دل مجنون مین گویا گدگدی کی	میر انیس	
ایذا	تمہارے ہجر مین ایجان مر کر جیے ہین ہم	نصیب دشمنان ہم نے ہی ایذا اوٹہائی ہے	سحر	
اینٹ	سرا ہی حسرت زمین ہوس کیا بنا نہ ہو	اگر لگوائین اینٹین قبر مین دو چار سونے کی	ناسخ	
ایجاد	عوام مین ایجاد کا لفظ مونث مستعمل ہے حالانکہ مذکر ہے		مولف	مختلف
ایڑ	سفینۃ الشعرا مین مونث ہے		جلال	مختلف
ایما	بعد ازین ایمائے ابرو کی کہان	صحن ہی مین سے ہوا وہ مدح خوان	نسیم	مختلف

انتخاب از دریای لطافت انشاء اللہ خان

اجواین	[illegible]	اوجہل کود	الخالق [illegible]
[illegible]	اٹ [illegible]	انگلیٹ	اوجہل [illegible]

اوجار	اوجالا	اجتناب	اجتہاد	اخر	اجرا	اخوا	اجسام
اجگر	اطلس	اعلاف	احسن	احسنے	اخورہ	اخضر	اختصار
احتیاج	امار	اوچکا	اجسا	اوجالا	اجمر	احاطہ	اصلام
اخال	اسی	احسان	احکام	احسن	احوال	احمار لیس	امراع
امر	احتقار	اختلاط	اعلاف	احد	اخراج	اعوانات	اطروش
اعلامی	اقتصد	املاط	اخلاق	احمر	ادماسا	ادبار	ادبار
ادہم	اوگرا	اولا کلا	اول بل	ادماس	ادہوا	اوتا	اوکار
اودار	ادیس	اوہدی	ادیلا	اوٹے	ادب	اوتا	اوتک
ارادہ	ارارید	ارماس	ارمان ملک	ارمان سکی	ارمان شرح	ارلح عناصر	ارساط
ارتفاع	ارکاس	ارتھ	ارتکل	ارادہ	اردلی	اردو مجلد	ارشاد
اسلام	ارکان	ارکان دولت	ارکا	ارمان	ارسال	ارتا	ارتہ
ابھورا	ارتلا	ارزو	ارگرا	ارش کیوڑہ	ارگا	اردوس	انار سلمہ
ازالہ	اسارا	اسارا	اسارہ	اساس	اسبات	اسپول	اسپید
استاد	استنار	استحالہ	استعفاف	استحقاق	استحکام	استخارہ	استخراج
استرہ	استسقا	استفتی	استعلی	استعاء	استعارہ	استعار	استعمال
استثنا	استما	استعفا	استقراع	استفسار	استعمال	استقبال	استقلال
استنجا	اسمکام	استھان	اسنام	استوائے	اسکس	اسد	اسرار
اسراف	اسکسک	اسلح	اسقاط	اسکول	اسلحہ	اسنج	اسیر
اشارہ	اشتعال	اشتقاق	اشتہار	اشتہارات	اشراف	اشراق	اشلوک
اصرار	اسراف	اصطلاع	اصطبل	اصل	اصاد	اصلاح	اضمحلال
اطلا	اطریل	اطفال	اطلاق	اطمان	اطوار	اظہار	اعتراض
اعراب	اعتکاف	اعداد	اعراف	اعراف	اعضا	اعلان	اعمال
اعلام	الف	اعمار	اغماض	اعمار	اعادہ	اعجاز	اعزا
افسانہ	اعطار	اعمال	اسلاس	افلاطون	افواہ	افراط	افرتی
اثاث	اعمال	اعدکر	اعادہ	ابریا	اورال	اقرام	اقبا

لفظ	مصرع اول	مصرع ثانی	شاعر
انفعال	نگاہ تیز ہے ڈر سے تمہاری دیدی سے	شہید کرکے مجھے انفعال بھی نہوا	سحر
انصاف	زوندا قتیل جرم محبت کی لاش کو	انصاف ترک شوخ کے رسوا رہے گیا	رشد
انحنا	عارفون کو ہر در و دیوار ادب آموز ہے	مانع گردن کشی ہے انحنا محراب کا	ناسخ
اندمال (جسیگی)	یہ کیسا مرہم زنگار سبزہ خط تھا	جگر کے زخمون کا کیوں اندمال بھی نہوا	سحر
اوتار (نشہ کا)	یہی وظیفہ ہے ذرات مجکو مستی مین	چڑھاؤن جام کوئی نشہ کا اوتار آیا	ناسخ
اوتار	لحمہ سربہ گاہ ناخن پا پر گذار تھا	کیا خوب وہ چڑھاو تھا اور یہ اوتار تھا	دبیر
اوگال	کسیکو بزم صنم مین خدا نہ لیجائے	گلوری کیا کہ میسر اوگال بھی نہوا	سحر
اوج	مجکو جبدم اوج عشق قد بالا ہو گیا	گنبد گردون مرے تلووں کا چھالا ہو گیا	برق
اوسان	ستم کی رسنمی نہ چلے تیر کے سامنے	اوڑ جائین تجکو دیکھکے اوسان ہود کے	رر
اہتمام	بلکہ جو اہتمام انکا ہے	کہین انسانون سے زیادا ہے	ناسخ
ایاغ	غم سے روشن رہے ایاغ اپنا	گل نہو ساقیا چراغ اپنا	ر
ایام	سرما ہے بحر مے نفس سرد جا ہے	ایام بارش ای فزہ تر بدل گیا	رنگ
ایجاد	قبر پر آیا ہے دینے کو مبارکباد مرگ	یہ نیا ایجاد ہے میرے ستم ایجاد کا	نسیم

ایثر — لغات ہندوستانی مین مذکر ہے اور معیار الشعرا مین مونث ہے — احمد سید جلیل

ایما — گورنمنٹ انگریزی نے میجر ... صاحب کو نقشہ ایران کی درستی کا حکم دیا ہے - اور ہر ایک افسر فوج سرکاری کو ایک ایک قطعہ دینے کا ایما کیا ہے — طلسم لکھنؤ

الجھاو	سلجھیگا کیونکر دیکھیے دل زلف یار سے	جسطرح اسمین اور سمین ہے اور الجھاو ہو گیا	ظفر

انتخاب از لغات ہندوستانی دہلی

آبا	ابال	ابٹنا	ابجد	ابجد خوان	ابجرہ	ابد	ابہام
ابرزہ	ابریشمان	ابرق	ابرہ	العاد ثلاثہ	البقا	ابلیس	ابن
ابار	اپریل	اپلا	اپیل	اتار چڑھاو	اتارا	اتالیق	اتحاد
اوتسر	اوتر اپانچ	اتصالی	اتصال	اتفاق حسنہ	اتفاق رائے	اتقا	اتوکش
اتری	اتمام	اٹالا	اٹکاو	اٹکل پچو	اٹکل	اٹھ	اوٹھائی گیرا

اعراض	انکے تن سوز د گر ز ہو گئے	عرض امراض بیشتر ہو گئے	ناسخ
آثار	لب اوسکے لبتہ نقش سیت آنکھیں ہیں دلم	کھلے جو داسے ہنسی میں نظر آثار آتا	"
اسبار	آدمسے کسکی ہے یہ گل اوشان جانچ تو زر	سیولو کھا میری خاک پر اسبار ہو گیا	اسیر
اسباط	سعید الشعرا میں اسباط کو مذکر لکھا ہے		
امرہ	عاشق تراجیر بیں اک کوہ نظر آتا		جلال
احکام	تھا خانہ برلو رعدا مولد و مشہد	اور او سکے سرا در ہے امرہ نظر آتا	مدلو
لوث	ایک زیور کا نام ہے معید الشعرا میں لکھا ہے	آغار سے کتر ہیں احکام علی کا	رشک
			جلال
ادلم	دل کیا کہ تو یہ ہمہ تن رکشتہ ترے ہے	جامع تھا عبادات میں امرام علی کا	رشک
ابصار	سکیں روتا ہوں عصر بار ہے بحال یہ	آنکھوں میں انظار ہے یہ سمجھا الابصار کا	"
انطاع	جاتا ہے شتاب سبزہ سے ل	تیر او سے امطار ہو گا	مرور
انواع	کیسے شتاں لگے دھاں	کیوں نہ مکانس گر انواع ہو ا	"
التحاف	آئینہ ہستی میں سا سرار روش	الماس جو دار گیا سحر آنا	اختر
انتساب	عشق میں حرف آپکا دانش پر	اعتبار خواس دال را	رشک
الہام	خط پر لب شیریں سے سائے سحر ہی	یا ہمارے قاصدنے نہ الہام مرے کا	"
اعمام	ہر ایک زلف کی لٹ سانپ ہو گئی	سیاہکار روکالوں اعمام ہوتا ہے	"
اسحاب	چھپے ہوئے میں حوروں کا سا اسحاب	مراد دل میں ہمارے وہ ایجاب رہا	عر
الفلاک	کیا مرتبہ الفلاک آسمان ہو گیا	مدست کا ملنا نصیب دشمناں ہو گیا	مدیر
اورنگ	زلفوں نے دل کو چھین لیا برج کی دید	لوٹا ہے دل دو دو سے امرا سیر گیا	"
اناال	انامل سے اوس از طناز کے	لفافے کے ٹکڑے ہوں امداد سے	اختر
انکار	امرار سو س میں ہے اقرار رھدا کا	انکار امامت میں ہے انکار خدا کا	رشک
انجیل	سیکڑ ملا کو امر التجل جلا تھا خطاب	جانے رحم میں تب انجیل سیدا ہوا	ناسخ
اشغال	دنیا سے اشغال علمدار ہو گیا	سردار صبح بیکس و بے یار ہو گیا	مراد
اسلام	حتم تحصیل سے کام ہے میرا	واہ کیا اہتمام ہے میرا	نقل
الجدید	اور کا شمشیر نامع دنیا سے نظر آتا	رحم کا انگور ہے انگور میرے تاک کا	رشک
	مرا انس تمہ اوسکے سرا سیں میرا	اس ... [illegible]	

لفظ	مصرع	مصرع	شاعر
اغراق	لکھا ہے جو بدمستی جانان کو چوب عود	تقصیر چوب خامہ ہے اغراق اگر ہوا	رشک
افعی	خاک میں یہ افعی چرخ کہیں ملجائیگا	جب جواب اوس شوخ سے دندان شکن ہی ملیگا	اسیر
افسر	کشور عشق میں میں برہنہ سر شاہ ہوا	سلطنت کا جو مرے سر پہ نہ افسر آیا	ناسخ
افسون	خلق کی تسخیر کو ہر نقش پا افسون ہوا	سایہ دیکھا اوس پری کا جسنے وہ مجنون ہوا	"
افسوس	حسرت نہ نکلی وصل میں مشتاق وصل کی	افسوس رہگیا تو یہ افسوس رہگیا	رشک
اقرار	بار خاطر ہے سبک فی ضعف سے رسم اختلاط	رشک کو اقرار ہے زاری زرین بار کا	"
اقبال	خدمت آئنہ داری ہمین کی اوسنے عطا	واہ رے بخت کہ اقبال سکندر پایا	اسیر
اکرام	جو قدر نبی پیش خدا ہے وہ جہان تھے	اونہاں ہی نبی کرتے تھے اکرام علی کا	رشک
الاپ	ایک ہی پردہ ہے تم سمجھو تو ہیں بے سبب الاپ	گر صداے بانگ ہے یا نغمہ ناقوس ہے	قدر دہلوی
الواہات	صاحب بارک ماسٹر نے وہاں جاکر کھودنے کا حکم دیا اور رعایا کی زاری پر التفات نہ کیا		طلسم لکھنو
التماس	فلک سے نہیں ہے غوغا مناجات کا	کرون التماس اپنی حاجات کا	مومن
الہام	کہو یار کے لیے دیکھے جو مضمون نامہ سے	کہیے اعجاز سے برق کو الہام ہوا	برق
الم	غضب ہے انکار یار جانی عیان ہے درد و غم نہانی	ملی ہے داغ جگر نشانی الم ہے دلکو نہین ہیں گا	"
الف	مل نہیں جاتے ہیں کج طبعون سے ہرگز راست باز	چین پیشانی سے باہر ہے الف آزاد کا	آتش
القاب	بدنام و ہرزہ و دشمن ناموس و عار خلق	القاب یہ ہیں آپ کے بے نام و ننگ کے	رشک
الزام	سمجھکر کھول منہ اس بحث علم محبت میں	فلاطون کو یہان الزام پر الزام ملتا ہے	اسیر
الو	اب کہا حال کہ الو کوئی ہو گا ایسا	غیرت آئی مری صید میں اوسے چھوڑ دیا	امانت
اماستبیح	سجا ہے دانہ میں ساقی جو دانہ انگور	ہم اپنے سبحہ میں ڈالیں امام شیشے کا	ناسخ
امر	جا نیز التیہ امر [illegible] ہوتا	گروہ بیجان خود ہوے پیدا	"
امر کام	بجیر ممکن ہے جو آسان ہو سکے	رہگیا جو امر مشکل رہگیا	نسیم دہلوی
امتلا	لغات ہندوستانی میں اسکو مذکر لکھا ہے		سید احمد دہلوی
امتیاز	نادان اعتراض ہے صانع پہ غور کر	بیجا ہے امتیاز یہاں خوب و زشت کا	برق
املا	مصنف الشعرا اور لغات ہندوستانی میں اسکا استعمال مذکر لکھا ہے		سید احمد دہلوی
املاک	نام آج کو کوئی دنیا میں نہیں لیتا ہے اونہوں کا	جن لوگوں کے املاک پہ [illegible] تھا	میر

لفظ	مصرع	مصرع	شاعر
اِحکا	ہوں یہ بستر نفس کسوت فقر	کہ خدا تیرے اِحکا مسمی	اسیر
ارولی	وصف گیسو ... کا تخیل ہوا	اور ولی [illegible] ہوا حال ہوا	اسیر
ارکس	جو کر دلکو وہ سن لیجے ہیں مشغول کیا	کہ ... دیتے ہیں [illegible]	صبا
اروان	تری شیشہ کا ہو گا شادی حکائی ...	جو کر ... سے ... میں ارتوان ہوتا	آتش
ارغوان	سحر ... کے ... سے مال ...	سطر ... ٹکڑے سے ... ارغوان کیا	"
اسکک	لیو ... ہے چشم ... سے ...	ہوا نامت ... مگر ...	رند
اشہاش	او سے دیکر تو سنے تو ... کیا	لباس ... اشتہا اشک کیا	...
اشتیاق	بڑھ عمل ات ... ہیں اہل ...	اشتیاق ... روح ... کیا	سعد
اشعار	اب قافیہ ... کے ... کیسے	اشعار اس عمل میں ...	ناسخ
اسپار	داغ کیا دل کو ... نگار لگا	عشق کے گھر یہ اشتہار لگا	ظفر
ارادہ	مانا یہ عشق کو ...	... تو ... ہو سکے ...	جلال
اصطرار	عجب مرے دلکو اضطرار ہوا	ہمارے ... انقلاب ہوا	ناسخ
اصطلاح	رشک ... ہے کیسے ...	کیسے ... کا اضطرار ...	رشک
اطلس	... عریانی ... کیا ...	اطلس آسمان ...	آتش
اظہار	اب یہ اظہار ہے معقل کا	اب یہ اقرار ہے معقل کا	ناسخ
اقتباس	رئیس المجاہدین نے اس ناحی ... کے لیے یہ اقتباس کیا لا دلیم ... جواب رہا		...
اعجاز	... ہیں ... باتیں ...	... حال ... میں ... کا	سعد
اعتدال	... ان ... عمر ...	... اعتدال ... کا	اسیر
اعتبار	سودا ... وعدہ ...	... ہے یہ اعتبار مرا	سحر
اعتماد	کیوں ... حالت دل ... ہے	... اعتماد کا	آتش
اقرار	نظر آئے ...	تو واجب ہے اقرار اوسکا ہے	ناسخ
اعتقاد	کوئی دیں ... یاد کیا رہتا	کسی پر اعتقاد کیا رہتا	"
اف	سوزش دل سے ...	اف کیا ...	آتش
اتفاق	ہو گئی ... برگشتہ ...	... اتفاق کیا	...

لفظ	مصرع	مصرع	شاعر
اختر	اپنے طالع میں ہے اے رشک قمر پامالی	ہے ستارا تری پاپوش کا اختر اپنا	ناسخ
انگر	دے زہر مجکو ہجر میں ساقی بجای مے	لازم ہے اشکدان میں ہون انگر ہر [illegible]	"
اختیار	خلاق خیر و شر ہے پروردگار میرا	مجبور جبر سے ہوا ہے اختیار میرا	سحر
ادب	ادب تا چند ای دست ہوس [illegible]	[illegible]	"
ادراک	وہ عقل نہیں جو کرے انسانکو خود بین	ادراک فلاطون و ارسطو نہیں اپنا	رشک
اولاد	جو کہ شیریں ہے زمین سے لانے جو اولاد کا	شیریں نے خسرو سے کہا کیا اسکی بھی یاد [illegible]	تمکین
اذن	اور ملن کو اونسے اذن دیا انعام کا	ہم [illegible]	اسیر
ارباب	سنتے ہیں ہزار ان تری باتوں کی جواب میں	شکوے میں کچھ ارباب وفا نہیں سکتے	بیگ
اورنگ	سنا یار کی تصویر نے رنگ اسقدر اونچا	قلعی [illegible] اورنگ مانی کا	[illegible]
ارسال	لغات ہندوستانی میں ارسال کو جو روپیہ وصول کرنیکے لئے مستعمل ہے مذکر لکھا ہے		سعید
ارمان	کیونکر شب روز میں ہو نشہ اپنے جیا ارمان	حسرت ارمان سب اسی ماہ [illegible]	ناسخ
ارواح	مفید الشعرا میں ارواح جمع روح کو مذکر لکھا ہے		جلال
ازدحام	وہ کون ہے جو نہیں اونکو دیکھنے آتا	نظارہ بازون کا روز ازدحام رہتا ہے	[illegible]
اژدر	ایمان [illegible] شکل ہے عکس سے	چاہ ذقن میں دیکھیے ان اژدر [illegible]	ناسخ
اساس	[illegible] اساس [illegible]	[illegible]	[illegible]
اسباب	دلکو جہان فانی سے برخاستہ کیا	اسباب جنگ جسم پر آراستہ کیا	[illegible]
اسپ	کسقدر نام خدا وہ طفل ہے شیرین ادا	اسپ نے بھی زیر ران [illegible]	ناسخ
استاد	دونوں کو ملا سید فیاض ہے بہر سلم	استاد علی ہے جو ہے استاد نبی کا	رشک
استخوان	ہما نے بعد فنا کہائین ہڈیان میری	سگ حضور کو کوئی نہ استخوان پہنچا	سحر
استغنا	لغات ہندوستانی اور مفید الشعرا میں مذکر لکھا ہے		مفید و لغات
اصطبل	اصطبل وان تھا دوش ہی کے سوار کا	جولا پڑا ہوا تھا یہان شہسوار کا	دبیر
اسم	ہو گیا میں قتل اونکا نام لیکر یار سے	مجکو سیفی یار کا اسم جلالی ہو گیا	صبا
اسم اعظم	آشکارا یار کا رخسار ہے پنہان دہن	حسن کے قرآن سے گر اسم اعظم ہو گیا	اسیر
اسلام	[illegible] نہی اقرار [illegible]	اسلام [illegible] اسلام [illegible]	رشک

آناکانی	آنت	آنت	آنی	آنچ	آنک	آنوکہ	انوانوال
آناماں	آنادانی	اوآدر	آوارگی	اوبسکب	آہٹ	آہسکی	آیا
آیت	آمن نامین	آمن نامین شامر	آشتی نامی				

انتخاب از کار آمد سعراو سعید الشعرا جلال لکھنوی

الکلمہ	آب وعدا	آب دہا	آدرد	آبدیدہ	اکہر	آبر	آبرجا
آزچہ	آسالیش	آورنیش	آریغ	آہنگ	آب وگل	آب وتاب	

حرف الف مقصورہ مذکر

امر	تماوفورات آتش سحر کی رباب میں
ابرو	ماکلک ای مہر وش شمار اپہار ابرگیا
ابلق	لگایا رام پر ہروقت اونکو شہسوار ابلق
اسر	صاحب رنگ سہی رنگ عرق ہوتا تہا
انگو	مارکر تلوار ایسی ترہ سحت رار پر
اتصال	کعبے کے واسطے ہے عرض وصل العلک
العاق	وہ مادہ کش جو صلائے جگر جلادیدو
اثر	لیے بالوں کا ابی ظاہر اثر ہوجائیگا
اجماع	شب غم کے اثر سے گرم ہوجاتا ہے اکثر
اعضا	وہ جاتا ہے جو انسا انکو سمجھانے
احمر	گرم ہوگئے گرمہ صحرا اسد کہلے گا
اجار	وہ گلکارمان تمہیں انکہا پہنتا ہے
اجہو	سب جانے سے رد ہم لب پر جما آیا
اجمال	لعل میں شیشے کے دل لے گئے گوئی جب
اہرلم	لباس حریاں العصاف ساد شیعان کا

رشک	نازآتش سار تہا اور ابرو در ہا ہارا ہا
ربا	خال سے ابروی پیرہم چاند تارا ہوگیا
رعد	اگرچہ ابلق ایام کیا ایک پر چہنگا
برق	خاک پر گرکے اسیر ایک طلسم ہوگیا
رنگ	یعنی کہتے ہیں سہ اطلس پہ الو ہوگیا
۔	دکہاتا ہے اتصال مین صبح وشام کا
۔	کر اتفاق شراب وکباب رہا ہے
تاج	شہود سکہ اوس پری کا سدہ ہوگیا
	ہر علس میں ہیں سبہ اجماع اکثر ہوگی
سحر	ہمیشہ پریوں کی صحبت سے اعضاب ہے
	سونگہ کا اجر اس ساری کو ہے
	رکہا وگرم گہونگرا اجار ہوا ہے
	ہنستے ہی آب دم تیغ کے ابہر آیا
	کسیکو اونکی طرف احتمال ہی نہ تہا
	احرام باندہ کعبہ لے اور سکے طرف

اخبار	سعید الشعرا میں لکہا ہے کہ یہ لفظ مذکر دونوں طرح مستعمل ہے اور دوران طرح کر
اخیر	مادہ کی رو سے کتابی تحریر سے کریں ہم
جلال	
اثر	ہو گئی الفصعی میں کیا باد ہو گیا

لفظ	مصرع	مصرع	شاعر
آمد	آئی برسات اب ہے آمد ساقی گلفام کی	لالہ لب مینا ہے دل مشتاق ہیں تمام کی	امنت
آمد	ہمین آمد تیر کل بجتا گئی	طرح او سمین مجنون کی سب آئی	میر
آمد آمد	ہو سواری تو سلیمان کی ہو	آمد آمد کسی ذیشان کی ہو	مومن
آمد و شد	آمد و شد نفس چند کی بیکار ہین	حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہے	اسیر
آن	لب پر دم جان حزین تھی	ہر آن آن بازپسین تھی	مومن
آن	وہ کینہ ورز تھا مومن تو دل لگایا کیون	کہو تو کیا تھی کہ ایسی بھلی وہ آن لگی	"
آن	اوس نظر باز کی ہے آن نکیلی ایسی	جو نظر بازمین اوٹکی ہے نظر مین کھبتی	ظفر
آن	مین آیا جو کرن مین حبان آئی	دیکھا تو نظر مین آن آئی	مومن
آن بان	سر سیدان جان دیا ہتہ سے نہ آن بان دی		اللکنو
آنچ	شعلۂ رخسار بہت سے رہے بد نظر	آنکھیں سینکا کئے ہم آنچ پر انگاروں کی	رند
آنچ	جوہر ابرو خدار سے ہے گرمی حسن	گال گلرنگ ہوئے آنچ سے تلواروں کی	برق
آنکھ	آنکہ اوس پر جفا سے ٹرتی ہے	جان کشتی قضا سے ٹرتی ہے	ذوق
آواز	سینہ کوبی مین تیخ و دوری مین جوگی پر الاہم	کیا خوش آئندہ یہ آواز دہل ہے دوری کی	ناسخ
آگہہ	نگہ اوسکی جانب جو کی خوب سی	تو دیکھا کہ آگہ ہے وہ شیر کی	صبا
آہ	دیکھنا تاثیر میرے نالۂ جانکاہ کی	سنکے اوس بیرحم نے بےاختیار آہ کی	ناسخ
آہ و بکا	جنات مین بلند جو آہ و بکا ہوئی	شادی کی بزم صحبت ماتم سرا ہوئی	میر نفیس

انتخاب مونثات الف ممدودہ از لغات ہندوستانی دہلی

آبپاشی	آبداری	آبرو	آبکاری	آبشارے	آب لے	آبخور	آبخورش
آب و گل	آب و ہوا	آپا	آتشبازی	آتش زنی	آتشک	آتما	آتون
آتی پاتی	آشک آپا	آپا چا	آخرت	آخور	آدم گری	آرام پائی	آرامگاہ
آرام والی	آرایش	آرتی	آرسی	آرسہ	آرت	آزادی	آزردگی
آزمایش	آسا	آشنائی	آسودگی	آتش	آشفتگی	آشتی	آفت
آفتابی	آفرین	آفرینش	آکاش بیل	آکاش گنگا	آگاہی	آل	آل
آل [illegible]	آل [illegible]	آلائش	آلودگی	آلی	آمادگی	آمدنی	آن تان

انتخاب رشید الشعرای جلال لکھنوی

آفات	آلاج	آرتج	آکاد	آوہر	آرد	آخر	آماس
آلاو	آبک	آہنگ	آئم	آرزو	آغوش سو اکاؤں	آہلی بہ	آلاو

حرف الف ممدودہ

مؤنث

آب — ذات ترے دیکھتے ہی ہو گیا ناسخ شہید

آبِ تیغ — جای ہر سوی تو ای کاش ہتی گرد دل کیا

آنکھ — چمن میں صحکو جاکر مہ دکھاتا تھا

آگہر — کہیں دیکھی ہے شاید آدمی ہیچ داغ کی

آب و تاب — عیاں جو باد کے دانتوں کی آب و تاب ہوئی

آبِ بوا — ہالے کرلے سے مری آنکھ ہوا لے سے مری

آبشار — ہو مِس آبشاریں بہت ہو رہی

آتش — سنبھالے کیوں نہ دل میں پس ہر قفس کے ساتھ

آرزو — ہرج لے مال و پر ہوں ای صیاد

آس — کیا تری شان ہے ویراں ہوں ای موکر

آسامی — برقی ہر رہبر و الفت پہ ہیں اس کی نگاہ

آستین — آستیں دیدہ تر سے سو دائل جاتی

ناسخ — ہائے کیا ان مہ ترین کی آب ہے شمشیر کی

آتش — آب اسود کے ہر اک بال میں املا کی ہی

" — ہر رنگ آئینہ حیراں ہے آنکھ تری

ناسخ — کرتا ہے ترم کے پانی سے ہے آب بگھر تبلی

صبا — غزل سیل عصا ہو گئی آب ہوئی

[illegible] — اور ہی آب دیتا ہے گلشن اجلا کی

صبا — وہ ہو میں ہوس دام پیچ و محمل

طفر — اف دلوں بیچ اک آتش بجھائی تو کی

وزیر — آرزو ہے کیسے رہائی کی

آتش — آس ہر کتاب ہے ہر اک فاسو ہمائی تری

طفر — ڈھونڈھتا ہی کوئی آسامی رہ ملک ہیں

بحر — اگلی برسات پہ ساون کی گھٹا سی ہوئی

لعات سعد و سلامی سید احمد دہلوی سے تو مونث لکھا ہے

آستین — لیا کہ اندر دلیس ہر جانی ہو مدح طبع کی

آسیا — طور گردش ایام سے جاتی رہی جمع ہوا

آغوش — شاید تصدق ہے کسی لیلی پہ اے ظفر

آگ — ہوا ہوں آگ شل لیک دل ہتابی سینہ

آنکھ — آنکاہ جو دیوں سے پائی

آل — لے نشاب تھی جو آل رسا تاب کی

ناسخ — دیکھ اور تری ہیں بے کچھ بجا آب کی

سرق — آسیا آسماں سنگ فلک ہوئی

ظفر — دیکھئے آنکھ سے شوخ ہیر ہی جانی مری

نسیم — یہ کیا شے ہے کسے آگ لگی آں کی

[illegible] — کبھی بولی بات ترن ما لی

[illegible] — تھی آنکھ ڈھونڈھ پائی ہوئی یہ حباب کی

محتاج

محتلا

محتلہ

آقا	گھر ایا ہے تخت ہی اقلیم ناز کا	ادنےٰ ترا غلام ہے آقا ایاز کا	رشک
آم	شیرین نہ کسطرح صفت لب ہو شعر مون	ٹوٹے ہوئے ہیں آم ہیں سب ایک آل کے	آباد
آنچل	دوپٹہ کا آنچل جو منہ پر لیا	تو اوس میں خورشید محشر لیا	سحر
آفتاب	اثر ہے کنجفہ میں ہی سیاہ بختی کا	ہماری بازی میں کب آفتاب آتا ہے	امانت
آنسو	کہوں کیا سوز دل کا حال سب بیٹھے ہیں رونے سے	یہ آنکھیں بنتی ہیں چونک جو چار آنسو نکلتے ہیں	بحر
آنول	بمعنی مشیمہ یا نال طفلان نوزاد کے لغات ہندوستانی میں مذکر ہے		لغات ہندوستانی
آنول نال	ایضاً لغات ہندوستانی فقرہ (فلان شخص کا آنول نال وہان گڑا ہے)		"
آہن	کب تلاش مال کا ہے ایجنوں ہمکو دماغ	ہے جو قسمت آہن زنجیر زر ہو جائیگا	ناسخ
آہو	خشم آلودہ جو دیکھی آنکھ اوس صیاد کی	شیر آہو ہو گیا آہو شکار آہو گیا	"
آیہ	چشم زاہد میں ہوں گو خوار گناہوں سے مگر	مغفرت کا تو مری شان میں آیا اترا	"
آئین	ناز کیا کیا کچھ کئے اوس بادشاہ حسن نے	عاشقوں کے واسطے روز اک نیا آئین ہوا	آتش

انتخاب از لغات ہندوستانی دہلی

آب بقا	آبحیات	آبخورہ	آبدار	آبدارخانہ	آب رواں	آب زلال	آبشورہ
آبکار	آب و نمک	آباواجداد	آبلہ	آبنوس	آپ کاج	آپا	آتا
آتا جاتا	آتشباز	آتشخانہ	آتشکیا	آتشی شیشہ	آٹا	آٹھوں کا میلہ	آثار
آثار	آثار شریف	آختہ	آخری چہارشنبہ	آخری زمانہ	آخری وقت	آخری دم	آخون
آداب شاہی	آداب مجلس	آداب القاب	آدم ثانی	آدم زاد	آدمی	آدھا ساجھا	آدیس
آذوقہ	آرا	آرائش	آرتا	آرگل	آریا	آریا	آریاورت
آرنبل	آرتلا	آرتھیا	آرگورٹ	آروت	آری	آستانہ	آسرا
آسمانی تیر	آسمانی دہکا	آسیب	آش پلاو	آستیجہ	آشوب چشم	آغا	آفتابی گلقند
آفتابہ	آک	آکاد	آکار	آکاس بیل	آکاس گنگا	آکاس دیا	آگا
آگا پیچھا	آگیا بیتال	آلا	آلات	آلت	آلکس	آلو	آلو بخارا
آلبہ	آلتا سل	آمنا سامنا	آمی خستہ	آنڈ	آنڈو	آنڈو جیل	آنگن
آنند	آنولا	آنہ	آوا	آوازہ	آوازہ توازہ	آواگون	آوار
آیا گیا	آئینہ	آئینہ ساز	آپ روپ	آجنور	آخیر	آرام دان	آتشدان

بیان الفاظ مذکرات ومونثات سماعی وقیاسی وغیرہ

لفظ	مصرع اول	مصرع ثانی	شاعر
آ	بیا میر کو لکھو تو لے مرحبا نہ کہا	کہوں ان سے عمر سے گئے مر آ نہ کہا	اسد دہلوی
آب	کیا جواوسکے کوچہ میں وہ ماہ چہرہ آیا	مرہم سے لاتے ہیں جسطرح زلیر آب زخم کا	ناسخ
آب آہن	آتش کی کرتی جو رشتاق دم صحر کھینچے	آب آہن کی شمشیر دا ایکی حلاوت اوکتا	آتش
آبگینہ	سارک کستیاں جو کی ہستان ہند کو میوں	چار رطلہ پر وہ کستان سے آب آتش آگیا	”
آب حیواں	خط سے دولی ہوگئی کوسکے دہن کی منہا	خضر کے منعم قدم سے آب حیواں شور ہوگیا	ناسخ
آبرو	حال صاحب منقط دیکھئے کاہے گرا	خاک چلتا ہے نہ کیا آبرو ان ہوتا ہے	جانصاحب
آب گہر	لے ہی بس یا الٰہی سلکشو کو حسرت دیکھے	کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا	آتش
آبدانہ	شکر قید سے صاف کی ہوتی ہے رہا	آب سے دانہ ترا ای بلبل شیدا اوٹھا	رعد
آداب	مدرس سب علوم ہوجاتے	ہیں جو آداب کسکو پھر آتے	ناسخ
آدم	عشق اوس نور الٰہی کا ازل سے ہو مجھے	جس سے ای ناسخ ہزاروں سال پہلا آدم	”
آرام	ہوکرتا آگے یاں آرام وہ آرام جان اپنا	تو ایسی جان لے آرام کو آرام جاتا	ظفر
آروغ	کل ایک حریص نے تھیف وہ بر ہو کر	عجیب کیا طعام آروغ پہ آروغ کیا	”
آرار	بردم کی تاک جہانک سے بیمار ہوگیا	رودل کو دید کا تری آزار ہوگیا	وزیر
آستاں	رنگ پیچہ خورشید نقش پا ہی ترا	بلند بام فلک سے ہے آستاں تیرا	ناسخ
آسماں	دریا دلی ہے جتم وہ عالی ہے وہ سب قدر	چاہے تو آسماں سا ہے حباب کا	برق
آس	کرے یا الٰہی امام شوخی جسعدر چاہے	کبھی آس بہلا ہم شمسوار ملک اوکھڑے	اسیر
آشنا	گرداب وقت سے دل نہ نکلا	دوڑا عجب آشنا ہمارا	رشک
آشوب	ہوش مرم آنکہ میں تو ماری جھار سے	مست کرکے شوخ چشمی آشوب آنکھ کا تو	میر
آشیاں	دیکھا اوس سر کر گلشن میں لالا ماں	اس شعر میں مرغ دل کا آشیاں ہوچکا	وزیر
آثار	جز اول وآخر ہیں مطلق آتش	نہ تو انجام ہے معلوم نہ آغاز اپنا	آتش
آغوش	میں وہ محروم محبت ہوں اگر میں مری	واکسی سے نہ ہوسکے وا اس کی آغوش کیا	رند
آفاق	لایا ایماں جو ہوا ہو	اور اسے آفاق کر دیا رہرہ	ناسخ
آفتاب	مرے کلم حرم بعت سے بہار ہوگیا	آفتاب اسا ہوا او کا کر تارا ہوگیا	”

بیت یعنی شعر	کیا اچھا بیت ہے	کیا اچھی بیت ہے
برف	برف گھل گیا	برف گھل گئی
بوتل	بڑا بوتل ہے	بڑی بوتل ہے
جامن	جامن پھلا ہے	جامن پھلی ہے۔
جنگ	جنگ ہو رہا ہے	جنگ ہو رہی ہے۔
چوکھٹ	تمہارا چوکھٹ	تمہاری چوکھٹ۔
خانقاہ	کیا اچھا خانقاہ ہے	کیا اچھی خانقاہ ہے
خیر	ہمیشہ تمہارا خیر جاری ہے	ہمیشہ تمہاری خیر جاری ہے
رکاب	بہت چھوٹا رکاب ہے	بہت چھوٹی رکاب ہے۔
سسرال	تمہارا سسرال کہاں ہے	تمہاری سسرال کہاں ہے۔
شکن	شکن پڑ گیا ہے	شکن پڑ گئی ہے۔
طحال	طحال بڑھ گیا ہے	طحال بڑھ گئی ہے
عقبیٰ	تمہارا عقبیٰ خراب نہو	تمہاری عقبیٰ خراب نہو۔
قاب	بہت بڑا قاب ہے	بہت بڑی قاب ہے۔
کربلا	کربلا ہو گیا	کربلا ہو گئی۔
گاجر	میٹھا گاجر ہے	میٹھی گاجر ہے
گھٹا	گھٹا آ رہا ہے	گھٹا آ رہی ہے۔
لاج	تمہارا لاج	تمہاری لاج۔
نان	بہت بڑا نان ہے	بہت بڑی نان ہے۔
واویلا	واویلا مچ گیا	واویلا مچ گئی۔

قالین	کیا اچھی قالس ہے	کیا اچھا قالس ہے۔
قرآں	کیا اچھی قراں چھپی ہے	کیا اچھا قرآں چھپا ہے۔
کلیات	میر کی کلیات چھپی ہے	میر کا کلیات چھپا ہے۔
کمل	کالی کمل اوڑھی ہے	کالا کمل اوڑھا ہے۔
کواڑ	نئی کواڑ ہے	نیا کواڑ ہے۔
کھٹمل	کھٹمل بھری ہوئی ہے	کھٹمل بھرے ہوئے ہیں
گھاٹ	کیا اچھی گھاٹ ہے	کیا اچھا گھاٹ ہے۔
گھی	یہاں گھی ملتی نہیں ہے	یہاں گھی ملتا نہیں ہے۔
گیت	کیا اچھی گیت ہے	کیا اچھا گیت ہے۔
لالچ	لالچ بری ہوتی ہے	لالچ برا ہوتا ہے۔
ملاپ	ملاپ ہو گئی	ملاپ ہو گیا۔
موتی	بہت بڑی موتی ہے	بہت بڑا موتی ہے۔
ناچ	ناچ ہو رہی ہے	ناچ ہو رہا ہے۔
واسوخت	واسوخت کہی ہے	واسوخت کہا ہے۔
ہاتھی	بہت بڑی ہاتھی ہے	بہت بڑا ہاتھی ہے
یقین	یقین نہیں آتی	یقین نہیں آتا۔

وہ مؤنث الفاظ جو صوبہ بہار میں مذکر بولے جاتے ہیں۔

الفاظ	محاورہ صوبہ بہار	محاورہ اہل زباں۔
اچکن	تمہارا اچکن	تمہاری اچکن۔
نال یعنی خوشہ	گیہوں کا نال	گیہوں کی نال۔

تکیہ	چھوٹی تکیہ ہے -	چھوٹا تکیہ ہے -
تیر	کیا تیر لگی ہے	کیا تیر لگا ہے -
ٹاٹ	پُرانی ٹاٹ ہے	پُرانا ٹاٹ ہے -
ٹھاٹھ	کیا اچھی ٹھاٹھ ہے	کیا اچھا ٹھاٹھ ہے -
جوڑ	کیا اچھی جوڑ ہے	کیا اچھا جوڑ ہے -
چوتڑ	تمہاری چوتڑ	تمہارا چوتڑ -
چھپر	آندھی سے چھپر اوڑ گئی	آندھی سے چھپر اوڑ گیا -
خلجان	خلجان ہو رہی ہے	خلجان ہو رہا ہے -
خلط	خلط بگڑ گئی ہے	خلط بگڑ گیا ہے -
خمیر	اچھی خمیر ہے	اچھا خمیر ہے -
دالان	اچھی دالان	اچھا دالان ہے -
درد	درد بڑھ گئی	درد بڑھ گیا -
دریا	دریا بہہ رہی ہے	دریا بہہ رہا ہے -
دھنیا	پُرانی دھنیا ہے	پُرانا دھنیا ہے -
دہی	کھٹی دہی ہے -	کھٹا دہی ہے -
دیوان	کیا اچھی دیوان ہے -	کیا اچھا دیوان ہے
ڈھیر	ڈھیر لگی ہوئی ہے -	ڈھیر لگا ہوا ہے -
راگ	کیا اچھی راگ ہے -	کیا اچھا راگ ہے -
ریاض	ہماری ریاض ہے -	ہمارا ریاض ہے -
علاج	علاج ہو رہی ہے	علاج ہو رہا ہے -

بیان دوم

اب یہاں سے ہم اون چند مذکر و مونث الفاظ کو جمع کرتے ہین جنمیں اہل دہلی ولکھنو کو تو کسیطرح کا اختلاف نہیں مگر اکثر باہر والے خصوصًا ہمارے صوبہ بہار کے لوگ ان لفظوں کو اپنی دیسی محاورے مین خلاف اہل زبان استعمال کیا کرتے ہین

وہ الفاظ جو صوبۂ بہار مین مونث بولے جاتے ہین

الفاظ	محاورہ صوبہ بہار	محاورہ اہل زبان
آئین	نئی آئین ہے	نیا آئین ہے
اطمینان	اطمینان جاتی رہی	اطمینان جاتا رہا
انجیر	چھوٹی سی انجیر ہے	چھوٹا سا انجیر ہے
اندھڑ	اندھڑ آتی ہے	اندھڑ آتا ہے
انار	کیا اچھی انار ہے	کیا اچھا انار ہے
باغ	بڑی باغ ہے	بڑا باغ ہے
بخار	بخار آگئی ہے	بخار آگیا ہے
بگاڑ	بگاڑ ہوگئی ہے	بگاڑ ہوگیا ہے
بیج	مولی کی بیج ہے	مولی کا بیج ہے۔
بیر	کھٹی بیر ہے	کھٹا بیر ہے
پرہیز	بہت پرہیز کی	بہت پرہیز کیا۔
پلنگ	چھوٹی پلنگ ہے	چھوٹا پلنگ ہے
تعویذ	بہت اچھی تعویذ ہے	بہت اچھا تعویذ ہے۔

پیچک

مذکر | لغات | ہندوستانی
مونث | مفید | الشعرا

پیش قبض

مذکر | لغات | ہندوستانی
مونث | مفید | الشعرا
" | مصحفی | مثال صفحہ ۲۵۰ مین دیکھو

پیونت (پیوند)

مذکر | لغات | ہندوستانی
مونث | مفید | الشعرا

تاج (بمعنی گنجفہ)

مذکر | لغات | ہندوستانی
مونث | مفید | الشعرا

سراب

مذکر | مفید | الشعرا
مونث | مفید | الشعرا

شعاع

مذکر | مفید | الشعرا
مونث | مفید | الشعرا

کلک

مونث | ذوق | کی عطا تو خطون کو کلک ادا
کیا عاشق کو تختہ مشق اوسکا
" | ناسخ | اک چونچ لگادیگی اگر کلک نواسنج
دہن نجا ئیگی بلبل تری منقار سے گلگیر
مذکر | اسیر | زور طبعیت سے مرا کلک فکر
بازو ہی اقلیم سخن ہو گیا
مذکر | صبا | صید ہے آہو سے مضمون اسکا
کلک ہے شیر نیستان میرا
" | مفید | الشعرا مین ہے کہ بیشتر مصحفی تذکیر ہی کے قائل ہین

رقم

مذکر | مفید | الشعرا
مونث | مفید | الشعرا

اردو

مذکر | مفید | الشعرا
مونث | مفید | الشعرا

تلے دانی

مذکر | لغات | ہندوستانی
مونث | مولف | کہتا ہے کہ جب خود صاحب لغات ہندوستانی لکھتے ہین کہ مولانا صہبائی کی رای ہے کہ یہ لفظ تلہ دان یعنی طلا رکھنے کا ظرف تھا۔ یا ے تانیث لگاکر سرمہ دانی کی طرح تلہ دانی کرلیا۔ اور پھر رنگین کا شعر سند مین دیا ہے

دور کر باجی کی سینے کو نہ مسلانی سہی
پہلے تو یہ مری اطلس کی تلیدانی سہی

اس شعر مین بھی مری اور آ ی یای تانیث ہے پھر اسکو کیونکر لکھا

بیان دوم

اب یہاں سے ہم اون چند مذکر و مونث الفاظ کو جمع کرتے ہیں جنمیں اہل دہلی و لکھنو کو تو کسیطرح کا اختلاف نہیں مگر اکثر باہر والے خصوصاً ہمارے صوبہ بہار کے لوگ ان لفظوں کو اپنے دیسی محاورے میں خلاف اہل زبان استعمال کیا کرتے ہیں

وہ الفاظ جو صوبۂ بہار میں مؤنث بولے جاتے ہیں

الفاظ	محاورہ صوبہ بہار	محاورہ اہل زبان
آئین	نئی آئین ہے	نیا آئین ہے
اطمینان	اطمینان جاتی رہی	اطمینان جاتا رہا
انجیر	چھوٹی سی انجیر ہے	چھوٹا سا انجیر ہے
ادھڑ	ادھڑ آتی ہے	ادھڑ آتا ہے
بازار	کیا اچھی بازار ہے	کیا اچھا بازار ہے
باغ	بڑی باغ ہے	بڑا باغ ہے
بخار	بخار آگئی ہے	بخار آگیا ہے
بگاڑ	بگاڑ ہوگئی ہے	بگاڑ ہوگیا ہے
بیج	مولی کی بیج ہے	مولی کا بیج ہے۔
بیر	کھٹی بیر ہے	کھٹا بیر ہے
پرہیز	بہت پرہیز کی	بہت پرہیز کیا۔
پلنگ	چھوٹی پلنگ ہے	چھوٹا پلنگ ہے
تعویذ	بہت اچھی تعویذ ہے	بہت اچھا تعویذ ہے۔

بعض صفیر

پیچک

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	مفید	الشعرا

پیش قبض

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	مفید	الشعرا
"	مصحفی	مثال صفحہ ۲۵۰ مین دیکھو

پیونت

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	مفید	الشعرا

تاج

بجنی گنجفہ

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	مفید	الشعرا

سراب

مذکر	مفید	الشعرا
مونث	مفید	الشعرا

شعاع

مذکر	مفید	الشعرا
مونث	مفید	الشعرا

کلک

مونث	ذوق	کی عطا تو خطوں کو کلک ادا کیا عاشق کو تختہ مشق اوسکا
"	ناسخ	اک چرخ لگادیگی اگر کلک ترا ناسخ دمبس تجاینگی بلبل قرقی سے لگے
مذکر	اسیر	زرو طبعیت سے مرا کلک ...

باز دہی اقلیم سخن ہو گیا

مذکر	صبا	صید ہے آہوے مضمون اسکا کلک ہے شیر نیستان میرا
"	مفید	الشعرا مین ہے کہ بیشتر فصحا مذکر ہی کے قائل ہین۔

رقم

مذکر	مفید	الشعرا
مونث	مفید	الشعرا

اردو

مذکر	مفید	الشعرا
مونث	مفید	الشعرا

تلے دانی

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	مولف	کہتا ہے کہ جب خود صاحب لغات ہندوستانی لکھتے ہین کہ مولانا صہبائی کی رای ہے کہ یہ لفظ تلہ دانی یعنی طلا رکھنی کا ظرف تھا۔ یاے تانیث لگاکر سرمہ دانی کی طرح تلدانی کرلیا۔ اور پھر رنگین کا شعر سند مین دیا ہے

دور کر باجی کے سینے کو نہ سلائی سی
پہلے تر یہ مری اطلس کی تلے دانی کی

اس شعر مین بھی مری اور کی مین یاے تانیث ہے پھر اسکو مذکر کیونکر لکھا

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
"	نوریج	دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا

پسٹا

جنس	ماخذ	
مونث	لغات	ہندوستانی
مذکر	معید	الشعرا

پلٹیش

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	معید	الشعرا

پرنٹ یا پرنٹر

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	معید	الشعرا

پھال

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	معید	الشعرا

پناہ گاہ

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	مرلعا	کہتا ہے کہ گاہ علامت مونث

پوستین

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
"	معید	الشعرا
مونث	رند	کاش دی سیاسار اپنی سکہائے پوستین کہنہ درویش بارانی ہوئی

پولیس

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	نوریج	دیکھو پرستان کے لیے صفحہ کتاب ہذا

پھولوں کی پھلی

جنس	ماخذ	
مونث	لغات	ہندوستانی
مذکر	مرلعا	کہتا ہے کہ پھولوں کی پھلی اس اعتبار سے مشکوک ہے اور پھل مذکر ہے اس صورت میں مذکر ہوگا۔

پھن چکر

جنس	ماخذ	
مونث	معید	الشعرا
مذکر	صا	مثال صفحہ ۲۲۸ میں دیکھو

پھیرو پھیرن

جنس	ماخذ	
مونث	معید	الشعرا میں لغات مونث کہ ساتھ پھیرو پھیرن کو لکھا ہے
مذکر	"	اور پھیر خاص پھیرن کو مذکر تحریر کیا ہے

پلی لوٹن

جنس	ماخذ	
مونث	معید	الشعرا
مذکر	لغات	ہندوستانی

بھبھوت

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	معید	الشعرا

بیگاری

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	مرلعا	کہتا ہے کہ بیگاری [illegible]

بیجا

جنس	ماخذ	
مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	معید	الشعرا

پرکار

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مونث	سفید	الشعرا میں مونث ہے

پیزار

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مونث	سفید	الشعرا میں مونث ہے

پپ بمعنی بخار

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	سفید	الشعرا

پرآل

مونث	لغات	ہندوستانی میں پرآل کو مونث لکھا ہے حالانکہ پیال جو اوسکا مرادف ہے اوسکو مذکر لکھا ہے اور سفید الشعرا میں بھی پیال مذکر ہے
مذکر	سفید	الشعرا مرادف پیال مذکر ہے

پیشگاہ

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	مولف	لکھتا ہے کہ گاہ علامت تانیث ہے دیکھو صفحہ ۱۷۱ کتاب ہذا

پرکار

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	سفید	الشعرا

پتنگ

مونث	لغات	ہندوستانی
مذکر	لغات کشف	مثال صفحہ ۲۴۵ میں ہے

پترا

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	سفید	الشعرا

پشک

مونث	لغات	ہندوستانی
مذکر	سفید	الشعرا

پشنیع

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	سفید	الشعرا

بُناگوش

مونث	سفید	الشعرا
مذکر	مولف	لکھتا ہے کہ بُناگوش مرکب ہے بُن اور گوش سے اور الف اسمیں زائد ہے۔ اور بُن مذکر ہے دیکھو صفحہ ۲۲۸ میں شعر صبا دراصل یہ بُن گوش ہے یعنی کان کی جڑ۔ پھر مونث کیونکر ہوگا

بیرق

مذکر	لغات	ہندوستانی
مونث	سفید	الشعرا

ابرک

مونث	سفید	الشعرا
مذکر	لغات	ہندوستانی

پپیہا بلبل

مونث	سفید	الشعرا

لغات ہندوستانی اور سعید الشعرا میں بھی مؤنث ہے

معدن

مذکر	ناسخ	دیکھنا لعل بدخشاں کا ہو معدن کا رنگ
مؤنث	۔	اگلی آجاوے گی سیری کی معدن پر
۔	رشک	نکلو گئے کیلئے ہیرے کی معدن سے
۔	سعید	الشعرا اور اصلاح میں بھی مؤنث ہے

تحت الثریٰ

مؤنث	لغات	ہندوستانی میں مؤنث لکھا ہے
مذکر	مرلغت	کہتا ہے کہ تحت الثریٰ میں الفاظ
	۔	اصلاح کیلئے ہو اور تحت مذکر
		ہے پھر تحت الثریٰ تامیٹ کیونکر ہوگا

تدبیر

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مؤنث	آتش	نکلیں جس سے رہیں تدبیریں بیری
		تدبیر کو کیا دخل ہے تقدیر میں تیری
۔	مرلغت	کہتا ہے کہ تدبیر کہیں مذکر نہیں ہے

تجارت

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے
مؤنث	مرلغت	کہتا ہے کہ تجارت کہیں مذکر نہیں ہے

تکبیر

مؤنث	لغات	ہندوستانی میں مؤنث ہے
مذکر	سعید	الشعرا میں مذکر لکھا ہے
۔	مرلغت	بھی کہتا ہے کہ کہیں مؤنث نہیں ہے

تلاقی

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر مؤنث دونوں

مؤنث	[illegible]	اگر کھلے سے بار آتا تھا کی
		تلافی کی بھی طاقت نہ تولنا کی

تلبیس مسکہ

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مؤنث	مرلغت	کہتا ہے کہ تلبیس کو دو حصّوں میں ہندوستانی نے مؤنث لکھا ہے پھر تلبیس کو مذکر کیونکر

تلبیس لباس

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے
مؤنث	مرلغت	کہتا ہے کہ اسکا حال بھی تلبیس کا سا ہے

تلنگ بندی

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے
مؤنث	مرلغت	کہتا ہے کہ تلنگ بندی میں کرنی ہوتی ہے [illegible]

تلنگڑی

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مؤنث	مہدی حسن	ست تلنگڑی کی اہر تھان ہلی

ٹھکڑ

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مؤنث	سعید	الشعرا میں مؤنث ہے

تال

مذکر	امیر	ساعت نیک لئے رنج جدائی کیا ہوا
		یہ تال آیا ہے یہاں ایک ہی تو سر گیا
مؤنث	لغات	ہندوستانی میں مؤنث لکھا ہے

تائید کلام

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے
مؤنث	مرلغت	کہتا ہے کہ جب تائید مؤنث ہے تو تائید کلام [illegible]

		اور مختلف قسم کے لوگوں نے کیا کیا یادگاریں قایم کیں -
مذکر	منیر	رہنے وہی خواب عدم آنکھوں میں ای شورش حشر یادگار ایک یہ ہے عالم تنہائی کا

فایدہ اگرچہ منیر کے شعر میں کا کی ضمیر خواب کیطرف بھی ہوسکتی ہے اور خواب مذکر ہے -

تار برقی

مونث	مشیر قیصر	ابھی تک ہم اسی بات کے منتظر ہیں کہ انگلستان میں جشن جوبلی کی کیسی دھوم دھام ہوئی - مگر کوئی تار برقی آجتک اوسکے متضمن کسی اخبار میں ہماری نظر سے نہیں گذری -
"	ایضاً ۹ ازاد اخبار	اگر صبح کو کوئی تار برقی لڑائی کی ہمارے پاس نہ آئیگی تو ہم کو تعجب ہوگا کہ لڑائی کیوں نہ شروع ہوئی -
مذکر	مولف	عرض کرتا ہے کہ تار کا لفظ دہلی اور لکھنو بلکہ تمام ہندوستان میں جہاں اردو بولی جاتی ہے مذکر ہی مستعمل ہے - پھر تار برقی کیونکر مونث ہوسکتا ہے اور شیوگائڈ لاہور نے تو اور ستم کیا کہ تار برقیوں کا مخفف تاریں کردیا
"	تاریخ	ساق سیمیں کی محبت میں ہمارے دم کے ساتھ ہی ٹوٹ گیا ای پری تار نفس بھی تار سیمیں ہوگیا
"	اسیر	کھل گئیں نبض آنکھیں وہ اوٹھا پایا بندھا تار رونے کا جو ہم نے لب جیحوں باندھا
"	"	کیا فرشتے ڈھونڈھتے آئے ہیں میرا جیب زار اور اک تار کفن زیر کفن ملجائیگا
"	رشک	دیکھا جب اوسے دیدہ انصاف ای رشک جای کہ اک نظر کا نفس آیا
"	طلسم لکھنو	تار برقی اسکندریہ اور سویز کے بیچ میں لگا ہے ۴ اگست کو اوس میں خبر کا کام جاری ہوا ہے

تو سیح

مذکر	امیر الکھنوی	پھر شروع ہو رہا ہے کچھ ہوا ہے سرد ساحل کی
"	مفید الشعرا	میں بھی مذکر لکھا ہے
مونث	تسلیم فی اے	ترشیح حیف ہوئی ابر ہوس کی ہوئی کچھ انتہا آغاز بس کی
		ہندوستانی ہر جا مونث بولا جاتا ہے

تکلیں

مذکر	آتش	گرد سے اپنے ناز نیں ہماری آنکھیں ہوا رہنگی آپ کی تکلیں کہاں تک
مونث	داغ	بجا ہے حضرت ضبط ہو گئی تمیز دق مہ ۲ ہو دل

اگن باو

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے
مونث	مرقع	لکھا ہے کہ باو مذکر ہے مونث ہے پھر اگن باو کیونکر مذکر ہوگی

اون بشم

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے -
مذکر	معتقد	الشعرا میں مذکر لکھا ہے -

اثبات

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
"	معتقد	الشعرا میں بھی مذکر ہے
مونث	سحر	آپ ہی آپ وہ کچھ ہو گئے جب جیب کل سے بات کی گو مری اثبات ہو رہی

عرض

مذکر	نرم آرا	صفحہ ۲۰ میں ہے فقرہ سامنے کے دار و عدے لے عرض کیا۔
مونث	ناسخ	میری عرض با شرف اسیا کیسا برادر کب کو کہا

طمع رنج ظلم - لمی بشم

مونث	سرم آرا	صفحہ ۱۲۹ - فقرہ بڑی بڑی طمع علی ظلی بھی ساتھ میں
مذکر	معتقد	الشعرا میں مذکر لکھا ہے -
"	ظفر	شکوہ عشق میں کام آئے دو روز بادآہ کیا علم اوسنے بنے تو اوسکو طمع کیا

خنجر

مونث	سرم آرا	صفحہ ۹۲ - فقرہ دونوں نابکاروں نے بادشاہ کے خنجر میں سونکلوین
مذکر	سحر	اس بڑائی سے دراخجر ہو لاد بڑے مارے الکدم اثر مالو و مرادرا
"	آتش	صورت عاشق کے دیکھ بسے ہوگی ایسی ہی اپنی آنکھوں میں ہلال عید خنجر ہوگیا

یادگار

مونث	[illegible]	فقرہ ہم زیادہ تر اس بات کے منتظر ہیں کہ اس عنقریب محل میں خاص الخاص
"	[illegible]	ملکہ سلطنت (حبان اوکی ...) کیا دیبای اور اوسکے خاندان نے کہ - اور تمام الدعرا

گلگیر

مونث	ظفر	زبان شمع کو کاٹا جو تو نے خوب کیا ۔ یہ شب کو بزم میں گلگیر جل گئی کیونکر
مذکر	اسیر	گردن پہ کیوں وبال لیا سر کو کاٹ کر ۔ تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا

فایدہ اگرچہ ظفر کے شعر میں گلگیر نہ مذکر ہے نہ مونث اور جل گئی کا اشارہ شمع کیطرف ہے مگر نا بلد اگر گلگیر ہی کو تانیث سمجھے اسلیے لئے مذکر کی مثال دی گئی۔

آبلہ فرنگ

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث لکھا ہے۔
مذکر	مؤلف	کہتا ہے کہ آبلہ مذکر ہے آبلہ فرنگ کیونکر مونث ہوگا۔

اِبا۔ انکار۔ سرتابی

مونث	اسیر	اتنی اسی آدم خاکی سے ہیں کینہ ہے ۔ کی جو سجدے سے ابا ابلیس مردود ہوگیا
مذکر	مفید	الشعرا میں مذکر ہے۔

اساس جڑ۔ بنیاد

مذکر	فسانۂ عجائب	بہالی اللہ یہ غلط ہوئی کہ طوطا اوڑ گیا وزیرزادہ ہرن کے ملنے سے چھٹ گیا۔ وہ جو اساس ظاہر کی دل لگی کا تھا لٹ گیا۔
مونث	مفید	الشعرا میں مونث لکھا ہے۔

ازل

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث لکھا ہے
مذکر	مفید	الشعرا میں مذکر لکھا ہے

اک بیچا

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے
مذکر	مؤلف	کہتا ہے کہ اک بیچا کی تانیث کی وجہ کوئی نہیں کیونکہ اسمیں الف تذکیر ہے والا کے جگہ

اِکراہ کراہیت

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے
مذکر	مفید	الشعرا میں مذکر ہے

بقر عید

مذکر	لغات	ہندوستانی میں بقر عید کو مذکر لکھا ہے
مونث	مؤلف	کہتا ہے کہ عید مونث ہے اور بقر عید میں اضافت مقلوبی ہے یعنی عید بقر ہے پھر مذکر کیوں کر

نم تری

مونث	مفید	الشعراء میں مونث ہے	
مذکر	مونس	چھوڑا نہ دل میں کچھ بھی بجز حسرت کے رات	روتے تھے زار زار اور آنکھوں میں نم رہا

بنی جان جنات

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے
مذکر	مؤلف	کہتا ہے کہ جب بنی آدم مذکر ہے تو بنی جان کیوں مونث ہو گا

رحل پیدمعن کی قسم

مذکر	صبا	رحل دو طرف سے ہوا و سپر پرے	کنارہ کیا شتر پر اے سبھے
"	سحر	حالی ہی جو یار کی صندوق سینہ پر	شبروں پہ بستاں سے بہار رحل [illegible]
مونث	صبا		رحل پڑی کوئی مجتہد ہوا میں چھلکا
"	سحر	لالے کی پلٹیں ہیں سارے جمع ہوئی سرج ہوا کے ہاتھ میں گر میں پہنچی ہوئی	ورد ہی سیاہ و سرخ سی قطع کی ہری پھولوں کی [illegible] [illegible]
		کھولے شبہ ان سرس آرا دماغ ہیں	

ہول

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے	
مونث	صبا	وہ گری سکتے ہیں ادھر وہ ماہ سیم	کھن پر ہولیں کہیں پر رقم

راہ

مذکر	امانی	ہم نے اس عشق میں جب ساتھ تمہارا پکڑا	آ نکلے پاؤں سری کا مول لیتے دامان پکڑا
مونث	رند	زندگی کے لیے مدت سے اونٹنی [illegible]	راہ کتنا جانے کی جان لو مگر [illegible]
"	"	پھر ملاقات کا ہی کوئی تو شہر لگا لو	راہ تو نکلے کہیں اوس سے شناسائی کی
"	امانت	نقش قدم شہر کے کوچے سے لگا لو	مارا ہیں ہم دیکھتے ہیں راہ تمہاری

بحر وزن شعر

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مونث	مولف	کہتا ہے کہ بحر بمعنی دریا البتہ مذکر ہے اور بمعنی وزن شعر یا کشتیوں کے سلسلے کے مونث ہے

بدھ ہوش و عقل

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مونث	مولف	کہتا ہے کہ بدھ ہرگز مذکر نہیں ہے اگرچہ اردو میں اب کم مستعمل ہے اور شدھ بدھ ملا کر بولتے ہیں

بدھیا خصی بیل بکرا

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے
مذکر	مولف	کہتا ہے کہ بدھیا نر کے خصی ہونے کو کہتے ہیں یا مونث کی علامت تو اسمیں کوئی نہیں

بڑبھس

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے
مذکر	معید	الشعرا میں مذکر ہے
”	مشیر لکھنوی	او سنے کہا کچھ آنکو بڑبھس سمایا ہے برسات تو نکل گئی بینڈک اب آیا ہے

بز گوسفند

مونث	لغات	ہندوستانی اور معید الشعرا دونوں میں بز مونث ہے
مذکر	مولف	کہتا ہے کہ لغات ہندوستانی میں بز اخفش کو مذکر لکھا ہے اس صورت میں بز کی تانیث کیونکر ہوگی

بزمگاہ مقام بزم

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے
مونث	مولف	کہتا ہے کہ گاہ جس لفظ کے ساتھ مرکب ہو وہ لفظ مونث ہے پھر بزمگاہ کی تذکیر کیونکر ہوئی

مونث	مؤلف	کہتا ہے کہ دلدار کا لفظ مونث ہے پھر تلمیں دلدار کے مونث ہونے کی کوئی درستی تھا

بلیٹر

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے
مذکر	سفید	الشعرامیں مذکر ہے

بالوشاہی

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مونث	مؤلف	کہتا ہے کہ شاہی کا لفظ جس کے ساتھ لگایا جاتا ہے وہ لفظ مونث بولا جاتا ہے جیسے نادرشاہی ترکی سوا اس جزو کے جو اکثر اس میں مستعمل ہے جیسے سمری شاہی ۔

اوایل

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مونث	سفید	الشعرامیں مونث ہے

اپیل

مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے
مونث	سفید	الشعرامیں مونث ہے

بار عام

مونث	سفید	الشعرامیں مونث ہے
مذکر	اسیر	جب قیامت میں ارد عام ہوا ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا

بجلی بل

مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے
مذکر	مؤلف	کہتا ہے کہ جب بل کا لفظ بھی مذکر ہے تو بجلی بل مونث نہیں ہو سکتا [illegible]

ابجد

مذکر	لغات	ہندوستانی مین اسکو مذکر لکھا ہے
مونث	لغات	ہندوستانی مین جمع اسکی ابجدین لکھی ہے فقرہ ابجدین دو ہین ایک آدم علیہ السلام کی ترتیب دی ہوئی دوسری حضرت ادریس کی

بازہ وفات

مذکر	لغات	ہندوستانی مین اسکو مذکر لکھا ہے
مونث	سرایا	کہتا ہے کہ وفات کا لفظ بالاتفاق مونث ہے پھر اسکی تذکیر کی کوئی وجہ نہین

بالو یعنی ریگ

مذکر	لغات	ہندوستانی مین مذکر ہے
مونث	مفید	الشعرا مین مونث ہے

بالین

مذکر	مفید	الشعرا مین مذکر ہے
مونث	لغات	ہندوستانی مین مونث ہے

بانک تہیار معروف

مذکر	لغات	ہندوستانی مین مذکر ہے
مونث	مفید	الشعرا مین مونث ہے

بتیا چھوٹا خام پھل ۱۲

مذکر	لغات	ہندوستانی مین مذکر ہے
مونث	مفید	الشعرا مین مونث ہے

بتیس دہار ۱۲

مذکر	لغات	ہندوستانی مین مذکر ہے

مور

مذکر ｜ صبا ｜ دیدۂ مور میں اٹکے ہوئے اڑتے اڑتے ｜ ایک اک مور بھی رتبہ میں سلیماں نکلا

" ｜ اسیر ｜ میں لاغری سے کوچۂ جاناں میں رہ گیا ｜ مورِ ضعیف ملکِ سلیماں میں رہ گیا

مؤنث ｜ ناسخ ｜ خال ہے سبزہ ہے گیسوئے خمدار کے تلے ｜ یاد رہتی ہے مور کو کوئی مار کے تلے

" ｜ سعید الشعرا ｜ میں ہے کہ مور جو فارسی چیونٹی کے معنی پر ہے مؤنث آتا ہے اور طاؤس کے معنی پر مذکر

مَیل

مؤنث ｜ دریائے لطافت ｜ میں انشاء اللہ خاں نے مؤنث لکھا ہے۔

مذکر ｜ ناسخ ｜ تھی اوس کے میل کی تتی اگر کچی ہوگئی [?] ｜ ریزہ ریزہ میل صندل کا مرادا ہو گیا [?]

" ｜ برق ｜ رنگ ولوں میں گل سے وہ گلرو جدا ہوگیا [?] ｜ میل تن پر لال صندل کا برادہ ہوگیا

" ｜ سعید الشعرا ｜ میں لکھا ہے کہ دونوں طرح مؤلف کے گوش زد ہے۔ بعید لحاظ مگر پایا جاتا ہے پس حق یہ ہے کہ جو لفظ فصحا کے کلام میں پایا جائے معتبر ہے اور مؤلف کی زبان پر بھی مذکر ہے۔

مِیل

مذکر مؤنث ｜ سعید الشعرا ｜ میں ہے کہ میل اسے ہر شئے پر کہ بولا جاتا ہے خواہ میل راہ ہو خواہ میل سرمہ کشی لیکن بعض حضور میل سرمہ کشی کو سلائی پر جو اس کا ترجمہ ہندی میں ہے قیاس کر کے مؤنث تعبیر کرتے ہیں حالانکہ مؤلف نے اساتذہ عصر کے کلام میں سوائے مذکر کے کہیں مؤنث نہیں دیکھا۔

نال

مؤنث ｜ ناسخ ｜ زیست بھر مجھکو رہا جورِ پری رویوں کا ｜ روز مولد نال کٹوائی تھی کیا جلاد سے

" ｜ سحر ｜ نال بچپن میں گڑی جنگل میں وہ بھی بن گئی [?] ｜ کس جگہ میں گھر ہے کس شہر میں معمورہ ہے [?]

مذکر ｜ ناسخ ｜ نال گڑتا ہے کسی اور جگہ کچھ بھی [?] ｜ مزرعہ جان ہے وہ اک روز ماتم خانہ ہے [?]

طلیش یہ کہاں کی بولی بولا) اس سے ایک تحقیق یہ بھی ہوگئی کہ بوٹا بغیر نون کے صحیح ہے)
اب صفیر عرض کرتا ہے کہ جناب طلیش نے تو اپنی دلیل بوٹا سے خود توڑ ڈالی - اور جناب آسیر کا رجحان مونث کی طرف اور جناب فصاحت کا مونث کہنا شاید اسوقت کے رواج کے مطابق ہے کہ لکھا ہے " اسمیں شبہ نہیں کہ ان دونوں لوگ تانیث کے ساتھ ہی بول رہے ہیں" اور جناب حلیم اور جناب عشق کا مذکر کہنا اور حضرات ناسخ و آسیر کی سند مذکر ثابت کر رہی ہے مگر جناب جلال نے تعجب ہے کہ چمپا کو مذکر کیونکر کہا - اپنے رسالہ تانیث و تذکیر مفید الشعرا نام میں وہ صفحہ ۱۲ - سطر ۲۱ میں آٹھویں لفظ کو دیکھیں کہ چنپا نون سے لکھا ہے اور اوسکے نیچے گل معروف لکھدیا ہے - اور اسکو مونثات کے سلسلے میں شامل کیا ہے -
خیر اب معلوم ہوا کہ چمپا کا لفظ تانیث و تذکیر میں مشترک ہے - جسکو جو پسند آئے -

شبّو

اسیطرح شبو میں بھی بعضوں کو گفتگو ہے اگرچہ اسکی بحث کسی اخبار میں نہیں ہوئی مگر بندہ صفیر سے بعضوں نے دریافت کیا - تو مفید الشعرا سے اور حضرت بحر کے اس شعر سے تانیث کی دلیل دیکھی

مونث	بحر	شب کو نقش قدم اوسکے مہک اوٹھے ہیں آج	ہوگئی چاندنی کے کھیت میں شبو پیدا

دوغ

آزاد - ماہ مذکور سنہ مذکور صفحہ ۲ - کالم ۲ - میں لکھا ہے کہ لکھنؤ میں دوغ دو چیزوں کو کہتے ہیں ایک خالص دہی - دوسری وہ چیز جسکو بعض مقام پر لوگ رائتا کہتے ہیں - یہ دہی اور کھیرے وغیرہ سے مرکب ہوتی ہے - لکھنؤ کے فصحا میں بحث ہونے ہوتے آخرکار یہ فیصلہ ہوا کہ صرف دہی سے غرض ہو تو دوغ کو مذکر بولیں - اور رائتے سے غرض ہو تو مونث - اب اسی پر اتفاق ہے -
بندہ صفیر نے بھی حضرت دبیر لکھنوی اور غالب علیہ الرحمۃ کی زبانی دوغ کو رائتے کے معنی پر مونث سنا ہے - یہ لفظ مختلف فیہ نہیں بلکہ ذو معنیین ہے یہاں اخبار کے سلسلے کی وجہ سے لکھا گیا

جملہ معترضہ جس جھگڑے کا ذکر کیا گیا۔ اوس جھگڑے کا خلاصہ یہاں دو وجہوں سے
لکھنا مناسب ہے ایک یہ کہ کئی لفظوں کی تانیث و تذکیر کی گفتگو اسمیں ہوئی ہے دوسری وجہ
یادگاری ہے۔ واضح ہو کہ چمپا کے لفظ پر بحث شروع ہوئی تھی میں پہلے اسکی گفتگو لکھتا ہوں

چمپ

آزاد لکھنو - ۸ جون ۱۸۹۶ء صفحہ ۳ - کالم ۱ - میں لکھا ہے - داغ نے رامپور میں مشاعرہ میں مصرع طرح دیا تھا
۵ چمپا کھلی گلاب کھلی سوتا کھلی + جلال نے چمپا کو مذکر بیان کیا - ہز ہائنس نواب رامپور کا
اوستاد لکھنو کا ایک نامی شاعر ہے جسکو لوگ امیر کہتے ہیں - اس سبب سے رامپور میں لکھنو کی زبان
زیادہ مستند ہے - چونکہ امیر کا قیام اوندنوں لکھنو میں تھا - چمپا کی بات یہاں تک آئی - امیر نے
معتبر شہر سے پوچھ پاچھ کی - حکیم (امیر کے بڑے بیٹے) اور جس نے چمپا کو مثل جلال
کے مذکر کہا - اور بعضا جتنے مؤنث - شاید امیر کی راے بھی تانیث ہی کی طرف جھکی ہوئی ہی
مونث کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ زبان پر چمپا کی تانیث بھلی معلوم ہوتی ہے - علاوہ اسکے یہ شبہہ
نہیں کہ لکھنو کے لوگ تانیث کے ساتھ ہی بول رہے ہیں - لیکن مذکر کہنے والے ناسخ اور آتش
کے کلام سے سند لاے - قافیے میں تو یہ لفظ کہیں اسطرح نہیں ملا کہ ردیف سے مذکر اور کا بھید
پردہ کھل جاتا لیکن وہ دونوں مسلم الثبوت اوستاد چمپے کے پھول سے وہاں گئے ہیں الف کو
اس موقعے پر اپنے معمول سے بدل دیا اکثر یہ قاعدے پر لحاظ کرنے مذکر کی زبردست مثالیں
جیسے تانا بانا سے کے زین - ہیرا ہیرے کے گہنے - کوٹھا کوٹھے کے رستے - گھوڑا گھوڑے
کی چال - سونا سونے کا زیور - اگر اون اوستادوں نے چمپا کو مونث مانا ہوتا تو تانیث
میں کوئی ضرورت نہ تھی جیسے تکیا - میا کے بچے سو گیا - دتیا کے پیڑ - اپنے
منشی نے جواب دیا - کہ بادی النظر میں چمپا کے مونث ہونیکی ایک دلیل یہ بھی پائی جاتی ہے
کہ عموماً چھوکریوں کے نام چنبیلی - گیندا سے مل اور چمپا رکھتے ہیں - مگر یہ دلیل اسطرح ٹوٹ
سکتی ہے کہ لونڈوں کے بھی نام رکھتے ہیں - (آزاد نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ نوشاہوں کے سہرے بھی کہیں

مشت خاک

مونث	ناسخ	کہاں اسید ترقی کی جیتے جی ہمکو	یہ مشت خاک ہی بس منتظر نگو ہوگی

معراج

مذکر	ناسخ	کسی و ال تک رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہ بھی	عزیز و کہ ہیں معراج جگہ عرش اعظم کا
مونث	میر انیس	کیا عرش الٰہی پہ جگہ آج ملی ہے	کاندھے پہ نبی کے ہیں معراج ملی ہے
"	تعلیم الشعرا	میں ہے کہ متاخرین کے نزدیک بالاتفاق مونث ہے۔	

معرفت

واضح ہو کہ معرفت کا لفظ حضرت آتش سے دھوکے میں مذکر بندھ گیا۔ جیسے حضرت انیس سے چال کا لفظ مذکر بندھا ہے۔ دراصل یہ تے کی کا حرف ایسا چور ہے کہ دھوکا دیکھا دیتا ہے بہرحال اب مذکر مونث دونوں کی مثالیں سنئے۔

مذکر	آتش	معرفت میں اوسکی ذات پاک کے	اوڑتے ہیں ہوش حواس ادراک کے
مونث	ناسخ	معرفت ہمکو اپنے علم سے دی	تقویت ہمکو اپنے حلم سے دی

ململ

مونث	دریائے لطافت	میں مونث ہے۔	
مذکر	بیدار	جب جسم پہ تیرے ہے پسینے کی بہار	ایسا تن زیب نہ ہم نے کوئی ململ دیکھا

موتیا

مونث	اخبار آزاد	لکھنؤ کے ۸ جون ۱۸۸۶ع میں داغ کا یہ مصرع لکھا ہے چمپا کھلی گلاب کھلا موتیا کھلی

اور اس مصرع میں چمپا کی تانیث پر جناب غلام محمد خان تپش مالک مشیر قیصر اور جناب منشی احمد علی شوق مالک اخبار آزاد سے گفتگو شروع ہوئی تھی آزاد کے پرچہ مذکورہ کے حاشیہ پر لکھا تھا کہ " موتیا دہلی میں تانیث کے ساتھ مستعمل ہے اور لکھنؤ مذکر کے ساتھ

مذکر	سحر لکھنوی	جیسا کہ بہار میں آنسو گرے تھے بلبل کے	اوسی زمین پہ کھلتے ہیں موتیا میرا

مذکر	اسیر	ہوگیا ہم سے جدا حسن کی وہ بھال پر		مرزع امید و قف پایالی ہوگیا
"	صبا	لامکاں تک کہیں ہے اسرار پای خیال		مزرع سرِ فلک ہیچ میں پامال ہوا

مژہ

مذکر	اسیر	رخ کو چھپا تو وہ مژہ دل میں کھٹک گیا		گل لوٹنے میں خار سے دامن اٹک گیا
مؤنث	سحر	عصیاں میں میرے قتل کی تدبیر ہوگئی		ابرو ہوا کماں مژہ تیر ہوگئی
"	ناسخ	مژہ ہے وہ گویا اسباب کا کام کرے		
"	رسا	ہر مژہ چشم فسونگر کو زباں ہوتی ہے		

مسطر

مؤنث	دہلی کے اہل لغات	میں مسطر مؤنث ہے۔		
مذکر	اسیر	لکھنے لگے جو دیدہ گریاں کا حال ہم		موجوں نے سطح آب کا مسطر نا دیا

مُشت

واضح ہو کہ اسکا حال بھی کف کی طرح ہے جیسا صفحہ ۱۷۶ میں لکھا گیا ہے معید الشعرا میں ہے کہ مُشت گھونسے کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے اور مٹھی کے معنی پر مؤنث ہے۔ لیکن جو حالیکہ کسی لفظ کیطرف مضاف ہو اوسوقت اسی تذکیر و تانیث میں اطاعت مضاف الیہ کی کرتا ہے۔ یعنی اگر مضاف الیہ مذکر ہے تو مذکر آئیگا۔ اور مؤنث ہے تو مؤنث آئیگا۔ مثلاً مشتِ پر مشتِ زر مشتِ استخواں مشتِ غبار مشتِ غبار کو مذکر بولینگے۔ اور مشتِ خاک کو مؤنث استعمال کرینگے۔ مؤلف کتاب ہذا کے نزدیک بھی یہی ہے۔ اس سب کی مثالیں الگ الگ لکھی جاتی ہیں

مشتِ غبار

مذکر	سحر	او ٹھا ہے میرے دل برباد کو تاک کر		رکھے رہیں آماس مشت غبار میرا
"	اسیر	آثار گاں عشق کا پوچھا جو مرتبہ ان		مشت غبار لیکے صبا نے اوڑا دیا

مذکر	اسیر	ڈوبتا جب عین وقت میں گوارا ہو گیا	مدلسہم اقد دریا کا کنارا ہوگیا
مذکر	مفید الشعرا	میں بھی مذکر مانا گیا ہے۔	

مرقد

مونث	مرزا والا جاہ	کیا عجب عاشق و معشوق کی مرقد ملجائے + یہ مصرع جلال نے مثال میں لکھا ہے	
مذکر	مفید الشعرا	میں جلال اسکو مذکر مانتے ہیں۔	
مذکر	دبیر	گو قبر سے زہرا کا پسر پاس کے گیا تھا	پر مرقد خاتون جہان کانپ رہا تھا

مزاج

مونث	فدوی	یہ بات سنکے پھر وہ غضبناک ہوگیا	اوسکی مزاج ہاتھ سے بار گرگئی
مذکر	ناسخ	لائی نادانی سے ابکی گل صبا ہو صبح	کیا مزاج کاکل شبرنگ برہم ہوگیا
مذکر	صبا	آتے ہی فصل گل کے جنون کو ہو گیا	بدلی جو رت مزاج برا ہو بدل گیا
مذکر	سحر	شب غم کا کیا علاج اچھا	یہ نہ پوچھا سحر مزاج اچھا

مزار

مونث	میر	سنا جاتا ہے شہر عشق کے گرد	مزاریں ہی مزاریں ہو گئی ہیں
مذکر	ناسخ	اس اداسے چلے جو یار اپنا	نقش پا کیوں نہو مزار اپنا
مذکر	غالب	ہوئے مرکے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا	نہ کبھی جنازہ اوٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا
مذکر	ظفر	خون ہوتا ہی تازہ تری کوچہ میں ہمیشہ	بنتا وہاں روز ایک مزار اور نیا ہے
مذکر	برق	مرنے کے بعد بھی نہ گیا سوز داغ غم	میرا مزار سینہ تفسیدہ ہو گیا
مذکر	سحر	بیٹھا در صنم پر دل اوٹھ گیا جہان سے	اوس کوچہ میں بنے گا اکدن مزار میرا
مذکر	وزیر	نازنے دی نہ رخصت آگے اوسے	دو قدم جب مرا مزار رہا

مزرع

مونث	رند	آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اپنی بر آب	مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی

۔	معید الشعرا	میں رشک کی رسال دی ہے	ع	اسی کے مول ہی ہیں یلی شاع دل

مثل

مونث	فرہنگ الفاظ	میں انشاء اللہ خاں نے مونث لکھا ہے
مذکر	ناسخ	شجاعت میں کرم میں عدل میں سب میں یہ تھا / عالی نفسی میں تھا وہ یکتا | اہلِ آخری ہے مثل اپنے عہد کا / اوس عصر میں تھا یہ مثل اوسکا
۔	احمد	

محمل

مونث	معید الشعرا	میں ہے کہ قیاس پر منزل اور محفل کے محمل کو بھی مونث لولیں تو کانوں کو برا نہیں معلوم ہوتا بلکہ جوشش آتا ہے۔ اور یہ سرور رشک کا مثال میں دیا ہے
۔	رشک	کھینچ دنیا سے کیا کون علی ہی تابوت کی | محو کیسو تھا مجھے لیلی کی محمل چاہیے
مذکر	ناسخ	وادی وحشت میں کیوں شکل جرس نالاں ہیں ہم | الک لیلی کا سماں کس کس کا محمل ہو گیا
۔	نسیم دہلوی	ولولے ہیں لعس حد کے مادحت عمر | کچھ دلوں میں رہے لیلی نہ محمل ہو گا
۔	سحر	| ہوا پر ہے بگولے کی طرح محمل پر کا

مخمل

مونث	فرہنگ الفاظ	میں انشاء اللہ خاں نے مونث لکھا ہے۔
۔	معید الشعرا	میں ہے کہ مخمل مختلف فیہ ہے مگر مذکر کثر بولا جاتا ہے اور مونث شیشہ
مذکر	رشک	تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگے کرے صبح | سوئے ہم تم کھیسے کا مخمل دو ہوا تا گیا
۔	اسیر	عاقل پری طرح سے ہے شمشیر یار کی | جب دیکھیے ہے خواب میں مخمل نیام کا

مد

مونث	ناسخ	قاصدہ کیسو عورت سے عرصی کو دیکھیے | مد ہے شیشہ آپ کے رات ور ار کی
۔	شفا	از عصور و ورد کیجے گا مانم حال | ہر رگ گل میں مد ہے بہار کی
مذکر	اسیر	خط جو اور شن جو لکھا اور حال انکا | دایرہ مہتاب رشک کلشاں ہو گیا
۔	سحر	تجلی چاں سے شوں سے نشت قسل کی جو | تیغ کھینچ ہوئے کیا کیا نہ تکبیر تم

لیزم

جنس	سند	بیان
مذکر	ناسخ	مجھسے کھنچوا تا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کا — اور کوہ عشق کی کھینچتا ہے تو مگدر اوٹھا
مونث	مقید الشعرا	میں ہے کہ لیزم زیادہ مونث مستعمل ہے۔

ماضی

جنس	سند	بیان
مونث	صہبائی	وہ ماضی بسبب اتحاد معنی کے اس مصدر کے ساتھ لگا دی گئی۔
مذکر	مقید الشعرا	میں ماضی کو مذکر لکھا ہے

مالا

جنس	سند	بیان
مونث	مقید الشعرا	میں ہے کہ لفظ مالا کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے بعضے مونث بولتے ہیں اور بعضے مذکر۔ لیکن اقلید نظم فصحائے لکھنؤ کے کلام میں مذکر ہی پایا جاتا ہے اور فصحائے دہلی مالا کو فقط مونث بولتے ہیں اور انکے استعمال میں مذکر نہیں

جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
مذکر	ناسخ	تیرا مالا ستو ہوگا قتل کرتا ہے مجھی	ای پری مالا سر دہی کا یہ مالا ہو گیا
〃	رشک	اپنی شہادت میں ہے طالب لب جز او یار کا	چاہیے زیور میں مالا تیغ جوہر دار کا
〃	نسیم	انداز سے او سینے لپکے مالا	کاندہے پہ رکھا او جی کے ڈالا
〃	اسیر	ہنسکے جب دکھلا گئے او سینے میں دندان مشت	ہم یہ سمجھے موتیوں کا ہمکو مالا ہو گیا
〃	برق		سب نے ہیں پیرس کے لئے موتیونکے مالے بنائے

مان

جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
مذکر	ظفر	الطاف و کرم اور دینہ رہتا ہی تمہارا	تم جانتے ذرہ بھی نہیں مان کسیکا
مونث	بیدار	یار سے جان نہ پہچان ہوئی	نہ توجہ نہ ذرا مان ہوئی

متاع

جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
مذکر	نسیم دہلوی	کی گہر ریزی کہ اک آبلوں نے لوٹ کر	تہا متاع عمر جو وقف بیابان ہو گیا
مونث	ظفر	بلا غارتگری آئی ہے ظالم تیری غمزے کو	متاع صبر طاقت سب مری الٹی گئی رات کو [illegible]

گرہ

مؤنث | ناسخ | کس حسن سے دیوانے کی کھولی ہے گرہ | ایک جا دیکھا ہے کیسے سبز اور سیاہ کو

" | سعید الشعرا | میں ہے کہ تحقیق یہ ہے کہ جملہ فصحائے لکھنؤ گرہ کو مؤنث بولتے ہیں

مذکر | رشک | حسن سے گرہ بنا مجھے اسے اوس گیسو نے کیا | کام لیا ہر قدم نے جبر سے اختیار کا

گزند

مذکر | وزیر | یہ تیری مانگ کی گیسو میں ہر رگ [illegible]

مؤنث | صبا | گیسوئے یار سے کس کس کو گزند پہنچی | ہر اک سانپ یہ سایہ ادھر سے گزرا اور ڈسکے کا ناگنے یہ لعنی بیان کیا گیا

" | سعید الشعرا | میں جلال نے بھی گزند کو مؤنث مانا ہے۔

گلگشت

مذکر | میر | یاں بلبل اور گل پہ تو عبرت سے آنکھ کھول | گلگشت سرسری نہیں اس گلستان کا

مؤنث | صبا | کیا کہوں کیسے میں گلگشت چمن کرتی تھی | بلبل جان قفس تن میں گرفتار رہی

" | رند | چلیے شب جمعہ تو مزار شہید پر | گلگشت کریں آپ شہادت کے چمن کی

" | سعید الشعرا | میں بھی مؤنث ہے

گو

مؤنث | میر | شہ بازی سے چرخ گرداں کی | سر ہمارا ہے گوئے میدان کی

مذکر | گویا | سر اڑا تا ہم شمشیر سے جا بجا | یہ وہ گو ہے جو کسی فاعل سے چوگان ہوا

گوسپند

مؤنث | سعید الشعرا | میں ہے کہ گوسپند اکثر مضمون کی زبانی مؤنث سنا ہے لیکن سعد اللہ خاں مرحوم نے مذکر لکھا ہے

مذکر | سقا | یہ سپہر گرداں بھی ہر ہر صبح ہی قائم | زبان عصر وہ سما گوسپند کرتا ہے

گھڑیال

مؤنث | ظفر | شام سے صبح تلک پیش نظر گھڑیال تھی | دیکھ کر بعد تک کسی حال ہی ہوگئی

ضروریات میں ہے۔ تیسرا استعمالات شعرا دیہ کسیکے ماننے کے قابل نہیں۔ یہ اونہیں کی ذات تک محدود ہے جیسے بیخون کے بگاڑے ہوئے یا تراشے ہوئے الفاظ۔ یہ خاص کسی ضرورت اور وقت کے لئے ہے نہ کہ ہمیشہ کے واسطے۔ اور کبھی اتفاق شعرا کی وجہ سے تصرفات شعرا بھی مسلمات شعرا ہو جاتا ہے بہر حال یہ بحث طول ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ گاہ کے ساتہ کسی لفظ کا مذکر ہو جانا تصرفات شعرا میں ہے۔ جیسے ذوق دہلوی عرصہ گاہ کو اور نسیم لکھنوی تختگاہ کو مذکر باندھ گئے۔ یہ تصرفات شعرا میں ہے۔ ابھی پر اتفاق نہیں ہوا ہے۔ اور سجدہ گاہ درگاہ کمین گاہ کی تانیث مسلمات شعرا میں ہے اسپر اتفاق شعرا ہے۔ لیکن جناب جلال نے جو آپ کو لکہا وہ بھی صحیح ہے کہ سحرگاہ کا لفظ کم مستعمل ہے اسلئے اسکی تانیث تذکیر مبہم ہوگی۔ مگر مفید الشعرا میں وہ لکھتے ہیں کہ پگاہ بمعنی وقت صبح مونث ہے تو سحرگاہ اور صبحگاہ بھی بمعنی وقت صبح ہے یہ بھی لامحالہ مونث ہے۔ اب میں سب کی مثالیں جو میرے پاس موجود ہیں لکھتا ہوں۔ و التسلیم

گاہ مذکر

عرصہ گاہ	ذوق	یہ حیات چند روزہ جو نہ سد راہ تھی	تو ہر ایک عرصہ گاہ عدم و وجود ہوتا
تختگاہ	نسیم	اندر تہا بادشاہ اوسکا	آسن تہا تخت گاہ اوسکا

گاہ مونث

درگاہ	اسیر	ناوک اسیر اوسکا دل پر کبھی نہ بیٹھا	سے چلے ہزار بار ہے درگاہ میں کمانکی
کمین گاہ	صغیر	ہوا داخل اوس باغ میں سو لوی	جہاں سے قریں وہ کمین گاہ تھی
سجدہ گاہ	وزیر	نہیں اوٹھتا ہے سر سجدے سے میرا	بلکہ ہے سجدہ گاہ اوس خاک پاکی

تختگاہ لغات ہندوستانی میں ہے کہ تختگاہ اسم مونث مسکن شاہی دار الخلافہ دار السلطنت
مفید الشعرا میں ہے کہ پگاہ بمعنی وقت صبح خرگاہ درگاہ دستگاہ کارگاہ بارگاہ مونث بولے جاتے ہیں۔

کیف

مونث	ناسخ	ہماری کیف سزاوار احتساب نہیں	خیال چشم ہے کچھ ساغر شراب نہیں
مذکر	نسیم	ہوشیاں بعیث ہیں ساقیوں کو	کیف شراب ناب مری ہر سخن میں تھا
	اوج	اکثر شاہد گل اپنی آنکھوں میں مست	نشہ حسن سے کچھ کیف ہے آنکھوں میں بھرا

سحرگاہ

واضح ہو کہ گاہ علامت اسم ظرف ہے جسکے لگانے سے جگہ یا وقت کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھو اس کتاب کا صفحہ ۱۹

فائدہ مجھے جناب منشی ظہور احسن صاحب شوی عظیم آبادی مؤلف رسالہ اراحۃ الاغلاط نے سحرگاہ کی تحقیق کے لئے ایک خط لکھا تھا۔ میں نے اونکا جواب جو لکھا ہو خالی از فائدہ نہیں اسلئے لکھا جاتا ہے۔

خط ۔ وھو ہٰذا

جناب من۔ تسلیم۔ پوسٹ کارڈ ہشتم رجب ۱۳۱۷ ہجری پہونچا۔ لفظ سحرگاہ کی تانیث اور تذکیر کے باب میں جو آپنے تحقیق فرمایا ہے واقعی یہ ہے کہ اسوقت تک میری نظر سے یہ لفظ اسطرح سے نہیں گذرا جسکی تائید و تذکیر ضمیر فعل یا حروف روابط سے ایسی ثابت ہو کہ شک نہ باقی رہے۔ یوں تو گلزار نسیم میں مندرجہ ہے۔ تولا وہ فسردہ دل سحرگاہ ÷ کیا سرد ہوا ہے واہ وا واہ ÷ اس سے کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ مگر سیر کرنے سے شاید اس لفظ کی تحقیق ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اردو کی قاعدہ گاہ جس لفظ کے آخر میں لگایا جاتا ہے وہ جگہ یا وقت کے معنی پیدا کرتا ہے اور وہ صورت مشکوک ہے گو بعضوں نے ذکر ہی نامہ ہی ہے مگر وہ تصرفات شعرا میں داخل ہے کیونکہ شعرا کا برتاو اردو کی اصول عشرہ میں طرح پر ہے ایک تصرفات شعرا جسکی عدد اونہیں کی ذات تک ہے یا اونکی مقلدین تک دوسرا مسلمات شعرا۔ جو کہ جمہور کے ماننے کے قابل ہے گو قاعدہ کے خلاف ہو۔ مگر اسمیں اتفاق شعرا

مذکر	برق	یاد رفتار ہے اوس رشک قمر کی مجکو	کبک ہر وقت مرے پیش نظر پھرتا ہے
”	صبا	وہ یکایک باغ مین پہونچے جو اسلاہ ہوئے	کبک بہاگے سامنے سے شور کرین کیا ہوئے

کٹار

مونث	سعید الشعرا	مین مونث لکہا ہے۔	
مذکر	گویا	اوس سے بانگا جو جون بہا تو کہا	کوڑی رکھتا ہنین کٹار اپنا
”	رشک	لبنیون پر اڑرہے ہین بانہ جمال ایکبر	کوڑی بہر تاڑی یہ چلتا ہی کٹار ایکبرس
”	صبا	تیز ہے سودای مژگان نگار ایکبرس	کوڑیون کے مول بکتے ہین کٹار ایکبرس

کف

جناب جلال لکھتے ہین کہ کف بمعنی پھین مذکر آتا ہے اور بمعنی کف دست وکف پا مختلف فیہ مگر برق نے فقط کف کو تہیلی کے معنی پر مونث باندہا ہے

مونث	برق	زیب و زینت سے بری حسن خدا داد ہی ترا	کف موسے کبہی مہندی سے حنائی ہوئی

اب مین جن جن لفظون کے ساتہ کف کی ترکیب ہے لکھے دیتا ہون

کف پا

مذکر	آتش	کیا چمک کر نکلتا تہا صدر ملائے یار سے	سامنے خورشید کے اوسنے کف پا کردیا
”	مومن	آج ہم رنگ حنا ہے گریہ	مل دون آنکھین کف پا سے تیرے

کف دست

مونث	برق	حضور زرافشانی روی یار	کف گل کف دست سایل ہوئی

کف افسوس

مونث	ناسخ	میرے مرنے سے کف افسوس گلگون ہوگئی	اونکو خالی ہاتہ ہی ملنا حنا سے کم نہین

فائدہ اسیطرح مشت کا لفظ بھی ہے کہ مشت غبار مذکر اور مشت خاک مونث ہے مثالین اسکی حرف میم مین دی جائنگی۔

قلم

مذکر	ظفر	رہی قلم دم تحریر عمر بھر کی طرح	بہا یہ اشک ہی چشم نم بھر کی طرح
"	تسلیم	پھرنا جو دولت کا مدعا ہے	اب صفحہ پہ یوں قلم پھرا ہے
"	ناسخ	وصف ابروئے دلبر کا جو لکھنے لگا	تیر سا سیدھا قلم مثل کمان خم ہو گیا
"	ذوق	ہوا جو حمد امیں دل سر معروف رقم میرا	الف الحمد کا سا ہوگیا گویا قلم میرا
"	[illegible]	عدو کی ساحری میں دیکھو اعجاز رقم میرا	عصائے موسوی ہے حمد عالی میں قلم میرا

خلاصہ یہ ہے کہ قلم تحریر دہلی میں مذکر اور مونث دونوں ہے۔ اور لکھنؤ میں مذکر ہی ہے مونث کسی نے نہیں مانا ہے۔ اسکے سوا شراب کی قلم درخت کی قلم وغیرہ لکھنؤ میں مونث ہیں۔

قلمتراش

مونث	فرہنگ لغات	میں مونث ہے ۔	
"	رشک	میرے لئے تراش ہی ہے سر قلم	کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش
"	معدن الشفا	میں بھی مونث ہے ۔	
مذکر	ظفر	گردن پر دار رکھکے تو سلے	ٹوٹے یہ قلمتراش میرا

قلمرو

مذکر مونث	آتش	اللہ کے کرم سے تو ملکو کیا مطیع	زیر نگیں قلمرو ہندوستان ہوا
	"	جیسے پریاں ہیں کرمیں مثل سلیمان تسخیر	یہ قلمرو ہی رہے زیر نگیں ہندی سی

کاکل

مذکر	رند	الٰہی الاماں زہے پیچ کھاں ہی بلا کا	بلا مارا دل ہمکو شانے پہ کاکل آنکھ چھوڑا ہے
مونث	مدخج	کمر پہ جسکے تری کاکل بل کھا آئی	قیامت ہی جان ہمکی عاشق کے سر آئی

کبک

مونث	صبا عظیم آبادی	ہر قدم پر کبک دری چال سول رجستی ثار درگزری شاخ سرو اور جسکے رد ہمر ہو الٰہی

مونث	نسیم	مرا مطلع کا دی فکر دو پہلو ہو تو ایسی ہو	زمیں حصے برابر بیت ابرو کی ہو تو ایسی
"	اسیر	فکر ہے اونکو متاع حسن کے نیلام کی	سیر ہو جہوٹے اگر بولی ہمارے نام کی

قامت

مذکر	وزیر	تیر یا جوشہ کے ہاتھوں پہ قامت حشر کر گیا	ٹوپی گری زمیں پہ مینکا ڈہلک گیا
"	صبا	قتل مجکو یار نے حسن تواضع سے کیا	قامت خم گشتہ شمشیر ہلالی ہو گیا
مونث	بحر	بلاؤں کا مصدر ہے خلقت تمہاری	قیامت سے مشتق ہے قامت تمہاری
"	مفید الشعرا	میں جناب جلال لکھتے ہیں کہ تحقیق یہ ہے کہ آتش کے خاندان میں مذکر ہے اور ناسخ خاندان میں مونث	

قبلہ نما

مونث	دریائے لطافت	میں مونث لکھا ہے	
مذکر	لا اعلم	مشہور مصرع ہے	جیسے کعبہ کی طرف قبلہ نما پھرتا ہے
"	مفید الشعرا	میں جناب جلال لکھتے ہیں کہ قبلہ نما خلاف قیاس مذکر بولا جاتا ہے اسکی تذکیر میں اتفاق جمہور فصحا ہے کوئی مونث نہیں بولتا۔	

قتل

مونث	مرزا جان طپش	کل یار نے مجھسے پوچھی قیمت دل کی کہنے لگے سودا نہ بنے گا یہ طپش	میں نے قتل اپنی اوسکی قیمت میں لکھی منہ مانگی بلا موت تجھے کہنے دی
"	دریائے لطافت	میں بھی مونث ہے۔	
مذکر	میر	کوئی عاشق نظر نہیں آتا	ٹوپی والوں نے قتل عام کیا
"	بحر	گوٹا ٹانک کے پاجامے پر طرہ قبا ہے بانکا	طرہ کیا دستار پہ رکھا یار نے قتل عام کیا

قدغن

مونث	دریائے لطافت	میں مونث ہے	
مذکر	مفید الشعرا	میں مذکر ہے	
"	دبیر	حاکم نے کیا ہند سے عقد اپنے پسر کا	اک ایک پہ قدغن کیا یثرب کی خبر کا

جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مونث	میر انیس	روکر کہا زینب نے میں ہو گئی واری	میں صدقے ہوں اور فاتحہ بھی ہے تمہاری
مذکر	سحر	فاتحہ بنا کس شہید عشق کا	رات بھر درگاہ میں ماتم رہا
"	صبا	دلایا گیا فاتحہ عام سے پر	ہوا سیکڑوں میں نپالا ہمارا
"	نسیم	مداو تقدمت عسادوں جن ملا ہمکو	مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھو رہائی کا
"	سعید اللہ	میں صاحب جلال نے بھی مذکر مانا ہے	

فرد

جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مذکر	شرف دیکھو	صبحدم دیکھ کے نقشہ تری پیشانی کا	آئینہ فرد بنا دفتر حیرانی کا
مونث	میر	حسب ملاقات فردیاں آئی	دستخطی فرد میں سے دکھلائی
"	اسیر	محشر میں ہوشوں ہو لیسم کرم ہوئی	اوڑنی بھر گئی فرد ہماری حساب کی

فغان

جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مذکر	آتش	عشق گل میں ہی بلبل کا فغاں ہے کرتا	پر لو مرے سے وہی فغاں لکنتاں ہے کرتا تھا
مونث	دبیر	عباس نے سر اپنا جھکا کر یہ کی فغاں	حضرت کی زندگی میں تھی ہاکر جواں

فکر

جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مذکر	اسیر	دارا ہی گیا عمر میں جی سہل ہی گیا	گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا
"	مومن	کیا اچھے ہو گئے کہ بھلوں سے برے ہوئے	یاروں کو فکر چارہ و درمان سے ہے
"	میر	جادہ میں سحر مرگ پہل اپنا کچھ سر	اس مرض میں ہے عبث فکر تسلی ماں کا
"	قلق	بستہ لب ہے ترا ہے اب مسیح دم شمشیر کا	اے عزیز نار کچھ ہے فکر اس تحریر کا
مونث	میر	مری تلاش میں ہے جیسے خیال معشوق کا	لگی ہے فکر پریشاں کہاں کہاں میری
"	مومن	یہ فکر باطل آشفتہ سری کی	بلا لائی ہوئی ہے کس پری کی
"	ناسخ	جواب اس قد لنگر سے میں ابھی آیا ہوں نظر	فکر کرنی ہے لکھیں اکیلی تعریف کی
"	آتش	گم ہو گئے ایسے ڈھونڈ ہی نہیں پاتا کا	کھو دی گئی فکر ہکو ہماری سراغ کی

مونث	اسیر	زلف کے مانند کنگھی نے تری سیوا کی	طرز ہے شاگردوں میں بھی ٹھیک ٹھیک استاد کی

طلاق

مونث	ناسخ	کہ دنیا کو دی میں نے یکسر طلاق	رہا مجھ میں اور اس میں ہمیشہ فراق
مذکر	دبیر	اقدس نے وارث ہمہ حیدر کا کیا ہے	دنیا کو طلاق اپنے بزرگوں نے دیا ہے

عار

مذکر	سودا	اک زہرہ ایک پائے اوس شوخ سے کیا	سودا کے دیکھنے سے تجھے عار ہی ہے
مونث	نسیم دہلوی	تم تو کب آئے تھے لیکن رگ بھی آئی تمیز	آپ کی آزردگی سے ہم سے سب نے عار کی

عندلیب

مذکر	اسیر	طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے اسیر	ہر چمن میں عندلیب خوش بیان اپنا ہے
مونث	زہر	کبھی دور سے ہے گھات میں صیاد	عندلیب آجکل میں پھنستی ہے

عیار

مذکر	غالب	بسکہ شہ کا ہوا ہے روشناس	اب عیار آبروے زر کھلا
مونث	مفید الشعرا	میں ہے کہ عیار بمعنی چاشنی زر و نقرہ مونث ہے۔	

غلاف

مونث	امانت	قفس میں بھی پھڑک کر رہا ہے ای صیاد مر جاؤں	غلاف شبنم گل بستہ ہو صحن گلشن کی
مذکر	برق	قاتل ہرن کی طرح لباس بھی ہے	تلوار کا غلاف بھی تلوار ہو گیا

غور

مذکر	نسیم	سوچا وہ کہ لیجیے میں کیسی غور	دشمن کا تھا سامنا کیا غور
مونث	رند	ڈال دی میں نے کلیجوں تب دھر دی	غور کرنی ہو تو کر لو جگر افگاروں کی

فاتحہ

مونث	امیر	قبر مجنوں پہ فاتحہ پڑھ دی	نجد کا جب ملا مقام ہنوز

شفق

مذکر مؤنث	اثبات آتش	شام کا رنگ جو سسی کی آنکھ اوڑا دیا سرخی ہاں ہو سلا ہے یہ بار بر		او سپہ سسی جو لگائی تو شفق پھیل گیا پھر لے شفق دیا دیدہ جلی شام کی

شک

مؤنث	طالب الکبیر	جسم مانی ہیں اوسکی آنکہ جھک گئی چوری تا ست ہیلی سک گئی		
مذکر " "	وزیر نور محمد زمی	گلے سے سرخی ہاں صورت ہی جو نظر آئی لے یا مجھے باغ یہ صحرا کا گمان ہے کہ شمہ پہل اوسکی ہے لے پہل کا		ہوا سک مسکتو ملک گردن سافی یہ بلبا کا سک غنچہ سوسن پہ ہے آہکی پر یکا جسکے کوچے پہ شک ہے لعل کا

شکن

مذکر " مؤنث "	مومن میرن رشک اسیر	کیا کیا شکن دے ہیں دل دار کو مرے شعل شعراو ہی تماکر دسامن اللہ رے وصل یار کے مضمون کا اسر بر ساہ دل صد چاک کے کیا سید ہا		او سکے خیال میں ورق انتخاب تھا اک اک شکن کتا تری زلف دوتا کا نامہ نہ کھل سکا یہ شکن سے سکل ملی شکن دراہی راو زلف ہر پیچ کی

صاد

مؤنث مذکر "	نسیم یاس رنگ	صاد آنکھوں کی دیکھکر پیر کی رسک سے بھریں ہیں آنیا دکھایا جب کلام مدحت جیم و عصا	-	ملتانی کے چہرے پر لطف کی وصل کا صاد یا وصال ہوا کسی پر سعض ہرنا ہی کسی کا صاد ہرتا ہے

طرز

مذکر " مؤنث	بادشاہ لکھنؤ سحر ناسخ	جیسا سے مرے وہ پیراو آگیا اسے سحر غزل کی جو تم نے پیارے ترنم کے پر ملے کا زار		دلربائی کا طرز مجھے یاد آگیا ہر طرز کلام سیر کا ہے تو اور دیکھے طرز اگر یری جمال کی

سیل

مونث	صبا لکھنوی	الٰہی کس دوانے کا ہے ماتم آج صحرا میں	کہ سیلیں اولی پھرتی ہیں بگولے خاک اڑاتے ہیں
"	میر انیس	ہر سو اوٹھا یہ شور کہ سیل فنا بڑھی	وہ کیا بڑھی کہ کھولے ہوئے منہ قضا بڑھی
"	دبیر	غل فوج میں تھا سیل فنا موج پر آئی	یہ فرد پر آئی تو قضا زرہ پر آئی
"	رشک		مردم دیدہ کو سیل آب بارانی ہوئی
"	بحر		اشک اندھے ہوئے ہیں سیل فنا آئی ہے
"	مفید الشعرا	میں ہے کہ سیل کی تانیث کے بیشتر فصحا قایل ہیں - اور تذکیر کم -	
مذکر	میر	نہ دل رہا بجا ہی نہ صبر و حواس ہوش	آیا جو سیل عشق سب اسباب لیگیا
"	ناسخ	نہیں میخواری کرے جسدم وہ مخمور خدا	سیل مے ہر کیوں نہ ہادم خانہ خمار کا
"	رشک	کرہ جودی سے ہوا اونچا جو سیرا سیل اشک	بولی روح نوح اب طوفان پورا ہوگیا

سیم

مونث	دریای لطافت	میں سیم بمعنی چاندی مونث ہے	
"	مفید الشعرا	میں بھی	
مذکر	ناسخ	گر ترقی چاہتا ہے حسن کی ای سیم تن	پی مے گلگوں کہ اس سے سیم زر ہو جائیگا

شکر قند

تذکر	مفید الشعرا	میں ہے کہ شکر قند کو بعضے برعایت تذکیر جزو دوم کے مذکر بولتے ہیں -
مونث	"	لیکن مونث بیشتر فصیحوں کی زبان پر ہے - اور مولف بھی تانیث ہی کا قایل ہے

شط

مذکر	مصحفی	گر میں شہید تیرے کس نمط زمیں کے تلے	جب اونکے خون کا بہتا ہو شط زمیں کے تلے
مونث	مفید الشعرا	میں ہے کہ متاخرین بالاتفاق مونث کہتے ہیں -	

تسبیح

مذکر	اسیر	ذکر کرتا ہوں کسی نرگس مخمور کا	سبحہ میرے ہاتھ میں ہو دانہ انگور کا
مونث	ناسخ	بھول گل میں اسقدر ہے بیکسی کا ذکر	سبحہ زاہد لے مانی دانۂ انگور کی
"	صبا	بت پرستی سے طبیعت مری بیزار ہوئی	سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار بکی

سلک

مذکر	ناسخ	خجلت دندان جاناں سے گہر ہیں آب آب	سلک گوہر اپنی مژگان کی طرح تر ہو گیا
مونث	"	طلسم خندۂ دندان نمای یار تو دیکھو	ہنسی ہے خندہ یا ٹوٹی ہے سلک گوہر دندان
"	صبا	اوسکی بتیسی جو یاد آتی ہے تو کہتے ہیں ہم	کیا ہوا مدت سے وہ سلک گہر ٹوٹی ہوئی
"	سعید الشعرا	میرا بھی مونث ہے	

سیر

مذکر	سودا	ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا	موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا
"	میر	ملا ہے خاک میں کس طرح کا عالم یاں	نکل کے شہر سے یک سیر کر مزاروں کا
مونث	میر	کی سیر ہم نے سینۂ یکسر فگار کی	اس کچھ نے تو ایک قیامت بہار کی
"	مومن	آؤ تمہیں بھی دکھلا میں	سیر تماشے میں جدائی کی
"	غالب	کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب	آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی
"	رشک	گھر تمہارا ہے ساعر جمشید	اے ترو سیر ہے جدائی کی
"	وفا	وہی بکواں تلے جائیں [illegible]	سیر کیا پھر دیکھیں ہمی [illegible]
"	سحر	پریوں کے تقاضے ہیں [illegible]	قائم رہے تا حشر سلیماں ہمارا
"	صبا	شراب جل کے [illegible]	چمن کی سیر کبھی لے [illegible]
"	"	کی ہوا دس گل لے [illegible]	صبح ترا [illegible]
"	آتش	چمن کی سیر پر مرتا ہے [illegible]	گرمی ہے دست باغبان ہے

سال

واضح ہو کہ دہلی میں سال کا لفظ جو بمعنی تاریخ کے مستعمل ہوتا ہے اکثر مونث باندھا گیا ہے اگرچہ ردیف کے رو سے تانیث کے ثبوت کا کوئی شعر نہیں ملا - مگر یائی معروف جو علامت تانیث ہے فعل میں پائی گئی اسلئے اسکی سند لی گئی - گلستان سخن تذکرہ شہزادہ قادر بخش صابر دہلوی میں تواریخ کی جگہ مولوی عزیز خلف مولوی امام بخش صہبائی دہلوی اور قناعت دہلوی کی تاریخوں میں سال کا لفظ مونث ہے

مونث	عزیز دہلوی	عزیز خستہ جان سے سال اتمام	کہی نعت نے کہ گفتار شیریں نما
"	قناعت	ہو چکا ختم قناعت نے کہی	سال اوسکی سخن کامل عشق

مگر مومن خان دہلوی نے سال کا لفظ مذکر باندھا ہے - اور لکھنؤ میں تو مذکر ہی ہے -

مذکر	مومن	وہ شاہ مملکت ایمان کہ جسکا سال خروج	امام برحق مہدی لشان علی فر ہے
"	"	ہے مجھے سال تاریخ کا تہا خیال	کہ سب نے لکھا مرگ شیخ زمان

اب لکھنؤ کے شعرا کی مثالیں دی جاتی ہیں - خواجہ وزیر کے دیوان کی تاریخیں

مذکر	قلق	بلبل کلک قلق نے یہ لکھا طبع کا سال	طرفہ گلدستۂ گلزار معانی ہے یہ
"	محسن	جوہری طبع محسن نے لکھا یہ سال طبع	مطبع سنگیں سے آج آیا دالالعل سخن
"	نشتر	کلک نشتر نے لکھا یہ سال طبع	ملک مضمون وزیر آباد ہے

تاریخ دیوان صبا لکھنوی مطبوعہ مطبع کارنامہ

مذکر	نوبر	بلبل دل نے سال طبع کہا	ہے صبا کا لطیف باغ یہی

سانس

مذکر	خاص دہلوی	ضعف سے ابتر حالت ہے کہ اپنی خاص جی کے	لب تک سانس ہی آیا تو مشکل آیا
مونث	برق	اور سکے لیے دیکھئے نکلتی نہیں اقتدری	سانس سینہ میں نہ رات روز اڑی رہتی ہے
"	نسیم	واں بیالش چھپی ہے اوسکو ہم کی	یاں سانس ہی نہیں ہے ایکدم کی

زار

زار علامت اسم ظرف ہے اور جس اسم کے ساتھ یہ لگایا جاتا ہے وہ مذکر ہوتا ہے مگر گلزار کبھی [illegible]

مونث	میر	جہاں اب خار زاریں ہو گئی ہیں	یہیں آگے بہاریں ہو گئی ہیں
مذکر	مصحفی	حسن اوسکے رخ کا آخر خط سے جلا گیا	گلشن جسے سمجھتے تھے ہم خارزار تھا
"	ناسخ	عشق خار زار ہے عشق گلبدن لالہ روکی	رہتا ہے ہمیشہ یہ گلزار ہجران اپنا

زنار

مونث	ناسخ	رہتی ہے جس برہمن کے گلے میں شب سحر	کفر اسکا ہے بیاد اور ہے زنار تیری
"	وزیر	اوس بت بے پیر پر ہم شیدا ہیں سمجھے	برہمن زنار بنیادی کفر کے تار کی
مذکر	"	کافر ہوا ہوں نائی کے بھی عشق بتوں پر	زنار مجھکو چاہیے موج سراب کا
"	صبا	اے بت تری ادائی کا جھلکے ہے	زنار صاف آئینہ کا بال ہو گیا
"	ظہیر	دین دیکھئے کیا کفر کے ہی کام سے عاشق	تسبیح کے ساتھ اوسے زنار بھی پہنا

زیب

مذکر	شہیدی	عشق مجنوں کو تمہیں زیب لیلی ہے رہا	عاشق دیوانہ کو معشوق جانا چاہیے
مونث	اسیر	تجھسے اے رشک چمن زیب چمن تیری ہے	سرو کی طرح ہر اک شاخ سمن تیری ہے
"	"	کہوں کیا جو زیب مکاں ہو گئی	قدم سے زمیں آسماں ہو گئی

ساعد

مونث	مصحفی	مہندی زیادہ مت مل ساعد پہ ظالم	ہاتھ کو قتل اوس سے ساعد جلی کی
مذکر	اسیر	جہان کو قتل کیا تیغ نے بیام کی طرح	اگرچہ ساعد معشوق آستین میں رہی
"	سالک	صبح واعظ نے بالکل ساعد سیمیں شمع طور	جواب میں دیکھا ہے میں نے دیکھا ساعد
"	آتش	ساعد دیا تو میں الماس سے بہتر ہے	اک نظر ساق بلوریں بھی دکھا [illegible]
"	معتمد الدولہ	میں لکھا ہے کہ ساعد اکثر مصحفی و شعرا	جو ہم سب کے عہد میں مذکر ہے۔

مذکر	سعید الشعرا	میں لکھا ہے کہ بعضے مذکر بولتے ہیں۔	

ڈھول

مونث	سعید الشعرا	میں مونث لکھا ہے۔	
مذکر	برق	ایسے کبھی ہونگے فرشتے بھی نور کے	حوروں کے شہود ڈھول بجتے ہیں دور

رجمنٹ

مونث	طلسم لکھنو	۹ رجمنٹ جہاز پر سوار ہونے والی ہے اوسکے بعد جسٹس جو بمبئی ہوں سنائی
مذکر	"	جب ۲۸ رجمنٹ وہاں سے روانہ ہوا تعلقہ پورکا گاؤں لوٹا ظلم کیا گیا ہوا
"	سعید الشعرا	میں رجمنٹ کو سلسلہ مذکرات میں داخل کیا ہے۔

رجوع

مذکر	ناسخ	ایسا طبیب کون ہے ای گل کہ بار نا	تجھسے رجوع نرگس بیمار نے کیا
مونث	برق	دل اوس صنم سے دم نزع پھر گیا میرا	رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا
"	آتش	رجوع بندے کی ہو اسطرح خدا کی طرف	پھرے ضمیر خبر جیسے مبتدا کی طرف
"	سعید الشعرا	میں ہے کہ اس زمانے کے جملہ فصحا کی زبان پر مونث ہے مذکر کوئی نہیں بولتا	

رسم

مذکر	جولانی	ہوئے آگاہ جو اب رسم عشق کے	یکقلم ترک ملاقات صنم کی ہم سے
"	میر مونس	وطن آوارون پہ یہ قرق ہو گیا پانی کا	کیا زمانے میں یہی رسم ہے مہمانی کا
مونث	ناسخ	ہے معطل اب زبان خامہ اور اپنی زبان	رسم کی موقوف اوسنے نامہ و پیغام کی
"	آتش	رواج عشق کے آئین جو ہیں کشور دل	رہے رسم وفا جاری جو آگے تھی اب بھی
"	"		مر مٹنے پر یہی سب مجھے رسم وفا آتی ہے
"	برق	کشور عشق کی رسمیں عجب اولٹی دیکھیں	سلطنت کرتے ہیں سب قتل جو ہو جاتے
"	رند	جو یوں نہیں تم سے بیوفا سب ہوں	رسم اوٹھ جائے آشنائی کی

مؤنث | معید الشعرا | میں ہے کہ درود مختلف فیہ ہے یعنی مذکر و مؤنث دونوں ہے۔

مذکر | " | لیکن مولف نے عہدیہ میں مذکر ہے۔

دشنام

مذکر | ظفر | ہمکو تو سنتے ہیں پیغام کسو کے آتے

خط پہ خط روز ہیں لے نام کسو کے آتے

مؤنث | ناسخ | ہوس بوسہ اگر کیجیے تو لاتی ہمکو

کا ہمکو ستے کو دشنام کسو کا آتے

" | | کسی ظالم نے جو حیدر کو دشنام دی

تو گویا پیمبر کو دشنام دی

| | بارہا میں کہا ہوں تر دامام

کبھی مجکو ندی کوئی دشنام

دکان

مذکر | برق | کوئی کہتا ہے آئی وہ دیوار

کہہ رہا ہے کوئی دکان گرا

| | کوئی کہتا ہے جھک گیا دالان

کوئی کہتا ہے سائبان گرا

| | سیہ نے یہ کہو دیکھی ہے ہوش ہو گیا

اپنے رتبے سے ہر جوان گرا

مؤنث | اسیر | کیا اثر وصف لب شیریں کا ہے وقت رقم

ہے دوات اپنی قلمدان دکان قناد کی

" | آتش | بار لدے میں تری منزل کہاں تھی

یوسف حسین ہو کوئی ایسی کان تھی

دم

مؤنث | دریائی لطافت | میں انشاء اللہ خان نے مؤنث لکھا ہے۔

مذکر | سحر | یہ طرح ملس ہوا رہتا ہے رہو نکا دم

دم نکلتا ہے کسی رہ گھٹ کر اپنا

ڈاک

مؤنث | لطافت ملوکی | رخ کے آئینہ سے کیا یار کی بجھی ہے

ڈاک کسر کی یہ ستے میں لگاتی ہے

مذکر | آتش | اور رنگ یار کی تحریر تھے آبدار ویکھئے تو

نگین کا رنگ چمکا دست ڈاک کھلا

ڈانڈ

ریختی | معید الشعرا | میں لکھا ہے کہ ڈانڈ یعنے چوب بیرہ مختلف فیہ ہے مولف کے نزدیک مؤنث ہے

مونث	میر	ہمیں پھر کا کہ جی کی تاب گئی	آنکھ سے نا گاہ خواب گئی
مذکر	امین دہلوی	بالش ہے میری سر کا گو یا وہ اسکا زانو	یارب تو خیر کیجو دیکھا ہی خواب الٹا
"	آتش	روز کرتے ہیں شب ہجر کو بیداری میں	اپنی آنکھوں میں سبک خواب گراں ہی کرکے
"	مومن	مجمع بستر مخمل شب غم یاد آیا	طالع خفتہ کا کیا خواب پریشاں ہوگا
"	رشک	ہیں اپنے زعم میں مسجود خلق مثل مہ کنعاں	مرے خیال میں یوسف کا خواب رہتا ہے
"	ظفر	تری جو آنکھ سے نیند اوڑ گئی اس طرح ای نرگس	کوئی کیا خواب وحشت ناک تو نے یا غضب دیکھا
"	اسیر	نو جوانی کا نہ پیری میں کبھی ہوش ہوا	خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا
"	آباد	قسم مجھے اپنی آنکھوں کی جبکہ پہروں پلک	شب فراق میں کسکو نصیب خواب ہوا
"	معید الشعرا	میں بھی مذکر ہے۔	

خون بہا

مونث	معید الشعرا	میں جناب جلال نے لکھا ہے کہ خون بہا خلاف قیاس مذکر بولا جاتا ہے	
مذکر	"	مگر اسکی تذکیر میں اتفاق جمہور فصحا ہے کوئی مونث نہیں بولتا ہے۔	
"	اسیر	مسلخ قتل ہے یا جلوہ گاہ ناز دوست	ذبح ہوتے ہیں ہزاروں خوں بہا ملتا نہیں

دال ذال

مذکر	معید الشعرا	میں ہے کہ دال ذال جو حروف تہجی میں سے ہیں مختلف فیہ ہیں۔ مگر	
مونث	"	مولف کے عندیہ میں دونوں مونث ہیں۔	

درد

مذکر	آتش	کہتے ہیں جسکو عطر ہے وہ دم گلاب کا	اے ترک درد ہی تری جوتی کے شیراز کا
مونث	معید الشعرا	میں ہے کہ درد مشترک ہے مگر مولف کے عندیہ میں مونث ہے	

درود

مونث	عباس نادر		ہیں درود میں نہ پڑھیگا خفقان ہوتا ہے

حد

مذکر	مومن	نہ رہا سایہ وقت دوپہر کا	نہ رہا تھا عرم سعر کا
مونث	رشک	اوٹھوں کے دے من اوسکا پہلو تمام ملا	حد متی مود دیکھا بخشش الثار کی
"	برق	ایک معدہ پرو پہر رقی کو ہے کہیں کی	گنتی شکوؤں کی ہیں معدین تو تولد کی
"	مومن	مالہ و فلک سہم سے گذرا	کچھ حد نہ رہی مرے الم کی
"	لغات	ہندوستانی میں بھی مونث ہے	
"	معیدالشعرا	میں بھی	

حشر

مونث	میر	خلق کھڑا ہوئی کنارے پر	حشر برپا ہوئی کنارے پر
مذکر	"	بیٹھے بٹھائے یہیں کیا ہو گیا	اوسکے چلے حشر بپا ہو گیا
"	برق	عشق جاسے قیامت تو دراآئے دو	دیکھا حشر وہاں کر کہیں برپا کیسے
"	مومن	صورتی مسمار ربع صبح پہلے سے	وہ قیامت قدم اوٹھا حشر بپا ہو گیا
"	معیدالشعرا	میں بھی مونث ہے۔	

حمد

مذکر	ناسخ	حمد اوس رازق ترانا کا	شکر اوس خالق برایا کا
"	"	مہم و حفظ حدیث واللہ کا	حمد شکران حقعالی کا
مونث	"	گر مرم آیا میں خوشدل و خوشحال	کی ہے حمد ایزد متعال

خدنگ

مذکر	وزیر	حصت سے دیکھا جو پہلا جن لیتے بیاد مپس	خدنگ جانب آغوش آرزو آیا
مونث	معیدالشعرا	میں بھی مذکر لکھا ہے۔	
مونث	اسیر	میں نہ سمجھا تھا کہ دل توڑ دیگی اون کی نظر	پار سینے کے خدنگ بیکان ہو جائیگی

فیض صیقیر

مونث	لغات	ہندوستانی میں بھی جند مونث ہے۔	
"	سفینۃ الشعرا	میں بھی ہے	

جھول یعنی شکن

مونث	فرہنگ دریای لطافت	میں مونث لکھا ہے۔	
مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے۔	
"	سفینۃ الشعرا	میں بھی۔	
"	قلق	بیٹھے بہنر دیکھی ہے شکن ہمنے جبین کی	جب فرش پر اوسکے کہیں کچھ جھول رہی ہے

جھونک

مذکر	بحر	بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کی بانکوںمنا تیہ	جھونک زلفوں کا بھی اب بارکمر ہونے لگا
مونث	سفینۃ الشعرا	میں ہے کہ بحر نے خلاف جمہور مذکر باندہا ہے۔ جھونک مونث ہے۔	
"	لغات	ہندوستانی میں بھی مونث ہے	

چال

مذکر	میر انیس	دب دب گئے تھے نیزے بھی اقبال سے اوسکے	میدان میں تھا حشر بپا چال سے اوسکے
مونث	ناسخ	ہر قدم پر یہ ناز سے کب کب	کبک نے تیری چال اوڑائی ہے
"	امانت	غمزہ غضب نگاہ بلا چال ہے کہری	شوخی ہے کوٹ کوٹ کر چالاک میں بھی
"	لغات	ہندوستانی میں بھی مونث ہے	
"	سفینۃ الشعرا	میں بھی	

چہل پل

مذکر	ظفر	شعلہ ساں دی ہیں او سنے ہمکو بھی بیتابیان	جسنے شل برق میں اوس شوخ کو چہل پل دیے
مونث	مونس	یوں گردن معشوق میں ہیکل نہیں دیکھی	ایسی تو چلاوے میں بھی چہل پل نہیں دیکھی

جنس	سند	مثال		مثال
مونث	رشک	بدشرف ساتہ دلوارے ہے		وعدہ میں جاں ہما لوٹ گئی
"	مومن	سمجھ کے اوراہی کچھ پرچلاس کا صبح		کہا جو بولے نہیں جاں جا کے آنکی
"	منعم	آنکھ اوس پر جاتے لڑی ہے		جاں گشتی قصاص لڑی ہے

چاہ

جنس	سند	مثال		مثال
مذکر مونث	سعید الشعرا	ہم جاہ و حشم ان کا کہنے کو کیا جانا		اسقام کو سلیاں کی الکسیر جانا
		یعنی ہے کہ چاہ مختلف فیہ ہے بعضوں کے نزدیک مونث ہے بعضوں کے نزدیک مذکر ہے اور ذولعت کے عہد میں بھی مذکر ہے۔		
"	لغات	ہندوستانی میں چاہ مونث ہے اور جاہ و حشم مذکر۔		

جراحت

جنس	سند	مثال		مثال
مذکر	مس	موجو ظلم کئے ہیں تم نے سو سو ہم اوٹھا گئے		داغ جگر پہ ہیں جالی پہ جراحت ہائے
"	امیر	نا پوچھئے مرگاں کی جراحت جیسے مرگئے		جرہ سعد خاک میں گیسو لٹے ہوئے
مونث	رعد	مارک نرگساں کی وہ دل پر جراحت کھائی		ہم سوراں کر ہی جدای بحہ کرتی ہیں

جنت

جنس	سند	مثال		مثال
مذکر مونث	مرزا صحیح	اوڈ ظلموں نے کے لئے جنت تھا		اگرچہ ہو وہی عہد رنگین کم سا
"	مولوی	وہاں ہوا سکے سب لعید مرد کی		کوثر نظر آیا اوسے جنت لڑا کی
"	صبا	تکلو نے قول جنت) و کعبی		دور کیا جنت کسی
"	لغات	ہندوستانی میں بھی مونث ہے۔		
"	سعید الشعرا	میں ہی۔		

جہد

جنس	سند	مثال		مثال
مذکر مونث	ترقی فضلی / صدف شیدا	شاہ و جاں کو اس سن نے کیا		قعد مرزا علی عقل نے کہا
		جیسے جہد کی اوسے بہشت دی۔		

کل آپ کو لطایف ترجمہ بوستان خیال سترجمہ صفیر بلگرامی حفظ اللہ لفافہ کرتے وقت ٹکٹ لیتی بھول گیا آج جو بکس کھولا ٹکٹ بجنسہٖ میں پائی - ذلیل و خوار و خجل و شرمسار آج لفافہ جدید میں ملفوف کرکے بھیجا ہوں خدا کرے کتاب وہاں سے پہلے روانہ ہو اور یہ لفافہ وہاں بعد پہونچے ۱۲
۱۱/ اپریل ۱۹۲۲ء نجات کا طالب عاصی

مذکر	منیر	گھر سے چلے تو راہ میں ہمکو ٹکٹ ملا / لے پہنچے گھر میں آئے تو گھر کا ٹکٹ ملا
"	لغات	ہندوستانی میں بھی مذکر لکھا ہے دیکھو صفحہ ۳۰۳
"	مفید الشعرا	میں بھی -

جان

مذکر	میر سوز	قضا را وہ قاتل ادہر آن نکلا / کہ لینے کو جسکے مرا جان نکلا
"		سیکڑوں بیکسوں کا جان گیا / پر یہ تیرا نہ امتحان گیا
"	دریای لطافت	میں میر انشاء اللہ خاں لکھتے ہیں کہ یہ لفظ اردو میں مونث ہے مگر ریختہ گویوں نے مذکر باندھا ہے لیکن حال میں مونث ہی جاری ہے -
مونث	لغات	ہندوستانی میں مونث ہے -
"	مفید الشعرا	میں بھی -
"	میر	بات شکوے کی ہم نے گاہ نہ کی / بلکہ دی جان اور آہ نہ کی
"	"	کوئی رہنے والی ہے جان عزیز / گئی گر نہ امروز فردا گئی
"	جرات	چھوڑ اپنے گرفتاروں کو صیاد سمجھکر / جاتی نہ رہے جان رہائی میں کسیکی
"	ناسخ	رٹ لگ گئی ہے نزع میں ناسخ کو رنج بھی / ای جان جان میری جان نکلتی ہے سحر ہونا
"	آتش	مصلحت تھی یہی جو کچھ کہ کیا حسن سلوک / مل چو تھا یاد کا تھا جان جو بھی بار تکا
"	اسیر	اسی سے تھی شام جان بدن سے نکل گئی / سر سے مرے بلا شب ہجر ٹل گئی

تلچھٹ

مذکر | اختر | کسکی نسی جراب ہو نسائی
مونث | مشیر | چرخ کس ہے مژدہ تو آج دی رند
| قلق | واعظا وہمائے سری میں لب حصا کا
| | اسکا تلچھٹ حمار کرتا ہے
| | سجادہ صاف ہو گیا تلچھٹ نکل گیا
| | بدلے حصا کے جو تلچھٹ شراب کی

لغات | ہندوستانی میں مونث لکھا ہے۔
سعید الشعرا | میں سلسلہ مونثات میں داخل کیا ہے۔

توجہ

مذکر | رشک | کیا ہم نے توجہ سوئے کعبہ
مونث | مصحفی | مرا تو مائل اسے خدا مگر
| | شائق مہر سے بادوئے کعبہ
| | توجہ تری موسائی ہوئی

لغات | ہندوستانی میں بھی مونث ہے۔
سعید الشعرا | میں بھی مونث ہے۔

تکل

مذکر | مصحفی | دل تو اس ادکی سرا کل اڑا
مونث | رشک | حط ہوا تو اہرن کے لب پر اڑا تا تکل
| ظفر | اڑا ابر سے ہے سر راہ لب ظفر سرا
| | ہنسکے تول اوسنے کہ تو تکل اڑا
| | تکلین بکو رہا ہے اگر کا بھی
| | ہوا ہے جب کوئی تکل جدا اتفاق

لغات | ہندوستانی میں بھی مونث ہے۔
سعید الشعرا | میں بھی۔

ٹکٹ

مونث | مطلع جوہر عالم نمبر ۲ نام سپہ گری قلمی رسالہ بعصر | جناب میر ولایت علی صاحب مہتمم مطبع عظیم المطابع عظیم آباد واسطے اپنے عہد کے میری تقصیر معاف کیجیے درحقیقت میرا گناہ ہیں سے بڑی بدعیب جنہیں گفتار ہے سترہ برس کی عمر حافظہ معلوم سیپاں ستونی

مذکر	آتش	بندھا تھا تیرے ستونکی طرح سے بانیں	صاحب کیفیت اپنے سلسلے میں تھا
"	لغات	ہندوستانی میں بھی مذکر لکھا ہے۔	

تال

مذکر	سفینۃ الشعرا	میں لکھا ہے کہ موسیقی کی تال مشترک بہ تانیث و تذکیر ہیں۔
مؤنث	"	لیکن مونث بیشتر گوش زد ہے اور مؤلف کے عندیہ میں بھی مونث ہے۔

تحت الحنک

مؤنث	میر انیس	تحت الحنکیں بالیں شہر باندھے ہوئے	قتل شہ ذیشان پہ کمر باندھے ہوئے
مذکر	سفینۃ الشعرا	میں جناب جلال نے لکھا ہے کہ تانیث و تذکیر اسکی اشعار اساتذہ سے مؤلف کو متحقق نہیں جو لکھتا لیکن موافق عندیہ مؤلف کے مذکر ہے۔	

تغیر

مؤنث	صرف و نحو	صہبائی دہلوی میں یہ فقرہ ہے "بوقت اضطرار تغیر آواز کی اور طرح ہے" اور دوسرا فقرہ یہ ہے "تغیر آواز مع کیفیت از منہ کے دریافت ہوتی ہے"
مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے دیکھو صفحہ ۲۷۴
"	سفینۃ الشعرا	میں بھی مذکر ہے۔

تفاوت

مؤنث	اختر شاہ اودھ	فرق کیا باندھا اگر بالوں سے دست عشق کو	گر محبت میں تفاوت اک سر مو ہو گئی
مذکر	شاہ نصیر دہلوی	کیسے ہیں مستیاں مری ابر فلک سے اور	گلشن میں اور قفس میں تفاوت رہا نہیں
"	ناسخ	کیا تفاوت اب رہا ادریس میں اور واقعہ میں	(یہ مصرع جناب جلال نے تذکیر کی سند میں لکھا ہے)
"	لغات	ہندوستانی میں مذکر ہے دیکھو صفحہ ۲۷۴	
"	سفینۃ الشعرا	میں مذکر ہے اور وہی مصرع ناسخ کا مثال ہیں۔	

پیند

جنس	ماخذ	شعر / عبارت	
مذکر	عسائے مجمل	پہلے دو دولت کو بیعت کی پیند کیا پھر سلسلہ آمد دست قطع کیا جانے کا رخنہ بند کیا	
مونث	لغات	ہندوستانی میں پیند کو اسم مونث لکھا ہے۔	
"	معیار الشعرا	میں پیند کو مونثات کے سلسلہ میں داخل کیا ہے۔	
"	ناسخ	غرض پیند نامور نے ہر چند کی	ہوتی پر نہ تاثیر کچھ پیند کی

پیکان

جنس	ماخذ	شعر / عبارت	
مونث	مولوی اسمعیل	مگر پلک کس دو چار پیکاں میں تیس کا رہی	ہو انکھوں تا بھی زخمی شہ کی چھلنی جگر ہی رہ گئی
مذکر	ناسخ	ایک دل لیکر دیئے قاتل نے کھلوا کر دل	ہوگیا پیکان تیرے سینہ میں وہ دل ہو گیا
"	مونس	ایسی لذت عاشق دل میں پیکان کی ہے	رہ گیا سینہ میں اوسکا کوئی پیکان ہوگا
"	لغات	ہندوستانی میں بھی مذکر لکھا ہے۔	
"	معیار الشعرا	میں بھی پیکان مذکر ہے۔	
"	ناسخ	لی اد ہر دل اپنے کشش کھینچا اُدھر سفاک نے	ٹوٹ کر آخر مرے سینہ میں پیکاں رہ گیا

پیکر

جنس	ماخذ	شعر / عبارت	
مونث	سیر	پیکر اپنی جدا لے رکھتی ہے	وال ایک ایک جیسے مکھی ہے
"	لغات	ہندوستانی میں بھی پیکر بمعنی چہرہ صورت شکل مونث لکھا ہے۔	
مذکر	برق	قدس دیوار زنداں میں کر اونڈ گیا	نکہت گل کیطرح مارے سے پیکر اونڈ گیا

تاب و توان

جنس	ماخذ	شعر / عبارت	
مذکر	ظفر	ہمیں دل چھوڑ آہ و فغاں دل بے غم رہتا	اگرچہ دلیں غم لے کچھ ہمیں تاب و توان چھوڑا
مونث	لغات	ہندوستانی میں سید احمد دہلوی نے مونث لکھا ہے۔	

تاک

جنس	ماخذ	عبارت
مونث	معیار الشعرا	میں ہے کہ تاک بمعنی انگور بالاتفاق مونث ہے آتش نے خلاف جمہور مذکر باندھا ہے

مونث	میر	باغمیں جاکر ہم جو رہے سو اور دماغ آشفتہ ہوا	کیا کیا سر ہماری بلبل شب آکر چلائی ہے
"	غالب	میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا	بلبلیں سنکر مرے نالے غزلخواں ہوگئیں
"	ناسخ	گل ترے دام محبت میں ہیں یوں زار اسیر	جسطرح دام میں بلبل ہو گرفتار نئی
"	"	اپنے آغاز محبت کا خیال آتا ہے	دیکھتا ہوں کوئی بلبل جو گرفتار نئی
"	رشک	نشہ ہے وصف چشم میں یا خواب گر پڑی	بلبل نے جب سنے مرے اشعار گر پڑی
"	برق	سرو پر قمری فدا ہے صدقے گل پر بلبلیں	جسکو دیکھا ایک سے ہے ایک بہتر باغ میں
"	آتش	چمن میں جاکے میں دلخستہ ہو لیے سے کراہتا تھا	کیا کی گل سے بلبل چلکے درد گلو برسوں
"	وزیر	ایکدم میں بلبلیں ساری تڑپ کر مر گئیں	پارہ کا ڈورا تھا کیا صیاد ڈورا دام کا
"	رند	باغباں دشمن چمن گھات میں ہے دام صیاد	بلبل اس باغ میں کس چین سے رہی کیا کرتی

بہا

مونث	یاس دہلوی	زور نہ اے چشم یہ اشکوں کی بہا دینی تھی	دیکھئے یہ گوہر شہوار بہا لینی تھی
مذکر	آتش	قلب ماہیت ارباب صفا کو کوئی ہے قدر	عدم آب سے ارزاں ہو بہا گوہر کا

بہشت

مذکر	برق	اگر تجھکو نہ دیکھینگے جلینگے تری کوچہ میں	جہنم ہمکو فرقت میں بہشت جاوداں ہوگا
مونث	حدیقۂ شیہ	جسنے حمد کی اوسے بہشت دی۔	

بیہڑ

مذکر	فسانۂ عجائب	جس جگہ بیہڑ تھا اوسے ہموار پایا۔	
مونث	ہجر	کچھ نہ پوچھو نہ زلف پر شکن کی	بیہڑ ہے یہ وادی ختن کی

بیضہ

مذکر	مصطلح الشعرا	میں ہے کہ بیضہ کو مردی کے قیاس پر بعضے مونث تصور کرتے ہیں حالانکہ مذکر ہے	
مذکر	اسیر	کون کہتا ہے نہیں گرمی صحبت میں اثر	جل اوٹھا بیضہ شرر سے جو ہم آغوش ہوا

مونث	ظفر	برسینگے اشک یوہیں جو آنکھوں سے متصل	بارہ مہینے شہر میں برسات ہو چکی
〃	رند	کیا سب آپکے تشریف نہ لانے کا ہوا	راستے بند تھے شہر کے برسات تھی

بسنت

مذکر	معیار الشعرا	میں لکھا ہے کہ بسنت بالاتفاق مذکر ہے مگر بعض بڑے خلاف جمہور مونث باندھ گئے ہیں	
مونث	سحر	مشہور ہے کہ ہر بار کہاں آئی بسنت	رکھے گلدستہ میں لیکے گل جیسا ریکھے
〃	تمام الحکم	ہمارے اوس بستی پوتن کے آنے سے گلشن میں	ہری ہے دیہہ ہمارا اس طرح گویا بسنت آئی
〃	لغات	ہند و ستانی میں بھی مونث ہے	

بلا

مذکر مونث	میر	رہتا ہوں برچھیے سے ٹک تہ کے تلے	کیا جانیں تیرے دل کو مرے کیا بلا ہوا
〃	〃	آفت کہاں کی کسکے کیا راسی گرگئی	آوارہ میرا سکے بلا ہی سے مر گئی
〃	〃	وہ گئی آسکے سر بلا آئی	خاک میں مل گئی [illegible]
〃	سحر	دہر بیٹھتا ہے وہ پری بال بڑی کی بلا	آنکھ کل سر پہ طلسموں کے [illegible]
〃	رند	کر پہ حسن تری کا کل رسا آئی	وہاں جان ہوئی عاشق [illegible]
〃	ظفر	خود بدن پہلے آئی تھی بلا دل پر محبت	وہی آخر ستمگر جان پر [illegible]
〃	صبا	کوئی صورت نہیں بچنے کی وہ آفت آئی	کس قیامت کی بلا سے [illegible]

بلبل

مذکر	میر	گل و بلبل بہار میں دیکھا	ایک تجھکو ہزار میں [illegible]
〃	ناسخ	سر پر کیچ میں کرتے ہو تم جو کے ساتھ	بلبل و بلبل مجھے ای بہار [illegible]
〃	آتش	بلبل گلوں سے دیکھکے تجھکو بگڑ گیا	قمری کا طوق سرو کی [illegible]
〃	بیکس	دم تحریر گلزار ہی سے یا عطر پر ہو گا قدم	سر پر کلک ہے یا طفل بلبل [illegible]
〃	برق		بلبل روح رواں لے آئے [illegible]

مذکر	طلسم لکھنؤ	گورنمنٹ انگریزی نے میجر سیل صاحب کو نقشہ ایران کی درستی کا حکم دیا ہے۔ اور ہر ایک افسر فوج سرکاری کو ایک ایک قطعہ دینے کا ایما کیا ہے۔	

بار

مذکر	میر	احوال خوش انھوں کا ہم بزم ہیں جو تیرے	افسوس ہے کہ ہم نے واں کا نہ بار پایا
〃	لغات	ہندوستانی میں بھی بعض موقع مذکر ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۶۵ - کالم ۱	
مؤنث	سعید الشعرا	میں مؤنث لکھا ہے۔	
〃	رند	روز و شب خورشید و مہ رہتے ہیں چکر میں پڑے	بار تجھ تک غیرت شمس و قمر ملتی نہیں

بار عام

مذکر	اسیر	جب قیامت میں ازدحام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا

بارتنگ

مذکر	لغات	ہندوستانی میں بارتنگ کو جو ایک دوا کا نام ہے مذکر لکھا ہے۔	
مؤنث	اسیر	شہید عشق ہوں کس کے دہن تنگ کا میں	بجائے سبزہ لحد پر جو بارتنگ لگی

بر

مؤنث	مومن	کہاں تک سوز شوق ہمکناری	کرے یوں گرم جا بر میں ہماری
مذکر	میر حسن	لپٹی ہوئی تھی چست زرہ بر سے دیو کے	چار آئینہ بھی تنگ تھا بکتر سے دیو کے
〃	لغات	ہندوستانی میں بھی مذکر ہے	
〃	سعید الشعرا	میں بھی مذکر ہے۔	

برسات

مذکر	میر	ہم کو درپیش تب سفر آیا	جبکہ برسات سر ہی پر آیا
مؤنث	آتش	جن دنوں عشق رولاتا تھا مجھے رشک ابر	کونسی فصل تھی وہ جس میں کہ برسات نہ تھی
〃	لغات	ہندوستانی میں بھی مؤنث ہے	

موٹ | ہریوس | تاروں کے ٹوٹنے کی جو سر لوسکوبالی | افشاں حاتا نے چھوڑائی بام را ب

" | سعید الشعرا | میں لکھا ہے کہ افشاں بالاتفاق موٹ ہے لیکن خواجہ آتش نے خلاف جمہور مذکر لکھا ہے

مذکر | لغات | ہندوستانی میں افشاں کو مذکر لکھا ہے دیکھو صفحہ …

" | آتش | حسن وجمال کو بھی طمع سیم وزر کی ہے | افشاں ہوا ہے یار کے رخسار کی سپید

الآب

موٹ | لغات | ہندوستانی میں الآب کو بمعنی آواز و نغمہ ہے موٹ لکھا ہے دیکھو صفحہ ۸۹

مذکر | درد | ایک ہی پردے کے ہم سمجھو ہیں پیرِ الآپ تیا | گر صدائے مانگ ہے و در نغمہ ناقوس ہے

التفات

موٹ | میر | زر مردہ اس گلی کی تمشا شل سے کیا | آہ سحر نے دل پہ عبث التفات کی

" | لغات | ہندوستانی میں بھی موٹ لکھا ہے دیکھو صفحہ ۹

مذکر | طلسم لکھنو | صاحب مارک ماسٹر نے وہاں جا کر کھودنے کا حکم دیا اور ہر عاما کی نذر والی پر التفات نہ کیا

" | سعید الشعرا | میں بھی مذکر لکھا ہے

التماس

مذکر | میر | صبح تک شمع سر کو دھنتی ہی | کیا پتنگے نے التماس کیا

" | مونس | فلک رس ہو عریضہ سا حاجات کا | کروں التماس اپنی حاجات کا

موٹ | تسلیم لکھنوی | ادا ہر طرح رسم آبرو کی | ادب سے التماس گفتگو کی

" | شاہ … | آئے جیدِ اشجار … اوسکے پاس | بعد سلام کے کی التماس

" | سعید الشعرا | میں التماس کا لفظ موٹ کے سلسلے میں لکھا ہے اور سند میں رشک کا شعر دیا ہے

" | رشک | صنم پرست ملیں ناصرا شناس مجھے | دعائے وصل کی رہتی ہے التماس مجھے

اشتلا

مذکر | لغات | ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے دیکھو صفحہ ۹۹

مونث	مفید الشعرا	میں بھی اطلس کو مونثات کے سلسلے میں لکھا ہے دیکھو صفحہ ۱۲۱	
مذکر	آتش	عیب عریانی چھپا کر کیا قیامت کیجیے	اطلس نہ آسمان صرف قبا ہو جائیگا

اعتنا

مذکر	حدیقۂ شہدا	رئیس المجاہدین نے اس باغی کے کہنے پر کچھ اعتنا نہیں کیا اور نہ کچھ جواب دیا	
مونث	طلسم لکھنو	اعتنا نہ کی۔ حمل سمجھی	
"	مفید الشعرا	میں اعتنا مونثات کے سلسلے میں داخل ہے۔ اور سند میں اسیر کا شعر	
"	اسیر	نہ او تہا نہ حضرت کی تعظیم کی	نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی

اف

مذکر	آتش	سوزش دل سے زبانکو ہوئی آگاہی	اف کیا ہے نہ ہم نے نہ کھلا راز اپنا
مونث	سرور	ہزار صدموں پہ دل نے ہماری اف بھی نہ کی	جو اک رفیق ملا وہ بھی بے زبان ملا
"	مومن	بے گنہ مجکو ستایا اوسنے	اف نہ کی تو بھی جلایا اوسنے
"	سرور دہلوی	اف کی تھی اتفاقاً گھر جل کے ہو گیا راکھ	حال آگے کچھ نہ پوچھو اس سوزش جگر کا
"	مفید الشعرا	میں بھی مونث کے سلسلے میں لکھا ہے۔	

افغان

مونث	مفید الشعرا	میں لکھا ہے کہ افغان یا فغان بالاتفاق مونث ہے لیکن آتش نے خلاف جمہور مذکر باندھا ہے"۔ حالانکہ مولف کی تحقیق سے دلی میں بھی مذکر ہے	
مذکر	لغات	ہندوستانی میں افغان کو اسم مذکر لکھا ہے	
"	آتش	پھر گئی آنکھوں میں وہ مژگان برگشتہ تو پھر	ذکر آرہ تھا جو میں نے نالۂ افغان کیا
"	مومن	گر وہاں بھی یہ خموشی اثر افغان ہوگا	کون محشر میں مرے حال کا پرسان ہوگا

افشان

مونث	مومن	ظلمت شب کے حسن کی دولت جو لٹ گئی	افشان جبیں سے مہر درخشاں کی چھٹ گئی

مؤنث	مؤلف	عرض کرتا ہے کہ جو لوگ اخبار کو مؤنث بولتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں

ارواح

مؤنث	لغات	ہندوستانی میں ارواح کو اسم مؤنث لکھا ہے دیکھو صفحہ ۱۵ کالم ۱
مذکر	معیدالشعرا	میں حالانکہ کبھی مذکر لکھتے ہیں۔ دیکھو صفحہ ۲۷

ارسال

مذکر	لغات	ہندوستانی میں ارسال کو روپیہ وصول کر کے بھیجنے کے لیے مستعمل ہے مذکر لکھا ہے
مؤنث	معیدالشعرا	میں ارسال بمعنی زرِ تحصیل کو مؤنث کے سلسلے میں داخل کیا ہے۔

ازدحام

مؤنث	فرہنگِ آصفیہ	میں میر انشاء اللہ خاں سے مؤنث لفظوں کے ساتھ اسکو لکھا ہے
مذکر	لغات	ہندوستانی میں ازدحام بمعنی انبوہ و ہنگامہ کو مذکر لکھا ہے ۔ ۔ ۔ ۔
"	معیدالشعرا	میں ازدحام کو سلسلہ مذکرات میں داخل کیا ہے دیکھو صفحہ ۶۳
"	آتش	وہ کون ہے جو نہیں اسکو دیکھنے آتا / نظارہ بازوں سے ایک ازدحام رہتا
"	اسیر	ہے قیامت میں ازدحام ہوا / ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا

استغنا

مذکر	لغات	ہندوستانی میں استغنا کو مذکر لکھا ہے۔ " " " "
مؤنث	معیدالشعرا	میں مؤنث لکھا ہے اور یہ مثال ناسخ کی دی ہے ؏ مشکل اپنی بامکر ہوتی ہے استغنا سے + یہ کیا اس عہد کے ناسخ کو ازدحام ہے
"	میر	کام آئے ہیں بیارے صلاح ساعت کی جیسے / استغنا کی چوکی اوسنے جو ان اپنے ایک

اطلس

مؤنث	نوادر اللغات	میں انشاء اللہ خاں سے مؤنث لکھا ہے۔
"	لغات	ہندوستانی میں بھی اطلس کو مؤنث ہی لکھا ہے دیکھو صفحہ ۱۱

نفید الشعرا میں حضرت جلال لکھتے ہیں کہ آغوش بعضوں کے عندیہ میں گود کی قیاس پر مونث ہے حالانکہ بقید نظم مذکر پایا جاتا ہے۔ اور مثال میں رند اور آتش کے شعر دئے ہیں

آنول

مذکر	لغات ہندوستانی	میں جناب سید احمد دہلوی نے آنول کو کہ نال یعنی ناف کے معنی پر ہے مذکر لکھا ہے
مونث	نفید الشعرا	میں جناب جلال لکھنوی نے اسکو مونث کے سلسلے میں داخل کیا ہے دیکھو صفحہ ۵۸ نفید الشعرا

آنول نال

مونث	لغات	ہندوستانی میں اسم مونث و مذکر دونوں لکھا ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۳۹۔ کالم ۲
مذکر	"	یہ فقرہ لکھا ہے کہ جب کہتے ہیں کہ فلان شخص کا آنول نال وہان گرا ہے اس سے مذکر پایا جاتا ہے

ابرو

مونث	ظفر	تری مژگان بھی ظالم ہو گئی ہی جبسے برگشتہ	فقط ابرو ہی برگشتہ نہیں تیری کیا نظر مژگان
"	"	دیکھنا ہو نہ خجالت سے ہلجائیگا سارا جہان	اک ذرا ابرو اگر اوس فتنہ گر کی ہل گئی
"	آتش	قوس قزح سے ہم نے بھی تشبیہ دی اوسے	چلہ ہونے سے جو وہ ابرو کمان تھی
مذکر	"	زخم کھانے کا مزا دونکو ملیگا وقت قتل	ابروئے قاتل جو تیرے دو تیغ عریان ہو گئے
"	ناسخ	تیرے ابرو نہیں محراب حرم میں قاتل	کیون نہ خم آئینہ پہ صورت شمشیر رہے
"	برق	تا فلک اے مہروش شہرہ تمہارا ہو گیا	خال سے ابروئے رخ چاند تارا ہو گیا
"	رند	دیکھ تو کتنے گلے کٹتے ہیں تلوارون سے	تو ہلا بیٹھہ کسی روز تو ابرو اپنا

اخبار

مذکر	نفید الشعرا	میں جلال لکھتے ہیں کہ یہ لفظ مفرد و جمع دونوں طرح استعمال میں آتا ہے
		اور دونوں صورتوں میں مذکر بولا جاتا ہے جیسے اخبار دیکھا۔ اخبار آیا۔
		اور اخبار دیکھے اور اخبار آئے بیائے مجہول
"	لغات	ہندوستانی میں لکھا ہے اخبار اسم مذکر خبر کی جمع خبریں خبر کا کاغذ۔ پرچہ

تمہید فصل سوم چند ضروری باتون بیان مین ٭

بیان اول

اول الفاظ تانیث وتذکیر جن مین اختلاف ہے

واضح ہو کہ سابق کی ترتیب مین اختلاف شعرای سابق وحال اور دہلی ولکھنو وغیرہ علٰحدہ علٰحدہ لکھا گیا تھا۔ مگر اوس مین ڈھونڈہنے والے کو دقت ہوتی تھی اسلئے ترتیب حال مین حروف تہجی کے سلسلے سے سب ملا دئے گئے۔ اب جمالی کا اور جسکا تعلق ہو اوسکی نقل کرکے

آب گہر

مذکر	آتش	کشتہ ہی مین یاالٰہی میلشوں کو سبت کر	کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا
مونث	ناسخ	کس دو کمی ہے شاید آبداری سے اونکی	کو مار شرم کے پانی سے ہے آب گہر تلی

آس مراد

مذکر	لغات النساء	مولفہ سید احمد دہلوی مولف ارمغان مین اسکو مذکر لکھا ہے
مونث	مصنف	کتاب ہذا کہتا ہے کہ آس اور مراد دونوں مونث ہیں۔ پیر اسکی مذکر کی کوئی وجہ نہیں

آسن

مذکر	آتش	کرتا ہے جیسے اہل ایام شوخیان	بیٹھا تھا مگر نہیں آسن سوار کا
مونث	ناسخ	کیا گذار دل مین ہو جاتی ہے مدت لیکی	دیکھ لو سری میں ہے محتاج آسن آپ کی

آغوش

مونث	طعن	شاید مقصود ہے کسکی لعل میں اے طعن	دیکھ لے آغوش جیسے میری خالی ہو گئی
مذکر	رند	مین وہ محروم محبت ہوں کہ کس میں ہی	واکسی لے مرے واسطے آغوش کیا
مذکر	آتش	وصل کی شب ہم نے شادی مرگ ہو کر کھو دیا	تنگ کردے رہے گورکا آغوش ہے

ذکی نہی ہیں - لیکن کیا ہوا ... سند لیا ضرور ہے ۔ البتہ صدہا الفاظ کا
استعمال معلوم ہوگیا - مگر جناب فلان نے تہوڑی محنت اور گوارا نہ فرمائی - اگر ان الفاظ کو
نظم ہی فرما دیتے تو پہر سبکچہ حاصل تہا - اور مجہے دوبارہ محنت نہوتی - آخر اس رسالے کی
بہی اونکی نظم اور نثر سے سند لینے کی نوبت ضرور آہی گئی - بہرحال ہم اور وہ ایکہی
خاندان سے فیض پائے ہوئے ہیں - پہر سنہ ۱۲۹۶ ہجری میں ایک رسالہ دوسرا بنام مواخذہ ظہیرین
احمد خان صاحب مدراسی مطبع مصطفائی لکہنو میں چہپا - میں یہہ نہیں کہتا کہ وہ نقل رشحات صفیری
ہے مگر اتنا کہہ سکتا ہون کہ ترتیب اور تہذیب وہی ہے - بہرحال اونہون نے میرے
مقصود کو قایم رکہا ہے - مگر وہ رسالہ مختصر ہے -
رشحات صفیر اسقدر جلد فروخت ہوگیا کہ پانچ چہہ برس سے لوگ اسکی تلاش میں سرگردان
ہیں - ناگہان سنہ ۱۳۰۲ ہجری میں یہہ رسالہ کلکتہ کے کورس میں داخل ہوگیا - اور طالب العلمونکو
اسکی جستجو ہوئی بہت خطوط میرے پاس آئے - اور کلکتہ کے ایک تاجر نے تو لکہہ بہیجا کہ
کہ جسقدر جلدیں ہون بہیج دیجئے - اور دربہنگہ کے تاجر کتب حسین بخش نام نے بہی یہہ رسالہ
طلب کیا مگر یہان ایک جلد بہی موجود نہتی - آخر میں نے دوبارہ چہپوانے کا قصد کیا
اور افسوس کیا کہ اگر اسکی رجسٹری نہوئی ہوتی تو اور اہل مطابع اسکو چہاپتے اور
اسکا فیض پہنچاتے - مگر طالب العلمون نے جہان جہان اسکا پتا پایا پانچ پانچ روپے
قیمت کے دیکر منگوالیا - میں نے یہان اسکی پہر دیکہ بہال شروع کی اور پہر از سر نو شعرا کے
کلام دیکہنے لگا اور فواید جو مستحضر تہے اونکو بہی درج کیا - اور چند کتابون سے استنباط
کیا - مثلاً لغات ہندوستانی سید احمد دہلوی مولف ارمغان - اور کاد آمد شعرا اور
سفینۃ الشعرا جلال لکہنوی جو سنہ ۱۳۰۰ میں چہپی ہے اور دیگر - اور صرف و نحو صہبائی
دہلوی اور چند رسالون سے استفادہ اونکا اسکو مرتب کیا - اور جہان جہان اونکی تحقیق
لکہی اونکو شکریہ کے ساتہ ذکر کردیا - اب میں اس فصل تک کی تمہید الفاظ مختلف فیہ وغیرہ سے کرتا ہون

یہاں مرزا ان پر تیرے یا رے محمول سے ہی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر میں نے ایسی مثالیں
نہیں دی ہیں۔ چنانچہ اس رسالے کے دیکھنے والے سے پوشیدہ نہیں۔ الغرض
میں نے اس رسالے کو درست کیا تھا۔ سنہ ۱۲۸۰ ہجری میں حضرت غالب کی ملازمت کو
دہلی گیا۔ اور شاگردی کا شرف حاصل کیا۔ اس رسالے کا مسودہ میرے ساتھ تھا
حضرت نے اپنی چشم عنایت سے ملاحظہ فرمایا اور اسکی تقریظ لکھکر عنایت کی جو عود ہندی میں
بھی چھپی ہے۔ دہلی سے پھر تیوں کانپور میں مطبع نظامی کے مالک عبد الرحمن خاں صاحب
دیکھکر چھاپنے پر مستعد ہو گئے۔ اور دو سو جلدیں حق تالیف کی دینے کو کہیں۔ مگر چونکہ
مسودہ تھا میں نے کتاب دینے میں تامل کیا اور آگرے چلا آیا۔ یہاں جناب منشی ستار شاد
صاحب وکیل کا مطبع جاری ہوا اونکی خواہش سے یہ رسالہ اونہیں کے مطبع میں چھپنا
شروع ہوا۔ مگر پانچ جز چھپے تھے کہ وہ مطبع ٹوٹ گیا۔ اور اصل مسودہ بھی گم۔ مجھے اپنی
محنت کا بڑا افسوس ہوا۔ مگر اوسکا پہلا مسودہ موجود تھا کہ اوسمیں محنت کی گئی اور پھر از سر نو
تدوین شروع ہوئی۔ آخر سنہ ۱۲۸۵ ہجری میں بحکم ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر اور بخواہش
منشی سورج مل صاحب ڈپٹی انسپکٹر اسکول اوسکا انتخاب موسوم بہ تسہیل ما یحتاجہ مرتب کر مطبع
چشمۂ علم نارمل اسکول میں چھاپا گیا اور اسکولوں میں رائج ہوا۔ اور سنہ ۱۲۹۲ ہجری میں راجہ
عزیز سند لوه دا محمد صاحب کو یہ رسالہ دیا گیا۔ اونہوں نے اوسکو مطبع نور الانوار میں
چھپوانا شروع کیا اور اوسکا اشتہار دیا۔ منجملہ خریداروں کے رامپور سے ہی دو جلدوں کی
مانگ ہوئی۔ وہ زمانہ وہ تھا کہ جمیع اہل کمال دہلی و لکھنؤ کے وہاں جمع تھے اسیر امیر جلال
بحر داغ منیر وغیرہ سب موجود تھے۔ سب نے پسند فرمایا۔ مگر چونکہ اوسمیں سند کی قید ہے
اور سند کے ملنے سے بہت سے الفاظ رہ گئے تھے جناب جلال لکھنوی نے ایک مختصر
رسالہ موسوم بہ کار آمد شعرا مرتب کر کے اوسی سنہ ۱۲۹۳ ہجری میں چھپوایا۔ اوسمیں فقط الفاظ
مسلمہ وار لکھے ہیں۔ اور جا بجا مثالیں بھی دی ہیں مگر اوسے طبع نکلی جیسے شراہد لردیں

اور جب سرکاری مدارس کی بنا پڑی تو جان گلکرسٹ صاحب نے اپنے صرف و نحو کے رسالہ میں کچھ قواعد منضبط کئے ہیں۔ مگر جب میں نے اس رسالے کے لکھنے کا قصد کیا تھا اوس وقت تک میری نظر سے دونوں میں سے ایک رسالہ بھی نہیں گذرا تھا۔

ابتدا اسکی یہ ہوئی کہ ۱۲۶۲ ہجری میں جب مولوی سید امداد علی خانصاحب بہادر نے جوآرہ میں صدر امین اعلیٰ تھے مدرسہ عربی کی بنا ڈالی۔ اور مولوی واجد علی صاحب لکھنوی کو بلواکر مدرس مقرر کیا۔ میں اوس مدرسہ میں مولوی فرزند علی صاحب سے طب پڑھتا تھا۔ لیکہ اوس مدرسہ میں پورب کے طلبہ بہت تھے اور انکو تانیث و تذکیر الفاظ میں فرق کرنا دشوار تھا۔ تو اکثر اونکے قہقہے ہوتے تھے۔ آخر چند احباب نے مجھسے کہا کہ اس باب میں ایک رسالہ تیار ہو۔ مجھے تو شاعری کا شوق ۱۴ برس کی عمر سے ہے۔ اس مشورے کو عزیزوں نے خود اپنا فایدہ سمجھا۔ اور دواوین موجودہ کی سیر کرکے الفاظ تانیث و تذکیر کا انتخاب کرنے لگا۔ اور اسناد کی بنا فعل وغیرہ پر رکھی جس سے شک نہ باقی رہے۔ اور کا۔ کی کے کی سند اوسی حال میں لی۔ جب ردیف میں آئے۔ الغرض انتخاب دواوین سے قواعد کا انضباط بھی ہونے لگا۔ اور اختلاف اور اشتراک دہلی و لکھنو بھی معلوم ہونے لگا۔ یہانتک غدر کا بھی زمانہ آگیا اور ۱۲۷۳ ہجری میں وہ مدرسہ اوٹھ گیا مگر میرا شوق ویسا ہی بنا رہا۔

غدر کے بعد لکھنو سے ایک صدا بلند ہوئی۔ یعنی ایک رسالہ شوا ہد اردو نام لغات اور محاورات کا چھپنا شروع ہوا۔ جسمیں لفظ کی تانیث یا تذکیر کا بیان بھی تھا۔ اوسکے دو ورق نمبر ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ صفحات کے مجھ تک بھی پہنچے جو میرے پاس موجود ہیں مگر تانیث و تذکیر کی اکثر سند قابل اطمینان نہیں ہیں۔ مثلاً آن کا لفظ لکھکر لکھا ہے کہ (حسن کی حالت اور کیفیت کو کہتے ہیں واحد مونث ہے سودا ؎ عالم تو مر رہا ہے اک آن پر تری * تیغ و سپر تو لیکے یہ کسپر جھمکا *) تری میں یاے معروف ہے

عالموں کے علمی نتیجہ پرورش رہے ہیں بہت سی نایاب کتابیں رکھی گئی ہیں اور وہ آج
بسبب عدم رغبت کے لغو مصرف پڑے ہیں) وغیرہ وغیرہ حکما تجربہ یا جو کچھ نئی شئی کا علم
انکو حاصل ہوتا تھا اوسکو جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے بلکہ اپنے ساتھ قبر میں
لیجاتے تھے - بہت سی لطیف تحقیقات چیزیں اسی طرح اسی خیال سے قبر میں چلی گئیں -
اور بہت سی نادر ہو گئیں - جنکا نشان آج موجود نہیں -

مگر اہل یورپ نے اس حالت کو نہایت معیوب سمجھا - اور اپنے ہر تجربہ کو عام کر دیا -
اور جہاں تک ممکن ہوا باتوں کو واضح کر کے بیان کیا - جس سے یورپ روز افزوں
ترقی کر رہا ہے - مگر چونکہ تھوڑی سی رکاوٹ [illegible] قدر ہو جاتی ہے ایک گورنمنٹ نے قید
بھی لگا دی ہے کہ موجد کو اپنی ایجاد کا اور مصنف کو اپنی تصنیف کا [illegible] بالکل
کچھ حق ہی ملے اور قید ہی ہو - مگر عقلا سعید تمام چیزوں کو [illegible] آئیگا
مذہب سمجھے ہیں -

یہ رسالہ رشحات ضمیر جو حصہ ہشتم مجموعہ فیض ضمیر مؤلفہ حضرت مبلغ گرامی ہی جسکے [illegible]
سرکار [illegible] مولوی اولاد احمد صاحب (نام) اسی قید میں پڑا تھا - میں نے [illegible]
اسکو درست کر کے اوس قید و بند سے نکال دیا - اور اب اجازت ہے کہ جسکا جی چاہے
چھاپے اور چھپوائے -

گو اسکی تالیف میں مجھے ایک عمر محنت کرنی پڑی ہے اور برسوں میں نے اسکے واسطے
اپنی اوقات عزیز صرف کی ہے - اور صدہا روپے خرچ کئے ہیں - مگر بسبب [illegible] یہ کتاب
نفیس بحسن انجام ہو گئی - اور ہر ایک کو مفید ہے تو جسقدر زیادہ اسکی اشاعت ہو
میری خوشی اور بہبودی اسی میں ہے -

حقیقت میں بانی اسکا میں ہی ہوں - کہ علم [illegible] اسکا رسالہ میں نے ہی مرتب کیا - گو
ابتداءً اس سید انشاء اللہ خاں مرحوم نے دریائے لطافت میں کسقدر اسکا بیان لکھا ہے

فصلِ سوم سماعیا بیان مین

سماعی اون الفاظ کو کہتے ہین جنکی تذکیر و تانیث سماعت یعنی اہل زبان سے سننے پر منحصر ہو۔ اور وہ قاعدون کے حد سے باہر ہون۔ اہل زبان کی قید اسلیے ہے کہ درست کرنا الفاظ کا اور استعمال کرکے رواج دینا اونھین کا کام ہے۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند ٭ میل او اندر دلش انداختند ٭ اور اونکا رواج دینا اسی نظر سے ہے کہ مافی الضمیر کے ادا کرنے مین لوگون مدد ملے۔

انسان جو مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے اسکا منشا فقط یہی ہے کہ باہمی ہمدردی سے ایک دوسرے ہر بات مین ہر طرح مددگار ہو۔ اور اپنا فائدہ حاصل دوسرے کو پہونچائے اور دوسرے کے ضرر کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اسکے لیے کوئی خاص نفع اور کوئی خاص ضرر مقرر نہین۔ جس بات مین ہمدردی ہو سکے اور جس طرح نفع پہونچ سکے اور جس طریق سے ضرر دور ہو سکے اسکا خیال رکھنا ضرور ہے۔ اسی بنا پر حکیمون اور عالمون اور عاقلون نے تحریری تقریری فیض پہونچانا۔ اپنی ذات پر فرض سمجھ لیا ہے اور علوم و فنون کے اجرا سے دنیا کو مالا مال کر دیا ہے مگر اگلے لوگون نے جہان ادھر توجہ فرمائی تھی وہان ایک بات یہ لگا رکھی تھی کہ اپنا فیض اپنے ہی تک رکھتے تھے یعنی خود ہی فیضرسانی کرتے تھے اور اوس فیض کو دوسرے کے [illegible] علیحدہ رکھتے تھے اور کسی کو نہین بتاتے تھے۔ مثلاً طبیبون [illegible] نسخے [illegible] کے ڈھنگ [illegible] یا اصول۔

گدڈکر دیتے ہیں اوکو اطلاع دی جاتی ہو کہ اسکا خیال ضرور رکھیں اسکو تشریح کہتے ہیں اگرچہ شعرا نے اسکا خیال کم رکھا ہو گا معیوب سمجھا ہو اور اب تو یہ متروک ہو مرتیہ گویوں میں اسکا خیال کم پائیگا اور شعرا میں کہیں کہیں چنانچہ جناب اسیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎
بیجا تقسے میں پایا ہو اسیر آپ نے مسکن عترت سے گذر جائیگی برشات تمہاری
آپ اور تمہاری کا ساتہ۔ اسی طرح جناب نسیم دہلوی مرحوم فرماتے ہیں ؎
گھور رہیے مجھے بوسہ اگر لیا تو لیا رقیب دل میں سمجھ لو اگر ملال ہوا
گھور رہیے اور تو کا ساتہ حضرت آتش علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎
ڈھونڈھا ہے جس جگہ وہیں پایا ہو آپکو اس شش جہت میں ہیں یہ تمہارا محل تمام
آپ کو اور تمہارے کا ساتہ۔
حضرت ناسخ کے خاندان میں شاید ایسا نہ پایا جائے اور ہو تو شاذ۔
فائدہ کبھی یو جو استمرار کے واسطے لگاتے ہیں مقام ادب و عظمت میں بھی استعمال کرتے ہیں ناسخ ؎ یارب حصار اس میں رکھیو مجھے مدام + مداح ہوں ازل سے شہ قلعہ گیر کا + اگر کہا جائے کہ خدا کے لیے سب کمال بہ ہدایت کے صائغ تعظیمی مثل تم اور آپ کے مستعمل نہیں۔ اوس کے لیے تو ہی زیبا ہے ناسخ کا یہ شعر مثل رشک کے ہے یعنی وہاں مقام واں کو کہا ہے کہ تو پڑھیو یہاں ناسخ نے خدا سے کہا ہے کہ تو رکھیو۔ اور تو یہاں محدود ہے میں اس کو قبول کرکے دوسری مثال دوں گا ایک مصرعت مشہور ہے ؎ یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیو + غم کے ہاتھوں سے مری ستار رہائی کیجیو + اگر کہا جائے کہ یہاں کیجئے ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ہاں یوں رکھیے ہو سکتا ہے کہ یو یہی مفہوم مصدر کا ہے اور بس۔

فائدہ تین لکھے ہیں تو حروف ضمائر میں واحد کے لئے اور ہم تم جمع کے واسطے۔ اور آپ جمع تعظیمی کے لئے۔ پس یہ تین قسمیں ہیں اول ازراہ خوردی یا حقارت دوم ازراہ ہمسری یا برابری یا تنزل رتبہ درمیان عظمت و حقارت سوم ازراہ بزرگی و عظمت۔ اول کے لئے فعل مثلاً لکھوں۔ اور لکھ۔ اور دوم کیواسطے لکھیں اور لکھو۔ اور سوم کیلئے لکھیں فقط مقرر ہے۔ یعنی مخاطب واحد کیواسطے امر مقرر ہے جیسے تو لکھ پڑھ دیکھ جا سن اور متکلم واحد کیلئے امر کے بعد واو معروف اور نون بڑھ جاتا ہے جیسے میں لکھوں پڑھوں دیکھوں جاوں سنوں وغیرہ اور مخاطب جمع یا تعظیمی کیلئے امر کے بعد واو مجہول زیادہ ہوتا ہے جیسے تم لکھو پڑھو دیکھو جاو سنو وغیرہ اور متکلم جمع کے لئے امر کے بعد یای مجہول اور نون بڑھتا ہے جیسے ہم لکھیں پڑھیں دیکھیں جائیں سنیں وغیرہ۔ اور کبھی یہ دونوں یعنی تم ہم واحد کے لئے تعظیماً بھی بولا جاتا ہے مگر دراصل تعظیماً نہیں ہے۔ بلکہ توطیا آپ کا حرف ہے جو کہ کبھی جمع کے ساتھ بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے آپ لوگ۔ اور اسکے لئے بھی فعل اوسیطرح امر کے آگے یاے مجہول اور نون مقرر ہے جیسے آپ لکھیں پڑھیں دیکھیں جائیں سنیں وغیرہ اور اسیطرح آپ لوگ لکھیں وغیرہ اور کبھی امر واحد کی تعظیم کیلئے ئے زیادہ کرتے ہیں جیسے آپ لکھیے وغیرہ۔ اور کبھی برابری اور حقارت کے موقع پر تو لگاتے ہیں جیسے لکھیو پڑھیو دیکھیو جائیو سنیو وغیرہ اور اسمیں استمرار اور تاکید پائی جاتی ہے اور یہ بدلا مصدر کا بھی ہے یعنی تم لکھنا تم پڑھنا وغیرہ کی جگہ تم لکھیو تم پڑھیو بولتے ہیں۔ اور اسیطرح تو کے ساتھ بھی جیسے تو لکھیو تو پڑھیو وغیرہ۔ رشک فرماتے ہیں

ہیں ہیولِ چشم مست کے دیگاہی مقابل ان ‏ ‏ پڑھیو عوض کتاب کے مجلس شراب کی

دیکھ تحقیر کی نظر سے ہے اور پڑھیو تاکید کی نظر سے۔

تنبیہ مگر جو لوگ ان حدود کو قایم نہیں رکھتے اور تعظیم اور تحقیر اور برابر کو

اب حروف تہجی کی مثالیں شعراو غیرہ کے کلام سے یہ ہیں

مذکرات

حرف			شاعر
ا	جو تیسو لیے کا دیکھنے میں اوسکی	لکھا ہے کاتب قدرت نے الف کیا سیدھا	ظفر
س	السطح تو ام مرکزی ہیں ہو دو فتح و شکست	شین ہے مفتوح ہی مکسور ہی شمشیر کا	اسیر
ص	دیکھا ماحب کلام جب چشم و دو صاد	کسی پر تیس ہوتا ہے کسی پر صاد ہوتا ہے	رشک
ل	ملنگی اور ہے پیری میں جوانی سے سوا	قد خم گشتہ میں یہ لام ہے تاکید کا	اسیر
م	معانی علم ہوا اللہ احد کے ہیں عیان ہیچ	مرا ہے قافیہ رکھا ہے میم احمد کا	ناسخ
ی	میں اول سے سرہ دیکا و احمد ہو گیا	حلقہ میرے کان میں میم مخمسہ ہو گیا	اسیر
ن	کیا ہی لپٹا ہے چہرے پہ مت نما کے طرح	نون تیری ناف کا سیم کر پر نہ لگا	منیر

مونثات

حرف			شاعر
الف ی	حروف تہجی کا نام ہے ادا الف سے لے ی تک لیے ہیں		اسپاکی
ص	صاد آنکھوں کی دیکھ کر لبیر کی	عشائی کے چہرے پر نظر کی	ارم
ہمزہ	مع شدہ کی اصل میں مد ہوتی ہے لیکن ہمزہ تاقبل واہکے حرف کے مدہ سے مل ہوتی ہے زبان پر مکروہ معلوم ہوتی ہے اسواسطے اوسکو مذکر ...		صبائی و ...

فایدہ مگر حرب ہو کہ کلت حسین ماں مادر نے ملحیص مسلے میں تیم کو مونث کر کہا ہے اور کمال سند یابی۔

فایدہ واو کی سند کے لئے اکرم مرزا دبیر صاحب کا یہ شعر موجود ہے

حیر النسا کا لال ادھر وہ شقی ادھر	اوذبیح من رہ گرز جراں مار الکذر
جسطرح واو عطف کا مابین حرو شر	مگر مرے اصول کے خلاف ہے کیونکہ

عطف کا کی جگہ عاطفہ کی ہی ہو سکتا ہے۔

بیان حروف تہجی کی تانیث و تذکیر کا

اسکو تو سب جانتے ہین کہ الف سے لیکے یے کو حروف تہجی کہتے ہیں۔ جو الفاظ مستعملہ عربی فارسی ہندی سے مرکب ہوکر اردو مین استعمال پاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

ا ب پ بھ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ لا ء ی

علامت ع سے عربی اور ف سے فارسی اور ہ سے ہندی سمجھو باقی سب حروف تینوں زبانون مین مشترک ہین۔

قول انشاء اللہ خان ب پ ج خ ر ز ط ظ ف ہ ی ژ ث ہین۔ اس رو سے ا ت ث ج ح ذ س ش ص ض ع غ ف ک گ ل م ن و مذکر ہوے۔

قول قواعد اردو ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ ط ظ ف وہ ی مونث ہین۔ باقی مذکر۔

قول صہبائی دہلوی ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ذ ر ز ژ ط ظ ع غ ف م ہ ی مونث ہین۔ باقی ج س ش ص ض ق ک گ ل ن ا مذکر ہین۔ ہمزہ اگرچہ حروف تہجی مین شامل نہین۔ مگر ہندوستان مین مستعمل ہے صہبائی کے ایک فقرے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ بھی مونث ہے۔ وہ فقرہ مثالون مین لکھا جائیگا۔

قول جلال لکھنوی س ش ص ع غ ق ک ل م ن مذکر ہین اور و مشترک اور جیم میم مختلف فیہ لیکن جناب جلال کے نزدیک مذکر ہے اور ذوقی بھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جناب جلال اور سب حروف کو مونث سمجھتے ہین۔ یعنی مفید الشعرا کے صفحہ مین لکھا ہے کہ ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز ط ظ ف ہ ی یا مونث ہین۔ [illegible]

...ہوتی ہے + تحصیل الفاظ لازمی اور متعدی دونوں طور پر مستعمل ہیں لیکن لفظ کے
...سوائے موقع و مقام استعمال کے لایا جاتا ہے جیسے نسیم ؎ وہ جھوٹ یہی نہ سیکھے
...کی کمیل سیکھے + آتش ؎ لیکن اوس عیاں سینہ عارف کی صفا + چہرۂ یار کو مشا
...وس سمجھا + صبا ؎ جان ماہے وش ہمیں دیکھنے والے ہیں + انھوں لگے تو ایسا ہی
...سنے + لہرایا۔ امانت ؎ سلام ہو ہوا جنبش حسرت یکسر + داغ دل میرے کو لہرا گیا
...صبا ؎ لہراتا ہے فلک پہ رنگیں کا خط سر + سرسر ہمیشہ رہے گلزار تمہارا + ایسا ہی
...ؔ خط میں جسکا آپنے تحریر سراسر لکھی + میں نے جانا مری تقدیر سراسر لکھی + شرماتا ہے
...سے شرماتا ہوں۔ آباد ؎ دل جلاتا ہے ہواب سوز ہجر اوس ماہ کا + اوگلو دیوے کو
...شعلہ آہ کا + دلکتا جیسے میرا دل مرلہ۔ آتش ؎ رمں جمن گل کھلاتی ہے کیا کیا +
...رنگ آسماں کیسے کیسے + سرلتا جیسے میں آپ کو بھلا سکتا ؎ ہائمی یا لو بلو سہا
...سمل گیا + وہ دوستے کا عمر بھی تمہیں بہول گیا + ایسا بگڑا جیسے تنی تھی
...دوگنی عشی۔ ظفر ؎ اب وانیہ تم کو ظفر ہیر عوام لگا + ست تا کہ جاے ہے
...سان کسیکا + چلکا جیسے لوٹ چلی راستہ چلنا۔ سہراطیلی۔ ہرکا جیسے نشئہ سہرا
...سرا۔ اور آو سے پانی بہرا۔ تہہ کیا جیسے دنیا کو سہر کا ایسی التفات تحقارت کیا۔ لوٹکا
...کا اوکلنا جیسے تلوار اوگلی۔ یعنی نکل آئی۔ اور سانپ نے مس اوگلا۔ پکڑنا جیسے گلا پکڑا
...مٹھی اور اوسنے ہاتھ پکڑا۔
...جانئے کہ جہاں یہ لکھا ہے کہ (ہے مستعمل نہیں ہوتا) اس سے کچھ مراد نہیں
...صورت رہا ہو۔ یا بباعث موانع فارسی کے عمل نہ کرتا ہو۔ لیکن ویسے الفاظ کے
...لانا اوسکا قطعاً ناجایز ہے۔
...صورت انکی کی تذکیر و تانیث لکھی جاتی ہے اور سب کا قول علٰحدہ علٰحدہ
...لکھا جاویگا اور جسکے بعد مثالیں نظم کی جملوں میں لکھی جاویں گی۔

جو مفرد کا ہے نسیم ؎ جب و تیکھیے کجی کے سوا راستی نہین ٭ بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا ٭ ایسا ہی روٹی کھائی وغیرہ اور جب جز اول متعدی ہو اور جز ثانی لازمی تو اوسکے ساتھ نے غیر مستعمل ہے جیسے بھول گیا۔ کر بکا۔ دے چکا وغیرہ اسیر ؎ مضمون کہان نزاکت جانان کا اے صبا ٭ سارے ورق ہین دفتر کے اولٹ گیا ٭ ایضاً ؎ جب ہاتھ مین منے سبزۂ خط کو لگا دیا ٭ بولے کہ انذون سے بہت تمکو چڑ گئی ٭ صبا ؎ نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا کوے یار سے بندہ ٭ زمین یہ پاڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے ٭

فعل مرکب جو بجہت ترکیب کے استمرار اور دوام کے معنی کرتا ہے اوسکے ساتھ نے نہین آتا غالب ؎ بیصرفہ ہی گذرتی ہے ہو گرچہ عمر خضر ٭ حضرت بھی کل کہینگے کہ ہم کیا کیا کیے ٭ صبا ؎ شب غم مین مرے نالون سے لگی دل پر چوٹ ٭ چھاتی کوٹا کیے گھر بال بچا سنتے والے ٭ ایسا ہی کھانے لگا وغیرہ کہ اُنمین ابتدا ہے معنی استمرار کے ساتھ۔ وزیر ؎ ہم سے کا ہیدون کو اوس در سے اوٹھایا کیسا ٭ آسمان ہلنے لگا چننے مگر مجنون ہوا ٭ جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ لازمی کے معنی پیدا کرین۔ اونکے ساتھ نے غیر مستعمل ہے۔ جیسے دکھائی دینا سکھنے پانا وغیرہ۔ جو لازمی کہ ترکیب سے متعدی معلوم ہوتا ہو لفظ نے اوسکے ساتھ غیر مستعمل ہے شلاً لانا کہ اصل مین لے آنا ہے مومن ؎ اگر مشہور ہو افسانہ اپنی بت پرستی کا ٭ برہمن کیا عجیب ایمان لے آوین بنارس مین ٭ رند ؎ نہ ملا جبکہ نامہ بر کو جواب ٭ پرزے خط کے سر سے اوٹھا لایا ٭ صبا ؎ ہم وہ میکش ہین کہ ساغر جو ہمارا توڑا ٭ محتسب کے لیے قاضی کا پیادہ لائے ٭

بعض افعال اگرچہ متعدی نہین چاہیے لیکن علامت فاعل اونکے ساتھ متعدی کی سی رہتی ہے جیسے کوسنا۔ دھارنا۔ موتنا وغیرہ مگر فعل اونکا واحد مذکر ہی رہتا ہے۔ جان ؎ دوگانا جان کی بچی نے موتا مجھ نمازی پر ٭ میاں ترمونی ساری پڑا آدھا بدن دھونا ٭ اور بعضون کے ساتھ علامت مفعول ہوتی ہے لیکن چونکہ اصل مین وہ متعدی نہین ہین علامت فاعل مستعمل نہین ہوتی جیسے ہم تمکو رودتے ہین۔ رند ؎ تھا کون آکے لاش پہ ہوتا جو نوحہ گر ٭ ہان بیکسی تو آج

سوف ہوتا ہے اور کچھ خیال جاں کا ہے عاشق کی وجہ سے واقع ہوتی تھی تو اوسکی نزاکت
لحظہ لحظہ زیادہ ہونے لگی اسکے بعد کہتا ہے ؎ رہی آخر خیالا کی درستی ÷ خیال باطل اور اپنی درستی
دعوے حق سمجھا ہی کے سامنے ÷ انکیں افکار میں ہزاتیں گزارے ÷ فافہم۔

صاحب دو پیکر لکھتے ہیں کہ جس صورت میں یہ لفظ (یعنی نے) مستعمل ہو گو مقدر ہی ہو
اور مفعول مذکر واحد موجود بھی ہو تو فعل واحد مذکر ہوتا ہے جیسے میں نے کیا خواہ وہ فعل
متصل مفعول ہو کہ منفصل جیسے میں نے حور پر چاہی کی اور دوسری جمیع صورتوں میں مفعول
کی مطابقت کرتا ہے جنس میں بھی اور عدد میں بھی یعنی اگر مفعول مذکر ہو فعل بھی مذکر ہوتا ہے
اور اگر مونث ہو مونث اور اگر مفعول واحد ہو فعل بھی واحد ہوتا ہے اور جمع ہو تو جمع ناسخ ؎
طاق ابروے صنم جس دم نظر آیا مجھے ÷ ایک مسجد بس وہیں راہ خدا تعمیر کی ÷ دریر ؎
زر دیا اور دیا مال دیا گنج دیے ÷ اے فلک کون سی راحت کے عوض رنج دیے
رند ؎ تیر ہو تو کرے ورق دوست دشمن میں ÷ خدا نے آنکھیں دیاں دیکھ بھال لینے کو

جب علامت مفعول (جو لفظ کو یا یائے مجہول یا واو نون ہے) موجود ہو فعل تابع مفعول
نہیں ہوتا بلکہ واحد کر رہتا ہے ناسخ ؎ ہند کو آباد اوسے کر دیا ÷ گردون کو شاد اوسنے کر دیا ÷ اور
؎ گردن ساقی کے آگے بار ہا محفل میں رات ÷ گردن مینائے مے کو شرم نے خم کر دیا

جو فعل دو مفعول چاہتا ہے ثانی کا تابع ہوتا ہے جیسے ساقی نے رقیب کو مے دی۔ اور بادشاہ
نے مجھے گھوڑے دیے۔ غالب ؎ تیرے در کے لیے اسباب نشاط آمادہ ÷ خاکیوں کو جو خدا
نے دیے جان و دل و دیں ÷ کو مفعول ثانی مقدم ہو کیونکہ مفعول اول ہمیشہ علامت اپنے ساتھ
رکھتا ہے اگر فعل اوسکا تابع ہوتا ہمیشہ واحد مذکر ہونا لازم آتا ÷

جس فعل مرکب کا جز ثانی متعدی ہو لفظ نے اوسکے ساتھ مستعمل ہوا کرتا ہے لیکن فعل (؟)
مذکر رہتا ہے مومن ؎ بات کیسی میں رو دیا میں نے ÷ جو جواب آیا سو دیا میں نے ÷ اور جب دونو
جز متعدی ہوں عام ازین (؟) کہ ایک ہی مصدر سے ہوں یا مغائر سے اون کا وہی حکم ہے۔

اور مثنوی مومن کی دونون مثالین بہی ٹہیک نہین کیونکہ انداز بیجا اور عجز ناتوانی کو
فاعل بنایا ہے حالانکہ اسکی کچھ ضرورت نہین ہے - بلکہ جو شخص پہلے مصرع مین مخاطب ہے
اوسی سے کہا جاتا ہے کہ ای شخص نزہت کیشے بر دل تو بیجو دنمو اور تیرا انداز بیجا پاون کیون نکلا
اسکے بعد کا شعر ہے ؎ ہنرمندی سے ہو تو کیون نہ ٹہرے عیب * کہ وہ ستار ہے جو عالم الغیب *
یعنی جو تیرا کام ہنرمندی سے ہو تو کیون عیب کہلے - فافہم

اور دوسری مثال مین عجز ناتوانی بہی فاعل نہین ہو سکتا جسمین تمام صفت فاعل یعنی لینے کی
اصل یہ شعر شاعر کا مقولہ ہے اسمین معشوق کی کیفیت بسبب اطلاع عشق عاشق بیان ہوئی ہے جنانچہ
ابتدا اسکی یون بیان کی ہے ؎ بسنی جب اوس کی اوس نے یہ حکایت * ہوئی وہ سادہ رو حیران بنہایت
کہ میرا جلوہ دیکہا کیونکر اوس نے * کہان سے سنکے چشم تر اوس نے * مگر شہرت ہے کی یہ بیحجابی * کہ گہر بیٹھے ہوئی خانہ خرابی
زلبسکہ اعتماد دلربائی * یہ سمجھی ہے مشاطہ رسائی * یقین جانا کہ سنکر میری انداز * ہوا ہوگا شہید خنجر ناز
یعنی وہ معشوقہ سمجہی کہ مجہے دیکہا تو ہوگا نہین بلکہ کہین میرا ذکر حسن سنکر عاشق ہوا ہے آگے پہر کہتا ہے کہ
ہمی جب وہ لشین یہ بے نشان ذکر * لگی رہنے اوسکی بر زبان ذکر * یعنی عاشق ہونے اور عشق کے چرچے کا
پہر کہتا ہے ؎ عجب لذت اوٹہانے کا مزا دینا * کہڑے ہونے لگے ہر بات پر کان * یعنی اوس کو بہی
لذت بہی ملنے لگی - اور بدنامی کے خیال سے ہر بات پر کان بہی کہڑے ہونے لگے - اسکے بعد کہتا ہے
کرے عاشق فریبی جبکہ یہ افسون * کہ وان ہے کاہش جان روز افزون * یعنی بدنامی سے تو ہر بات پر کان
کہڑے ہونے لگے - مگر ایسے حیا پرور معشوق کو جب یہ بات معلوم ہو کہ عاشق کی کاہش جان روز بروز بڑہتی
جاتی ہے تو یہ بات سنکر معشوق کی حالت کیا ہو - تڑپ جاتا ہے سوز نہانی * جتاتے زور عجز ناتوانی * یعنی
عاشق کا حال سنکر معشوق کے سوز نہانی کی جبانکا ہی تڑپنے لگے - مگر بسبب نزاکت یا ضعف اسکے
اپنے اظہار سوز عشق مین معشوق کی ناتوانی اپنی عاجزی کا زور دکہلائے - کہ مین اظہار محبت یا اظہار
محبت مین اپنے ضعف یا نزاکت سے عاجز ہون - اور جب یہ کیفیت ہو تو ؎ شکست رنگ نقش
روے سادہ * نزاکت لحظہ لحظہ ہو زیادہ * یعنی بسبب ہی سادہ کے رنگ کی شکستگی کہ جو کچہ حیا اور

شاخ گل ایں بھی شاخ اوسے نکالی ہے + ناسخ ؎ دھوئی کیوں اشک کے طوفاں سے
لوحِ محفوظ + سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی + ہند ؎ موت اپنی ہی سکھ یاد جو
آئی ہوتی + گور کی مٹی میں مٹی نہ ملائی ہوتی + پس مضارع و حال و استقبال وا دی غیرہ میں
نہیں ہوتا ہے۔

کبھی اس علامت کو ضرورت کیلئے محذوف کرتے ہیں - پس اگر وزن شعر وغیرہ کیلئے ہو تو علامت
مذکورہ فاعل کے ہمراہ مقدر ہوتی ہے ناسخ ؎ غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہردم + کبھی تلوار
تو ہم پر بھی لگائی ہوتی + (اسمیں نے محذوف ہے) مومن ؎ دی تسلی تو وہ ایسی کہ
تسلی ہو گئی + خواب میں تو مرے آئے وہ مگر آخر شب + اور اگر فاعل ردیف واقع ہوا ہے تو
حسب دستور محذوف ہوتی ہے مومن ؎ نہ کہتے پہ چل بسا تھا یہ سے تھا + کالے پاؤں کیوں
اداے بھا + سرخی چاہتا ہے سو رہائی + ختائے صد شعر ناتوانی + لیکن انداز بہکائے اور شعر
ناتوانی نے لیکن عمل ہر حال میں موجود رہا ہے - **تنبیہ** صاحب دو پیکر لے دونوں
مسائل مومن کے شعر سے جو دین - دلیل کے قابل نہیں ہیں - یعنی پہلے شعر سے مراد رکھی ہے
کہ دی تسلی تو وہ کے معنے یہ ہیں کہ دی تسلی تو اوسے - وہ کے معنی اوسنے کیلئے ہیں
حالانکہ کسقدر بعید از قیاس محاورہ سمجھا ہے - اگر مومن حال ایسے ہی زبان دان تھے تو مرزا تقی
نے کہا اوس سے کہیں بہتر ہے میر ؎ میں کہا دل درد ہے مرے + جسکے کہنے لگا ہوا کرے
اس میں کہا میں نوستقر ہی محذوف ہے - مومن کے شعر میں تو قاعدہ کے خلاف ہے تا ہی یعنی حرف علامت
فاعل کی بھی تو حرف اشارہ وہ کا ذکر اس سے مل جائیگا - یہاں اصل صاحب دو پیکر مومن سے
وہ ہی سمجھے اوسنے کا کام نکالا مگر میرے نزدیک یہ حال نہیں غلط ہے بلکہ وہ تلفظ میں کم
ایک محاورہ ہے جو اکثر مستعمل ہے جیسے کہیں میاں تم آئے تھی تو وہ ایسے آئے جسکو
کوئی نہیں کہہ سکتے - اور اگر صاحب دو پیکر ہی کے معنی لئے جائیں تو پھر پورے کا تصور کیا ہے
جہاں وہ کھا جائے اوسے بولا جاتا ہے۔

نمبر	حروف ہندی کیصورت	حروف فارسی یا عربی کیصورت	کیفیت استعمال
19	پر، پہ	الا، مگر، سوای و، ما و را، لیکن	یہ حروف استثنا کے ہین - اور یہ سب اردو مین مستعمل ہین - اور سوا اگرچہ عربی ہے مگر اردو مین ایسا رائج پایا ہے کہ ہندی معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ حرف استدراک ہے واسطے دفع کرنے شبہ کے مگر اردو مین بمعنی مگر وغیرہ کے مستعمل ہے **تنبیہ** لیکن دراصل لاکن ہے جو عربی کا لفظ ہے اور اسپر واو لگاکر ولاکن اور ولیکن بھی کہتے ہین - فارسی والون نے اسکو ولاکن ولیکن ولیک و لے لیکن لیک سب طرح سے استعمال کیا ہے اور اردو والے بھی اسیطرح استعمال کرتے تھے - مگر ناسخ کے بعد والون نے سوائے ولیکن اور لیکن کے سب کو متروک کر دیا - ناسخ اور جرأت نے بھی ایک جگہ استعمال کیا ہے -
۲۰	ہان، اچھا، جی، البتہ، ہو، آن	بلے، البتہ، آری	یہ حرف ایجاب اور اقرار کے ہین - اردو مین سب مستعمل ہین - مگر بلے اور آری کے علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے معنی پر نہین بولتے بلکہ آری سے بلے کرنا ایک محاورہ ٹالنے کے معنی پر اور لیت و لعل کے مفہوم پر بنا لیا ہے -
۲۱	ہی		یہ حرف حصر کے لئے آتا ہے اور خصوصیت کے معنی دیتا ہے -
۲۲	نے		یہ حرف علامت فاعل ہے - اور مذکر اور مونث دونون کے ساتھ یکسان رہتا ہے - اسکے استعمال کی صورتین ذیل مین لکھی جاتی ہین -

(۱) استعمال لفظ نے کا

ڈو بیکر مین لکھا ہے کہ لفظ نے علامت فاعل ہے اور فقط فعل متعدی کے ساتھ ہوتا ہے ماضی مطلق مین اور اون افعال مین کہ جنکے صیغون مین صیغہ ماضی مطلق ہوتا ہے جیسے ماضی قریب و بعید و شرطی و تمنی وغیرہ - صبا ؎ مانگ کر یار سے بوسہ مین برا جھگڑے ہین * تھوڑی سی بات نے بھی طول بہت سا کھینچا * وزیر ؎ تیرے سرمہ کے دنبالے پہ جسنے آنکھ ڈالی ہے * لوہو

نمبر	حروف مستعمل		کیفیت استعمال
			وقت مذکر کے لئے سا کا الف یای مجہول سے مل جاتا ہے جیسے آرام آلو سے ہو۔ اور مونث کیلئے یائے معروف سے جیسے تو بالکل سی ہے
۱۶	اور	و	عطف کی علامت ہے۔ اردو میں دونوں مستعمل ہیں مگر حالی واو جو فارسی زبان کی علامت عطف ہے نہ ہندی تا ایک ہندی اور ایک فارسی لفظ کے درمیان لانا فصاحت کے خلاف ہو اور فارسی جیسے ملک ۵ اور دبار سید مرائی + ہی متعدد مرم آرائی + یا ہر کا لفظ ہندی فارسی اسکی مرملی ہے۔ اسیطرح اضافت بھی فارسی عربی اور ہندی کلموں میں ناجائز ہے جیسے ۵ سونے ہر ایک مرم اسا گر رہو + مجکو بکار میں کام جام ہو + ہر ایک ایک کلمہ ہے اور فارسی کے ہر ایک مدمل الفاظ اردو میں ہے پس یہ کلمہ ہندی ہوگیا۔ لیکن ناقل سوتی کے بعض اصحاب واقع ہوئی ہے یہ بالکل جائز ہے۔ اسیطرح دوق ۵ کو معلوم کیا سکتے زلمے کوا + کہیں جانے سے لوشا لے کو + زانہ گو فارسی ہے مگر اسکا اپنے معنی اور تماشا یعنی کا جافہ ہو کر الف سے مل گئی اور اس سے زانا مع الالف ہندی ہو اور لفظ کہلایا۔ اب اس الفا کو تبعیت الف مصدریہ بھی اور تماشا کو علامت معمول کہا آئیکہ ست یائے مجہول سے ملا اور زانے کو اور لوشا لے کو بنا دیا۔ یہاں تک درست ہے مگر منکی کا بعد مو زلمے کے ناصل آتا ہے اسمیں اضافت دی گئی یہ ناجائز ہے +
۱۷	یا، یعنی، تو، خواہ، چاہے	یا، خواہ	یہ حروف تردید ہیں یہ سب اردو میں مذکر مونث کیلئے یکساں مستعمل ہوتے ہیں۔ اردو ۵ یا تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا + یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی + اسیطرح او چلا کی بھی حالت ہے۔

نمبر	حروف ہندی کے مصدر کی تصغیر	حروف فارسی کی تصغیر	کیفیت
			ازر بنیں مانگ ہے جو چاہے سو بیچ اب دسے دے +
۱۲	نا بے غیر ان ال [illegible]	نا بے غیر	یہ حروف اسموں کی نفی کے لیے آتے ہیں جیسے نادان ناواقف - بے ہوش غیر ذی روح غیر ذالک فارسی میں ہیں نہ ... انجان ... ہندی میں ہیں - یہ سب اردو میں مذکر و مونث کے ... مستعمل ہیں مگر ...
۱۳	اجی ارے اجی او یا آ ارے او رے ابے ہوت	آے یا آ	یہ سب حروف ندا ہیں - اور سب ... بولے جاتے ہیں - صاحب ... ہوت - یہ زبان فصحا پر ... استعمال پاتے ہیں مگر اپنے محل پر ... آتے ہیں کہ یہ سب ... بدل جاتے ہیں
۱۴	یو		امر واحد کے آخر حرف یو کبھی فائدہ دعا یا بددعا کا دیتا جیسے ... اور ... اسی پہ شیخ ہماری بجائیو + دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں + اس شعر میں مصدر کے معنی بجائیو نے دئے ہیں - یعنی بجانا +
۱۵	چہ	ک چہ	ک جاندار کی تصغیر کیلئے آتا ہے جیسے مردک. طفلک اور چہ بیجان کی تصغیر کو اسلئے جیسے صندوقچہ اور باغیچہ - مگر اردو میں مردک مذکر و مونث دونوں کے لئے مستعمل ہے بصیغہ تحقیر و بحالت غضب سوای اسکے یہ ک ہندی لفظ کے ساتھ بھی یہی معنی دیتا ہے جیسے چھوٹک -
۱۶	سا انہ	چوں	حرف تشبیہ معنی یا جیسے زید شیر سا ہے مگر مذکر کے لئے سا اور مونث کے لیے سی یا یائے معروف سے آئیگا - اور زید بڑا مردانہ ہے مذکر - اور ہندو مردانی عورت ہے یائے معروف سے مونث کے لئے - اور جمع ...

نمبر	[illegible]	[illegible]	کیفیت استعمال
۸	کی	بدے	یہ حرف علامت اضافت کی ہے واسطے نون مضاف واحد مؤنث کے جیسے بندہ کی گھوڑی۔ اور بحالت جمع مؤنث بھی یہ بدلے گا۔ یعنی بندہ کی گھوڑیاں نہ کہینگے۔ بلکہ بندہ کی گھوڑیاں کہینگے۔ اسکا شرح حال جا بجا حصہ دوم میں دیکھو۔ اور کبھی یہ کی ۔ سے کے ساتھ مل جاتی ہے دیکھو فائدہ حصہ [illegible]
۹	والا ۔ ہارا ۔ ہار	مرہ	یہ علامت اسم فاعل مذکر کی ہے ۔ اور مؤنث کیلئے والی ہاری ہیر وغیرہ سے اور ہارا ۔ اور ہار ہمارے کا محاورہ ہم اب صرف کیا ہے ۔ مگر ایک ہو ہار مواقل میں ہوتے ہار ہما جاری ہے ۔ اور کبھی اسکو ہار مدمل داو مجہول واشباع داو مجہول بھی کہتے ہیں ۔ جیسے یہ لڑکے ہونہار ہیں ۔ اور اسم مؤنث کیلئے بھی یہ ہی مستعمل ہوگا جیسے یہ لڑکیاں ہونہار ہیں
۱۰	جو کہ	کہ	یہ حرف واسطے بیان ماقبل کے آتا ہے جیسے بندہ نے کہا کہ کل ہم اونکا اور میرا گھوڑا ہو چالاک ہما کود کر نکل گیا ۔ اور کبھی جو کہ بھی بولتے ہیں غالب ؏ جو کہئے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشک فارسی ✦ گفتۂ غالب ایکبار پڑھکے اوسے سنا کہ یوں ✦ اور یہ زائد نہیں ہے بلکہ ترجمہ ہر کہ کا ہے اور یہ مذکر و مؤنث واحد میں یکساں مستعمل ہے ✦
۱۱	نہ ۔ نہیں ۔ مت	یہ	مذکر و مؤنث میں ہر فعل کی نفی کے لئے آتا ہے ۔ جیسے بندہ نہ آیا ۔ بندہ نہ بولا ۔ ہم نے سبق نہیں پڑھا ۔ ہم نے کھانا نہیں کھایا اور حرف نہیں سے ربست نہ کے ایک گونہ تاکید نفی سمجھی جاتی ہے جیسے مرا بیٹا لکھتا ۔ اور حرف مت امر کا سر پر داخل ہو کر اوسکو فعل نفی کر دیتا ہے جیسے کھاؤ مت کھاؤ ۔ کھیلو مت کھیلو لیکن نہ کا استعمال بھی ہوتا ہے مگر کمتر ۔ گلزار نسیم ؏ اوس گل سے نسیم

باندھا ہے ۵ تھا اک کتحال بردہ برین ✣ عیسی کی تھین اوسنے آنکھین دیکھین ✣

بیان حرف کی تانیث و تذکیر وحدت و جمعیت کا

حرف وہ کلمے ہین جنکے بذاتہ کچھ معنی نہین مگر اسمار سے ملکر جملون کو معنی دار بنا دیتے ہین اسی لئے انکو حرف معنوی یا حرف روابط کہتے ہین - فعل کے بیان مین لکھا گیا ہے کہ تانیث و تذکیر وحدت و جمعیت نہین مگر بہ تبعیت اسمار - اسلئے ان حروف کے استعمال کے متعلق کچھ فایدے نقشہ مرتب کرکے لکھے جاتے ہین -

کیفیت استعمال	حروف فارسی بصورت	حروف ہندی بصورت	نمبر
ابتدا کیلئے ہی - اور سبب کے معنی بہی دیتا ہے ناسخ ۵ مہندی سے ہے شعلہ قدم اوس رشک پری کا ✣ پاپوش نے سیکھا ہے چلن کبک دری کا ✣ اسکو تانیث و تذکیر مین کچھ دخل نہین -	از	سے	۱
یہ علامت ظرفیت ہے - اسکو بہی کچھ دخل نہین -	در	مین	۲
یہ حرف بلندی کے معنے دیتا ہے - اسکو بہی الیضاً - اور یہ حرف مخفف بہی آتا ہے یعنی پہ دیکھو فایدہ ضد و بستم ۱۲۰	بر	پر	۳
یہ علامت مفعول ہے یہ حرف جب اسم مونث کے ساتھ آئیگا اوسکے فعل کی علامت مذکر ہو جائیگی - جیسے ٹوپی پہنی - ٹوپی کو پہنا - دیکھو فایدہ صفحہ ۱۲۵	را	کو	۴
یہ اتفاق اور ہمراہی کے معنی دیتا ہے - اور یہ حرف مذکر و مونث دونوں کے ساتھ بصیغہ جمع مذکر مستعمل ہے جیسے مردون کے ساتھ - بہو کے ساتھ	با	ساتھ	۵
ہندی مین ہمیشہ مضاف الیہ کے بعد آتا ہے جیسے زید کا گھوڑا واسطے ثبوت واحد مذکر کے -	علامت نسبت زیر است	کا	۶
جب مضاف الیہ جمع مذکر ہونگے تو کا کے الف کو یاے مجہول سے بدل دینگے جیسے زید کے گھوڑے ✣	"	کے	۷

فائدہ جن فعلوں کے فاعلوں کے ساتھ علامت فاعل یعنی نے نہ آوے تو گو فعل متعدی
مطلقاً ہو تو اُن فعلوں کی تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت فاعلوں کے موافق ہوتی ہے
جیسے لڑکیں بیٹھی یا میں بیٹھی سوتی ہوں ۔ یا ۔ ہم کتابیں لئے یا تم لئے کتاب پڑھی
اسی طرح جمع کیلئے کہا ہی پڑھیں ۔ **اطلاع** حرف نے علامت
فاعل کے متعلق ہو اور فائدے ہیں وہ حرف نے کے بیان میں لعنت کے بعد لکھے جائینگے
دیکھو صفحہ ۱۳۳ سے صفحہ ۱۳۵ تک ۔

فائدہ جن فعلوں کے فاعل اور مفعول دونوں کی علامتیں مذکور ہوں وہ فعل
ہر حال میں واحد مذکر بولے جائینگے ۔ خواہ فاعل و مفعول مذکر ہوں یا مؤنث واحد ہوں
یا جمع جیسے مریم نے کتاب کو پڑھا ۔ مریم نے کتاب کو پڑھا لڑکوں نے انہی کتابوں کو پڑھا
لڑکیوں نے انہی کتابوں کو پڑھا **تنبیہ** دراصل فعل کا مذکر صیغہ واحد ہونا حرف
کو علامت مفعول کے سبب سے ہے ۔ دیکھو تصریح اسکی بیان حرف کے لکھنے میں ۔

متفرق باتیں جمع کے متعلق

فائدہ بنگالہ کی زبان میں ہمیں اور دوست عرب کو گوئیاں ہم کاف فارسی
بیج ازاد مجہول و کسرہ یائی ہمزہ دار ۔ و فتحہ یائی دوم مع الالف بعدہ نون بولتے ہیں
انکو گویا میرٹھ کے بولنا غلط ہے ۔ اور گوئیاں جمع نہیں ہے بلکہ واحد ہے

فائدہ آئی ہیں میں ایک نون چاہئے مؤنث کے لئے ۔ ناواقف آئیں ہیں دو نون
بولتے اور لکھتے ہیں ۔ اسطرح دیکھی ہیں ۔ بولی ہیں ۔ سمجھی ہیں ۔ آئی ہیں ۔ گئی ہیں
رہی ہیں وغیرہ ۔

فائدہ اسطرح تمہا جو ماسی کے لئے ہے صیغہ مذکر اور بھی صیغہ مؤنث اور بعض
بعض جمع مؤنث ۔ اسکے ساتھ جب لفظ جمع آئیگا تو بعض جو جمع مؤنث کے لئے سمجھیں گے
وہی واحد مؤنث ہو جائیگا ۔ یہی دہلی میں کہا جائیگا ۔ مگر کلکتہ اور سیرم میں اسکے خلاف

تنبیہ

فعل و حرف پر - یا منسوب ہونا - یا مصغر ہونا - یا منادے ہونا اور مسند و مسند الیہ ہونا - یا مفعول ہونا - یا موصوف اور صفت ہونا - یا مضاف و مضاف الیہ ہونا - یا مسند الیہ ہونا خواص اسم سے ہے **تنبیہ** یہی اور ایسے ہی قاعدے ناسخ علیہ الرحمۃ نے لکھنؤ میں جاری کر کے زبان اردو سے بقاعدہ بانر نکال دیا کہ خواص سے عوام تک یہ زبان ہو گئے ورنہ ناسخ کے پہلے شعرا اور فصحا کی زبان پر فعل کی جمع بلکہ اسم و فعل دونوں کی جمع مطابقہ جمع صحیح مستعمل ہیں - ولی دکھنی کے وقت سے لیجئے - اور میر تقی میر کے زمانہ تک سب شعرا فعل کی جمع کر دیتے تھے - دیوانوں کی سیر سے واضح ہو گا - میر صاحب کا شعر ہے ع بادہ و غلہ کی راتیں آئیاں ٭ طالعوں نے صبح کر دکھلائیاں ٭ اور دہلی میں ناسخ کے بعد شعرا نے اسکو ترک کیا - لیکن وہاں اسکے فصحا میں غدر کے بعد تک استعمال تھا - بندہ مؤلف ۱۲۸۳ھ میں حضرت غالب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں فارسی زبان کے لئے شاگرد ہونے گیا - اور وہاں کے ہمایت سے نیاز حاصل ہوا - نواب ضیاء الدین خانصاحب نیر تخلص نے مؤلف کی دعوت کی - (۱) اثنائے تقریر میں ناویں آئیاں اور ناویں ڈوبلیاں اونکی زبانی سننے میں آیا - اب کا حال نہیں معلوم - کہ یہی محاورا ہے یا بدلا - اسکو ۲۴ برس ہوئے مگر شعرا کے کلام میں اب نہیں ہے - اور دکھنی میں آتش اور رند علیہم الرحمۃ نے ایک ایک جگہ فعل کی جمع اور صفت کی جمع استعمال کی ہے - شاید علی الرغم ناسخ ہو - اور حالصاحب مرحوم نے بنگالی زبان میں -

فائدہ جن فعلوں کے ساتھ فاعل کی علامت نہیں ہوتی وہ تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت میں فاعل کے موافق بولے جاتے ہیں - لازمی ہوں یا متعدی - خواہ اونکے مفعولوں کے ساتھ علامت مفعول ہو یا نہو - جیسے میں آیا - تو آئی - میں لکھتا ہے - ہند لکھتی ہے - سو میں خط لکھتا تھا - ہند خط لکھتی تھی - لڑکے آئے - لڑکیاں آئیں - لڑکے کتابیں پڑھتے ہیں - لڑکیاں کتابیں پڑھتی ہیں -

فائدہ اکثر اسماء عربی کے آخر ی اور ن اور ات زیادہ کرکے
جمع بنا لیتے ہیں جیسے حاضرین ناظرین کاغذات سماوات اور تاجر کی جمع تجار
آئی ہے۔

تنبیہ صاحب قواعد اردو اور مولوی صہبائی دہلوی لکھتے ہیں کہ بعض اسمات
اردو والے اسماء جمع پر بھی علامت جمع ہندی کی لگا لیتے ہیں جیسے آسمانوں سے۔
حکاموں سے۔ احکاموں کو۔ مقدماتوں میں۔ پس ایسی جمع کو جمع الجمع کہتے ہیں لیکن
فصل اول میں لکھا ہے کہ اردو میں جمع الجمع کا دستور نہیں۔ پس یہ عوام کا محاورہ ہے بامحاورہ
لوگوں کا فصحا اور شعرا میں مروج نہیں۔ مگر ایک اشراف کی جمع الجمع اشرافوں مستعمل

فائدہ کئی بعض الفاظ عربی یا ہندی کے اردو میں جمع ہی بولے جاتے ہیں جو واحد ہیں
جیسے معنی (ڈاکٹر نسیم دہلوی نے اسکو واحد بنادہ مانا ہے مگر عموماً جمع ہی بولتے ہیں) جیسے
آنسو مال لوگ سرتان نزدیک پاس بال آپس ہم جانور جنے رخسار وغیرہ
ان الفاظ کو پھر جمع کر لیتے ہیں جیسے آنسوؤں کو مالوں میں لوگوں نے سرتانوں سے پیوا
جانوروں تک جنوں میں رخساروں کی۔ مگر آنسو اور نزدیک اور پاس کی جمع نہیں

بیان فعل کی تانیث وتذکیر و وحدت وجمعیت کا

کلیہ اسم کے خواص میں سے ہے واحد و جمع ہونا۔ مگر فعل اور حرف جمع نہیں ہوتے
اور یہ جو فعل یا حرف میں صیغہ کے جمع میں تبدیلی ہوتی ہے کہ واحد کیواسطے کچھ اور
ہیں اور جمع کیواسطے کچھ اور۔ تو اس سے فعل یا حرف میں کثرت نہیں ہو جاتی مثلاً
مارتے ہیں اگرچہ لفظوں میں جمع ہے مگر مار جو کہ اسکا اثر ہے اوس کی بہ نسبت کثرت نہیں ہوگی
بلکہ مارتے ہیں کثرت مارنے والوں کی دکھائی ہے جو کہ اسم ہے۔ اسیطرح فعل پر
بھی تانیث وتذکیر نہیں ہوتی وہ بھی خواص اسم سے ہے اور حروف جر اور کلمات نفی

جمع فارسی مستعملہ اردو

اردو میں فارسی کی جمع بھی مستعمل ہے اور اوسکا یہ قاعدہ ہے کہ جاندار کے اسم کی جمع ان سے کرتے ہیں جیسے مردان پسران وغیرہ اور بیجان کو ہا کے ساتھ جیسے سالہا - ماہہا - اور کبھی اسکے خلاف بھی جیسے [illegible]

جمع عربی مستعملہ اردو

اس زبان میں جمع عربی بھی مستعمل ہے اس لئے اوزان جمع اسمای عربی کا نقشہ لکھا جاتا ہے

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
شریف	اشراف	افعال	اچھا آدمی
لطف	الطاف	افعال	مہربانی
جلف	اجلاف	افعال	کمینہ
باب	ابواب	افعال	دروازہ
یوم	ایام	افعال	دن
شیٔ	اشیا	افعال	چیز
عدو	اعدا	افعال	دشمن
عضو	اعضا	افعال	جوڑ
اکبر	اکابر	افاعل	بڑا
احسن	احاسن	افاعل	اچھا
افضل	افاضل	افاعل	بزرگ
رکن	ارکان	افاعیل	کھم
حدیث	احادیث	افاعیل	بات
اقلیم	اقالیم	افاعیل	ملک
نبی	انبیا	افعلا	پیغمبر
حبیب	احبا	افعلا	دوست
طبیب	اطبا	افعلا	حکیم
قریب	اقربا	افعلا	عزیز
زمان	ازمنہ	افعلہ	زمانہ
مکان	امکنہ	افعلہ	گھر
رسول	رسل	فعل	پیغامبر
طریق	طرق	فعل	راہ
رسالہ	رسایل	فعائل	چھوٹی کتاب

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
ذکر	ذکور	فعول	مرد
ظرف	ظروف	فعول	برتن
کریم	کرام	فعال	بزرگ
حاکم	حکام	فعال	فیصلہ کرنے والا
خادم	خدام	فعال	نوکر
سلطان	سلاطین	فعالین	بادشاہ
شیطان	شیاطین	فعالین	شیطان
کوکب	کواکب	فعالل	ستارہ
قرطاس	قراطیس	فعالیل	کاغذ
قندیل	قنادیل	فعالیل	قندیل
خصلت	خصایل	فعایل	عادت
ضمیر	ضمایر	فعایل	دل
طالب	طلبہ	فعلہ	ڈھونڈنے والا
مدرسہ	مدارس	مفاعل	پڑھنے کی جگہ
مجلس	مجالس	مفاعل	بیٹھنے کی جگہ
مسجد	مساجد	مفاعل	نماز کی جگہ
مضمون	مضامین	مفاعیل	مطلب
مقدار	مقادیر	مفاعیل	اندازہ
مفتاح	مفاتیح	مفاعیل	کنجی
تصنیف	تصانیف	تفاعیل	کتاب بنانا
تصویر	تصاویر	تفاعیل	تصویر
تاریخ	تواریخ	تفاعیل	گنتی کا دن

قاعدہ اسم کی جمع کی علامتیں اردو میں پانچ ہیں۔ واو مجہول جیسے مردو، عورتو یہ کہانی سدا۔ واو مجہول یا نون غنہ جیسے مردوں عورتوں یائی مجہول جیسے لڑکے یہ کرات کے لیے مخصوص ہے یائی مجہول یا نون غنہ جیسے جریں یہ مخصوص مؤنث کے واسطے ہے الف نون جیسے برہان یہ بھی برساں کیلئے ہے۔

نقشہ جمع اسما مذکر و مؤنث جنکے آخر میں حروف معنوی نہیں ہیں

نام	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم مذکر [illegible]	موٹا	مرد آدمی	[illegible]	[illegible]						
اسم مؤنث	عورت	عورتیں	لڑکی	لڑکیاں	دعا	دعائیں				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	سدہ	سدے	اچھا	اچھے	لکھنے والا	لکھنے والا		

نقشہ جمع اسما مذکر و مؤنث جنکے آخر میں حروف معنوی ہیں

نام اسم	مثال	نے	کو	کا	سے	میں	پاس	تک	اے
مذکر	مرد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مؤنث	لڑکی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مؤنث	دعا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مذکر	لڑکا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مذکر	سدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
صفت	اچھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اسم فاعل	لکھنے والا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور مولوی امام بخش صہبائی دہلوی نے اپنے رسالہ صرف ونحو مین تئیس ۲۳ چوبیس ۲۴ پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ اٹھائیس ۲۸ کی ترکیب مین لکھا ہے کہ یہ احاد اور بیس سے مرکب ہے یعنی تین ۳ اور بیس اور چار اور بیس ۴ وغیرہ ہین - مگر اونہون نے بھی نہ بیسی کا ذکر کیا اور نہ کوئی اور ترکیب لکھی - اور جلال لکھنوی نے بھی گلشن فیض مین فقط بیس کا لغت لکھا ہے ہم یہ نہین کہتے کہ یہ لفظ عوام مین مستعمل نہین - مگر فصحاے دہلی ولکھنو کے کلام مین پایا نہین جاتا - شاید تلاش سے کسی کے کلام مین ملجاے لیکن قابل سند کم ہوگا -

بہرحال مین یہ کہہ سکتا ہون کہ غدر کے قبل کے شعرا کا کلام جہان تک میری نظر سے گذرا ہے اس سے خالی ہے - اون لوگون کو جب عدد سے کثرت کا بیان کرنا منظور ہوا ہے تو اونہون نے سیکڑون ہزارون لاکھون کا لفظ استعمال کیا ہے چنانچہ چند مثالین لکھی جاتی ہین -

سیکڑون

دل کو اون آنکھون کا دیوانہ سمجھ صحرا نے
آتش
سیکڑون ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا

ہزارون لاکھون

آہ شرر فشان کا برا ہو شب فراق
آتش
لاکھون مکان اوس سے ہزارون مکین جلا

لاکھون

تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو
ناسخ
لاکھ زنجیر ترے گیسوے خمدار کی تھی

لاکھون

وصل کے لاکھون اہتمام کئے
بہار عشق
لیکن اوسنے عجب کلام کئے

ممکن تھا کہ آتش ؎ بیسیون ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا ۔ کہتے مگر نہ کہا - معلوم ہوتا ہے کہ بیسیون کا لفظ بعد غدر کے رواج پایا ہے - اور بیسیون لاکھ کہنا زیادہ تر تعجب خیز ہے - اور عین بیسیو ہا ماشاء اللہ شاید بہار کے محاورہ ہے اور عورات مین بھی جاری ہے -

اگرچہ اوس حالت میں بعض فعل سے جمع ثابت کی جاے - ورنہ مونثات کیلئے س اور و کے درمیان ایک ی بڑہا کر سیون کہینگے - اور اوس لفظ موث میں علامت تانیث نہ لگائینگے - اور یون کہینگے - سیون عورت آئی ہی - سیون جمع وہاں موجود نہی - مگر اوس وقت کہ لفظ موث کے آخر یای معروف ہو اور سیمیں علامت جمع ان لگائینگے جیسے بہت سیون لڑکیان دیکہ ڈالین - جو لوگ سیون کو سی کی جمع سمجہے ہیں ایکی سے غلطی ہی - دراصل سیون میں ی مونثات کی جمع کی کہنے کیلئے ہے - اور سی کو بعض لسان کا محاورہ ہے -

مولوی سید احمد مولف لغات وغیرہ اپنی کتاب ہندوستانی اردو لغات میں لکہے ہیں سی ہندی - صفت (۱) مثل اور مانند - ۲ (۲) اصل - سر - عمارت - ایک درمہ ٹرا ہوا - سی لسوسے ہندی - صفت (۱) اموری معنی ایک سو (۲) کل تمام سیہیا جیسے گریہ کا سیس لسوسے ہرنا (۳) بالع جل - اعلی - عاقلا - بالغ عورت - ... (۴) اعظم تمام گانون - تمام رس - تمام فصل (۵) اسم س - چیٹ - مثلا جیسے زبردست کے سیول ایک تمام ہوا قول مولوی سید احمد دہلوی کا -

مولف کہتا ہے کہ میں نے سی کی تحقیق کے واسطے سب سے لغات مستند اردو دیکہ ڈالے لیکن اس لفظ کا پتہ چلا یہاں تک کہ نسی سانٹہ کا مشہور محاورہ بہی ملا - حضرت مولوی سید احمد صاحب دہلوی جو اسوقت جامع اللغات اردو ہیں اور ڈاکٹر ملس صاحب کی مدد پر مامور رہے ہیں اونہوں نے اس لفظ کو بہی لکہا تو اردو سے کہا امید ہے - کل اونہوں نے ہندوستانی اردو لغات میں سی کے متعلق تین لغت لکہے ہیں اول خود سی کا دوم سی لسوسے - جسکی تصریح اوپر لکہی گئی ہے سوم سیتا - وہ کتاب جسکے لیے سی مانع ہوں - اور کتاب مخزن المحاورات میں بہی سی کے متعلق یہی لغت ایسا جیسا سو برس کی عمر ہو سے - سیس لسوسے لسوسے سی - سیوں لسوسے -

چند کلیے اور قواعد تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت کے

قاعدہ حرف اضافت اور تشبیہ حالت تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت میں اپنے مضاف اور مشبہ بہ کے موافق ہوتے ہیں جیسے موہن کا قلمدان - بدہو کی کتاب اور موہن کے گھوڑے - بدہو کی کتابیں اور شہر میں زید سا عاقل کوئی شخص نہیں - بنو سی بیوقوف کوئی عورت نہیں -

قاعدہ اون اسمائے صفات کی تذکیر و تانیث و وحدت و جمعیت موافق موصوف کے ہوتی ہے جنکے آخر آیا ہو اور وہ حروف معنوی کے آنے سے تبدیل بھی ہوتے ہوں - جیسے اچھا لڑکا اچھی لڑکی اچھی لڑکیاں - بیچارہ مرد بیچاری عورت بیچارے مرد بیچاری عورتیں -

قاعدہ اکثر اسمائے عدد یا اسمائے ظرف کے آخر ون علامت جمع زیادہ کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہے جیسے تینون بھائی آئے زید اپنے پچیسون روپے لیگیا اس سے حصر سمجھا جاتا ہے - اور برسون گذر گئے اور سیکڑون یا ہزارون مر گئے اس سے کثرت پائی جاتی ہے -

تنبیہ بعض ناواقف برس کے لفظ کو جو معنی سال ہے مونث سمجھکر اسکی جمع بھی برسیں کرتے ہیں - حالانکہ برس مذکر ہے اور اسکی جمع برسون ہوگی رند سے ایک وہ اکیسہ اکیسہ کرتے ہیں تذکرہ + ہرچند ترک عشق کو برسون گذر گئے

افادہ بعض عدد کثرت کیواسطے مقرر کر دئے گئے ہیں کہ اونکے استعمال سے کثرت سمجھی جاتی ہے جیسے ستر کا عدد کہ شرع اسلام میں کثرت کیلئے مستعمل ہوتا ہے اور ہندی روزمرہ میں بیس کا عدد ہے کہ کثرت ظاہر کرنے کے لئے ون سے جمع کرکے بیسون کہتے ہیں - جیسے بیسون آدمی تھے - مگر یاد رہے یہ مذکر کے لیے اکثر اور مونث کیواسطے کمتر استعمال ہوتا ہے یعنی بیسون عورتیں نہیں کہہ سکتے ہیں

اور جب ایسے اسماء الفاظ عربی زبان میں - جن میں الف اور ہای مختفی ہے ترکیب واقع ہو
یعنی مضاف مضاف الیہ عطف وغیرہ ہو تو الف خود یائے مجہول سے بدلیگا اور ہای مختفی کو الف
تذکر یا کر یای مجہول سے بدل دیںگے جیسے اس مدرسے میں حرانی کیا ہے عمدہ عملی لفظ
ہے اسمیں ہای مختفی ہے - چونکہ عمدہ کے لفظ میں کوئی ترکیب واقع نہیں ہوئی اسلئے اس
ہ کو الف سے بدل کر بندی کر لیا - اور یہ حرف معنوی ظرف یعنی میں کے آنے سے بطور
لف الفاظ ہندی یا الف تذکر یا یای مجہول سے تبدیل ہو گئی -

اور یہ قاعدہ تبدیل کا حروف معنوی میں ہی جاری ہے اور جو حروف اضافت اور حروف
تشبیہ اور حروف صفات عددی میں ہی حروف معنوی کے سبب تبدیل ہو گی -

حروف معنوی کی تبدیلی کی مثال جیسے اوسکے پاؤں میں - دراصل اوسکا پاؤں تھا - میں کے سبب ی
حروف اضافت کی تبدیلی کی مثال جیسے زید کے گھوڑے کو الف کا کی ہای مجہول کو کی سبب تبدیل ہوا
حروف تشبیہ کی تبدیلی کی مثال جیسے مجھ سے غریب لڑکے کو سا کا الف یای مجہول سے کو کے سبب بدلا
حروف صفات عددی کی تبدیلی کی مثال جیسے دسویں لڑکے کو دسواں کا الف یای مجہول سے بدل ہوا

کلیہ یہ سمجھنا چاہئیے کہ جن مذکر و مونثات الف کی فہرست صفحہ ۱۱۳ - اور صفحہ ۱۱۴ سے
میں ہے وہ الف اصلی ہیں - یہ الف مذکر یای مجہول سے حروف معنوی کے سبب تبدیل ہو جا
باستثنائے تو ریا - آسرا - ماجرا - وغیرہ جیں الف اصلی ہونے پر تبدیلی واقع ہوتی ہے
اور یہ الف مونث مثل دعا وغا وغیرہ کے نہ تو کسی حال میں یای مجہول سے بدل ہی ہیں
سکتے - اور اسیطرح اون فارسی اور عربی مذکر لفظوں کے الف آخر یا ہای مختفی -
الف جبکہ بحالت ترکیب اضافت یا عطف یاے مجہول سے ہرگز نہ بدلینگے - الف کی
مثال جیسے کہیں عم ہوے ماجرے یا ماجرے سے + غلط ہے یہاں بیان ماجرا کہنا چاہئیے
اور ہای مختفی کی مثال جیسے ذوق دہلوی فرماتے ہیں ع کر سوال کیا تنگی زمانے کو +
کر سمجھے جانے سے اور ہنانے کو + یہاں تیکدہ کہا جائے -

فائدہ جب ایک مرکب (یعنی جملہ) مین کئی اسم قابل تبدیل جمع ہون تب ایک حرف معنوی کے آنے سے سب کی تبدیلی ہوجائیگی - مگر شرط یہ ہے کہ اون سب اسمون پر حرف معنوی کا اثر ہو جیسے اپنے چھوٹے لڑکے کو بلاؤ یہان تینون اسمون پر علامت مفعول کا اثر پڑتا ہے - بخلاف اسکے کہ میرا چھوٹا بھائی اپنے لکھنے پڑھنے مین بہت کوشش کرتا ہے اگرچہ اس مرکب مین پانچ لفظ قابل تبدیلی کے ہین لیکن علامت ظرفیت کا اثر پچھلے تینون اسمون پر ہے - اور دو اسم اول یعنی میرا - چھوٹا بھائی حالت فاعلیت مین ہے اوسمین تبدیلی نہوئی -

فائدہ اسمون کی تبدیلی کیلئے حروف معنوی کا ہونا بہت ضرور ہے خواہ وہ حروف ظاہر مین مذکور ہون جیسا سابق کی مثالون سے معلوم ہوا - یا عبارت مین مذکور نہون - اور اونکے معنی ہی لئے جائین جیسے لڑکے کتاب آگے رکھو اسمین علامت ظرفیت یعنی مین اور مفعولیت یعنی کو اور حرف ندا یعنی اے پوشیدہ ہے مگر اونکی معنی لینا ضرور ہے یعنی اے لڑکے - آگے مین - کتاب کو - رکھو + بخلاف اسکے کہ میرا گھوڑا لاؤ - یہان علامت مفعول کا ہونا اور اوسکے معنے لینا بہت ضرور نہین -

اسیطرح حروف معنوی زبان فارسی اور عربی کے آنے سے بہی اسمون مین تبدیلی ہوجاتی ہے جیسے پشاور سے تا کلکتے تار برقی لگا یا گیا -

تنبیہ یہ قول صاحب قواعد اردو کا صحیح نہین کیونکہ فارسی کے حروف معنوی از بہر در تا وغیرہ ہین - اور عربی کے حروف معنوی مِنْ عَنْ اِلیٰ حَتّیٰ وغیرہ - مگر فصحاے اردو نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جس لفظ یا اسم مذکر مین ایسے حروف کا لگاؤ ہو - اور اوس لفظ یا اسم مین الف یا ہ آخر مین ہو تو وہ الف یا ہ یا ے مجہول سے نہ بدلینگے کیونکہ یہ تبدیلی ایسی ہندی الفاظ مین جائز ہے غیر زبان مین تصرف ناروا ہے + اور جو ایسا کریگا وہ ٹکسال باہر یا لیقا عدہ سمجھا جائیگا - اسکا بیان اوپر ہوچکا ہے - دیکھو سلسلہ فوائد فصل اول -

اسطرح دہرہ بدلنے سے اور الفاظ بھی مل سکتے ہیں - مثالیں انکی فصل سوم میں دیکھو

فہرست اون الفاظ کی جنمیں یائے معروف اصلی ہے

اعلی	یحیی	پانی	حی	دہی	گھی	کسٹری	سبھی
سوئی	وادی	امتی	[illegible]	ماسی	والی	قوالی	لالی
لیالی	حوالی	ہوالی	اہالی	ساسی	نواحی	طوطی	

ان الفاظ میں تانیث بدلنے سے اور بھی اسطرح کے الفاظ ملیں - یائے معروف سے الفاظ اور بہت مذکر ہو جاتے ہیں - مثالیں انکی بھی بقدر ضرورت فصل سوم میں ملینگی -

اسم غیر سالم

وہ ہے جسکے آخر آ یا ہ ہو اور اسکے صیغہ واحد میں بسبب آنے یا مقدر رہنے حرف معنوی یا روابط یعنی علامت فاعل یا اسم فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت یا تمیز یا حرف ندا یا جو اسم ظرف کے + آ یا ہ ساتھ یائے مجہول کے بدلجاتا ہے عام اس سے کہ وہ اسم جامد ہو یا اسم مشتق مصدر ہو یا صفت - مگر کسی شخص یا چیز کا نام ہو - یعنی علم میں اگر آ یا ہ علامت مذکر ہوگی یائے مجہول سے بدلی ہوگی جیسا فصل اول میں بیان ہوا -

[illegible]	[illegible]	لیے	والا	کو	کا	میں	پاس	سے	اے
اسم جامد	پرندہ / گھوڑا	پرندے کے لیے / گھوڑے کے لیے	پرندے والا / گھوڑے والا	پرندے کو / گھوڑے کو	پرندے کا / گھوڑے کا	پرندے میں / گھوڑے میں	پرندے پاس / گھوڑے پاس	پرندے سے / گھوڑے سے	اے پرندے / اے گھوڑے
اسم مفعول	لکھا ہوا	لکھے ہوئے کے لیے		لکھے ہوئے کو	لکھے ہوئے کا	لکھے ہوئے میں	لکھے ہوئے پاس	لکھے ہوئے سے	اے لکھے ہوئے
اسم فاعل	لکھنے والا	لکھنے والے کے لیے	لکھنے والا	لکھنے والے کو	لکھنے والے کا	لکھنے والے میں	لکھنے والے پاس	لکھنے والے سے	اے لکھنے والے
صفت مصدر	اچھا / پڑھنا	اچھے کے لیے / پڑھنے کے لیے	[illegible]	اچھے کو / پڑھنے کو	اچھے کا / پڑھنے کا	اچھے میں / پڑھنے میں	اچھے پاس / پڑھنے پاس	اچھے سے / پڑھنے سے	اے اچھے / اے پڑھنے

باقی لفظوں کی مثالیں نہیں ملیں مگر محاورے میں انکا الف یاے مجہول سے بدلتا ہے

تنبیہ مگر عصا اور غوغا اور بینا کے الف کو جو لوگ یای مجہول سے بدلتے ہیں اسکی سماعت نہیں ہوتی۔ اور طوبی میں خود یای معروف ہے۔

فہرست الفاظ مؤنث جنمیں الف اصلی ہے

آسیا	آہ و بکا	آلا	آپا	آیا	آب و غذا	آب و ہوا	ابتدا
ابا	ادا	ایذا	انگیا	اتا	انشا	التجا	اشتہا
انا	اجوہیا	اکتفا	استغنا	استدعا	انتہا	اقتدا	اعتنا
استلا	استرضا	بڑھیا	لقا	بلا	بنا	برایا	بہاکا
بیجا	بڈھیا	بٹیا	بلٹیا	بوا	بڈیا	بدہیا	بہت کٹیا
پروا	پچھوا	پردا	پوجا	پھڑیا	پنکھیا	تمنا	ٹکیا
ٹھلیا	ثنا	جا	جزا	جٹا	جفا	جمنا	جلا
جانگیا	چڑیا	چوں چرا	چھالیا	حیا	حنا	پت جھڑی	خطا
دتا	دغا	دنیا	دوا	دیا	دبیا	روا	رضا
رعایا	ریا	سسرا	سزا	سنکھیا	سبھا	سما	سٹیلا
شفا	شہنا	صبا	صیدا	صفا	صہبا	ضیا	عطا
عبا	عقبیٰ	غذا	فضا	غنا	قبا	قرنا	قضا (تقدیر)
قینیا	قلیا	کبریا	کربلا	کمینا (عورت)	کیمیا	کھمیا	کوکلا
کتھا	کالٹیا	گنگا	کھٹا	گڑھیا	گیا	گھٹیا	گڑیا
لنکا	نانا	نیتا	مرجا	ملیدا	ماما	ندا	نوا
واویلا	وبا	وفا	ولا	ہوا	ہوا	ہمزا	

فہرست الفاظ مذکر جنمیں الف اصلی ہے

آسرا	آشنا	آقا	اِبا	ادعا	اِدرا	اِسما	الغا
مادیا	پا	ثریا	شفا	خطا	درا	دریا	دیبا
ذکا	رضا	زرنا	سراپا	سما	مہا	شہا	شیدا
صحرا	طغرا	للا	طوبا	عصا	عما	عطا	عنقا
عوغا	لوا	توا	ماجرا	ماورا	دعا	مصلا	سما
من وسلوا	سوتیا	نیا	توا	مورپا	حلوا	سودا	تہا
ہما	حلوا	حوبا					

فائدہ طوبیٰ مصطفےٰ وغیرہ میں اگرچہ یای تحتانی ہے مگر پڑھے میں الف آتا ہے اسلیے اسکو الف اصلی کے شامل کیا۔

تنبیہ اکثر محاورہ قاعدے کو اولٹ دیتا ہے اور غلط العوام آخر غلط العام ہوکر فصحا میں بھی مستعمل ہوجاتا ہے۔ مدعا یہ ہے کہ ان الفاظ مالا میں چند الفاظ ایسے ہیں کہ انکے آگے حروف معنوی جو آئے تو انکا الف یاے مجہول سے بدل جاتا ہے وہ الفاظ یہ ہیں

آسرا	سراپا	طغرا	ماجرا	مصلا	سما	سوتیا	مورپا
حلوا	سودا	حلوا					

آسرا - ماجرا دیر
سودا آتش
مورپا صبا
سرتیا سحر
حلوا سم

کہتے تھے اہلبیت محمد آسرے تو ہو
سودے میں تیرے [illegible]
کیا عمد [illegible]
در [illegible]
حلوے کی [illegible]

گھر [illegible] سے [illegible]
مطلق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وآ مذکر کے واسطے زیادہ کرنے سے مردوا بنجاتا ہے - اور کبھی یا بھی
علامت تصغیر مرد کے لئے ہوتی ہے جیسے حسین بخش سے حسین بخشا - پہچان
اسکی یہی ہے کہ جسکے اسم میں یا آخر میں ہوگا وہ نام مونث ہے اور جسکے آخر میں
وآ یا آ ہوگا وہ نام مذکر ہے -

اور فارسی کے اسم تصغیر میں جاندار کے لئے ک اور بیجان کیلئے چہ زیادہ کرنے سے
اسم تصغیر مذکر ہو جاتا ہے جیسے مردک طفلک باغچہ صندوقچہ

مضاف و مضاف الیہ میں جب چاہتے ہیں کہ دو لفظ کو ایک لفظ کر کے ایک
چیز کو اوس سے موسوم کریں تو علامت اضافت کی اوسمین سے دور کر کے مضاف کو
مضاف الیہ پر مقدم کرتے ہیں اور علامت مذکر و مانیث بھی مضاف سے لیکر مضاف
الیہ کو دیتے ہیں جیسے منہ کا بڑا - قدم کا ہونڈا - وغیرہ کو بڑ منہا - بھڑ قدما -
نھڑ جبا وغیرہ مذکر کے لئے اور الف کو ی سے بدلکر مونث کیواسطے -

اسم سالم و غیر سالم کا بیان

باعتبار تبدیل اور عدم تبدیل کے اسم کی دو قسمیں ہیں سالم اور غیر سالم -
اسم سالم تبدیل نہیں ہوتے باوجودیکہ آ اور ہ علامت مذکر یا ہ علامت
اسمای مونث عربی ہو - یعنی بسبب آنے حروف معنوی کے ان آ اور ہ کی تبدیلی ساتھ
یای مجہول کے نہیں ہوتی - اور یہی الف اصلی ہے جسکا ذکر فصل اول صفحہ ۱۶ سے
شروع ہوا ہے اور بصراحت لکھا گیا ہے - اور ان باتوں کی تکرار بھی جا بجا ہوئی ہے
تاکہ مبتدی کو فائدہ پہنچے - عیان شال او سکی اسطرح ہے جیسے ملکہ نے کہا خدا کے فضل سے
سب خیریت ہے - مگر تم ہماری دعا کی سبب سے اچھے ہوئے ہو - اس فقرہ میں ملکہ میں ہای مختفی ہے
اور دعا میں الف ہے - اور یہ دونوں لفظ مونث ہیں - اور خدا میں الف ہے اور خدا کی تذکیر ثابت ہے
تو باوجود آنیکے حروف معنوی نے اور سے کہ اور میں کے نہ وہ ہای مختفی یای مجہول سے بدلا اور نہ وہ الف

علامت	اسم	ترکیب	کیفیت
گیر	گل	گلگیر	گیر کا لفظ اسمای مذکر و مؤنث دونوں کے ساتھ مذکر ہوگا جیسے آہنگر
باف	سو	سوباف	جیسے بوریا باف یہ باف بھی مذکر و مؤنث اسماء میں بولا جا سکتا
پن	بانک	بانکپن	مذکر و مؤنث کے ساتھ ایک ہی طرح مستعمل ہوگا جیسے تو کا مسافرپن
گر	زر	زرگر	ایضاً جیسے آہنگر و مزہ مگر مؤنث کے لئے رن کا لفظ لگا سکتے ہیں
اس	میٹھا	مٹھاس	ایضاً جیسے کھٹاس بکواس یہ مؤنث ہی مستعمل ہیں یہ علامت کیفیت ہے
آہٹ	سڑا	سڑاہٹ	ایضاً جیسے کڑواہٹ یہ علامت لوس کے متعلق ہے اور مؤنث ہے
یا	جانگھ	جانگھیا	ایضاً جیسے انگیا یہ مؤنث ہے اور علامت ظرفیت کی ہے
کش	کوہ	کوہکش	ایضاً جیسے مہرکش - گورکش یہ مذکر ہے مؤنث کیلئے مثل لفظ [illegible]
بند	کمر	کمربند	ایضاً جیسے ازاربند مذکر ہے اور علامت فاعل
بان	باغ	باغبان	ایضاً جیسے ساربان مذکر ہے اور یہ علامت صاحبیت ہے

واضح ہو کہ ایسی بعض العامات دوبارہ ہی لکھے گئے ہیں جن کو پہلے ہی لکھنا تھا - مگر اس سے تشریح منظور ہی -

اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہے جو کیفیت اور ہیئت فاعل و مفعول کو بیان کرے ہندی میں اکثر صیغہ ماضی شرطی کا اسم حالیہ ہوتا ہے - پس جیسا اسم ہوگا ویسا ماضی شرطیہ الف یا یائی معروف کا استعمال ہوگا - جیسے حبش حبش ہنسا ہوا جاتا تھا مرد اور جیسے ناچتی ہنستی ہوئی جاتی تھی مؤنث

اسم تصغیر

اسم تصغیر میں اسم کے آخر ا یا یا مؤنث کیلئے زیادہ کرنے سے گٹھری سے گٹھریا - اور بچی سے بچیا اور سمرن سے سمرنیا اور رحمت سے رحمتیا بجائیگا - اور

گلستان یوسفستان وغیرہ مگر شبستان کا لفظ مفید الشعرا میں بھی جناب جلال نے مذکر لکھا ہے - لیکن گلزار نسیم میں مونث بندھا ہے ؎ بولا وہ کہ دیکھی اک شبستان + شعلہ ہوا انجمن میں رقصان + اگرچہ کتابت کی غلطی کہہ سکتے ہیں - اور دیکھا اک شبستان ہو سکتا ہے مگر سماعت میں بھی مونث ہے -

اسیطرح گاہ کی علامت تانیث کی علامت ہے - جیسے درگاہ سجدہ گاہ - مگر ذوق دہلوی نے عرصہ گاہ کو مذکر باندھا ہے - اور اسیطرح زار کی علامت سبب تذکیر ہے جیسے گلزار زعفران زار وغیرہ - مگر میر تقی میر نے خارزار کو مونث باندھا ہے مثالیں انکی بیان مختلف فیہ میں دیکھو -

فائدہ

اسیطرح بعض علامتیں اسم کے پہلے لگائی جاتی ہیں - اور بعض بعد - اور وہ اسمار فاعل وغیرہ کی کیفیت دکھاتے ہیں - حسب تفصیل ذیل -

علامت	لفظ	ترکیب	کیفیت
شہ	تیر	شہتیر	جس اسم مذکر پر شہ کی علامت ہوگی وہ مذکر بولا جائیگا جیسے شہتیر شہتوت شہباز اس سے کلانی اور بزرگی پائی جاتی ہے اور اسم مونث پر آنے سے مونث جیسے شہنائی کہ نامی مونث ہے ظفر ؎ ہم شب جو اونکے در کے رہی آڑ میں پڑے * دربان ہمارو اوٹھی کٹھر کار میں پڑے بخوف دل کا شعلہ چڑھا بام چرخ پر + شمشیر آہ و نالہ کے جب بار میں پڑے +
اہل	اقتد	اہل اقتد	اہل کی علامت جس اسم مذکر یا مونث میں ہوگی وہ مذکر کہلائیگا جیسے اہل شہر اہل مجلس اہل معاش اس سے جمعیت اور فضیلت پائی جاتی ہے
ذی	وقار	ذی وقار	جیسے ذی عزت ذی شان ذی جاہ
صاحب	تاج	صاحب تاج	جیسے صاحب جاہ
میر	فرش	میر فرش	جیسے میر مجلس - یہ سب مذکر بولے جائینگے ذو مونث مگر اپنے موصوف کے تابع رہینگے

علامت	ترکیب	معنے	کیفیت
خانہ	بکتخانہ	معروف	مذکر
دان	قلمدان	معروف	مذکر
گاہ	سجدہ گاہ	معروف	مونث اور جو گاہ معنی وقت آئے جیسے بیگاہ سحرگاہ
ستان	دبستان	مکتب خانہ	مذکر
زار	گلزار	باغ	مذکر
شن	گلشن	باغ	مذکر
سار	کوہسار	معروف	مذکر
سال	ٹکسال	جہاں سکہ بنتا ہے	مونث
انداز	پاانداز	پاؤں رکھنے کی جگہ	مذکر

اور عربی کا اسم ظرف مَفعَل مَفعِلہ کے وزن پر آتا ہے بفتح میم جیسے مکتب معنی مدرسہ مذکر محکمہ مذکر مجلس مونث۔

فائدہ اسم ظرف میں اگر علامت مذکر کی ہو تو مذکر ہی بولا جائیگا۔ اگرچہ جوڑ کا لفظ مونث ہو جیسے دان سیہی کے ساتھ مل کر سیہی دان اور خانہ پری کے ساتھ مل کر پریخانہ۔ یہ دونوں مذکر ہیں۔ اگرچہ سیہی اور پری کے لفظ مونث ہیں۔ اسیطرح مونث کی علامت میں بھی سمجھو جیسے گاہ کہ علامت تانیث ہے سجدہ سے مل کر سجدہ گاہ مونث مستعمل ہوئی اگرچہ سجدہ مذکر ہے۔

اسیطرح اسم فاعل میں بھی جیسے گورکن ٹھٹھرکن میں گور ٹھٹھر مونث ہیں مگر کن کے ساتھ مل کر مذکر مستعمل ہوئے۔

اطلاع اسم ظرف کی چند علامتوں میں کچھ گفتگو ہے اور وہ یہ ہے کہ ستان کی علامت جس لفظ میں لگائی جائیگی وہ اسم ظرف مذکر ہوگا جیسے بستان

نمبر	لفظ	معنے	کیا ہے مذکر یا مونث
۱	مضراب	ستار بجانے کا آلہ	مختلف سنا گیا ہے
۲	مقراض	کترنی - قینچی	مونث
۳	مسواک	دانتون	"
۴	مصباح	چراغ	قواعد اردو میں مونث - مفید الشعراء میں مذکر
۵	مفتاح	کنجی	مونث
۶	مصقلہ	صیقل کرنے کا اوزار	مذکر بسبب ہائے مختفی کے
۷	مشعل	معروف روشنی کی چیز	مونث

اسم ظرف

اسم ظرف وہ ہے جسکے معنی جگہ یا وقت کے ہون علامتیں اوسکی مع مثال کے ذیل میں دیکھو

علامت	ترکیب	معنی	کیفیت
نا	جھرنا - رمنا	چراگاہ - سیرگاہ	یہان مصدر نے ظرف کے معنی پیدا کئے - اور یہ مذکر ہے
استھان	دیو استھان	دیو کی جگہ	مذکر
واڑی	پھلواڑی	باغ	مونث
شالہ	دہرم شالہ	معروف	مذکر
پن	لڑکپن	طفلگی	مذکر
الہ	شوالہ	مندر	مذکر
ال	سسرال	معروف	مونث - اور بعض مذکر بھی بولتے ہین
یال	ددھیال ننھیال	معروف	مذکر - اور بعض مونث بھی کہتے ہین
آنہ	آستانہ	دہلیز	مذکر

واحد عربی کے اسم تفضیل کی کیفیت اس نقشے سے معلوم ہوگی۔

مصدر	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
کِبر	اکبر	اکابر	کبریٰ	کبریات
عِظم	اعظم	اعاظم	عظمیٰ	عظمیات۔
صِغر	اصغر	اصاغر	صغریٰ	صغریات
عِلم	اعلم	اعالم	علمیٰ	علمیات

اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہے جس میں اوزار یا ہتھیار کے پائے جائیں۔ جیسے کترنی جو اوزار ہے جس سے کترنے والا کسی چیز کو کترے۔

امر کے آخر نی۔ تی۔ ی۔ بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا حاصل ہوتا ہے جیسے بیل سے بیلنی۔ کرید سے کریدنی۔ ریت سے ریتی۔ اور کبھی خود مصدر اسم آلہ کے معنی میں آتا ہے جیسے بیلنا یعنی بیلن۔ سوائے بیلنا کے اون مثالوں میں علامت تانیث ہے۔

اور فارسی میں اسم جامد کے آخر امر حاضر بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا ہوتا ہے جیسے بادکش یعنی پنکھا۔ اور یہ مذکر ہے۔ اور اسیطرح جاروب یعنی جھاڑو اور یہ مونث ہے۔

اور اسم آلہ عربی کا مفعل مفعلہ مفعال کے وزن پر آتا ہے یعنی اوسکا پہلا حرف میم زائدہ مکسور ہوتا ہے جیسے مِشغل مصقلہ مضراب اور وزن مفعال کے وزن کا اسم آلہ بہت مستعمل ہے۔ اسکی تفصیل صفحہ ۸ میں دیکھو

اسم فاعل عربی

اردو میں عربی کے اسم فاعل بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ نقشہ ذیل سے واضح ہوگا

قسم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال مذکر	مثال مونث	معنے	
ثلاثی مجرد	فِعْل	عِلم	فاعِل	عالِم	عالمہ	جاننے والا	جاننے والی
״	فَعْلَت	رحمت	فعیل	رحیم	رحیمہ	مہربان	رحم والی
رباعی مجرد	فَعْلَلَۃ	ترجمہ	مفعلل	مترجم	مترجمہ	ترجمہ کرنیوالا	ترجمہ کرنیوالی
ثلاثی مزید	اِفعال	انصاف	منفعِل	منصف	منصفہ	انصاف کرنیوالا	انصاف کرنیوالی
״	افتعال	امتحان	مفتعل	ممتحن	ممتحنہ	امتحان لینے والا	امتحان لینے والی
״	انفعال	انہدام	منفعِل	منہدم	منہدمہ	گرنے والا	گرنے والی
״	استفعال	استعمال	مستفعل	مستعمل	مستعملہ	عمل کی خواہش کرنیوالا	عمل کی خواہش کرنیوالی
״	تفعیل	تکریم	مفعل	مکرم	مکرمہ	اکرام کرنیوالا	اکرام کرنیوالی
״	تفاعل	تفاوت	متفاعل	متفاوت		فرق کرنیوالا	
״	تفعّل	تصرف	متفعل	متصرف	متصرفہ	قبضہ کرنیوالا	قبضہ کرنے والی
رباعی مزید	مفاعلہ	تسلسل	متفعلل	متسلسل		زنجیرہ دار	

اسم فاعل تعلیلی

ثلاثی مزید	افعال	اقرار	مفعل	مقر	مقرہ	اقرار کرنیوالا	اقرار کرنیوالی
״	افتعال	اتحاد	مفتعل	متحد	متحدہ	ایک	
״	استفعال	استقامت	مستفعل	مستقیم	مستقیمہ	سیدھا	سیدھی

ہنسیل ہنسیل - اور گاہک کے قیاس پر بھاگک - ہنسک - پوچھک وغیرہ درست نہیں - انتہی کلام الستا -

اردو زبان میں فارسی زبان کے اسم فاعل بھی بہت مستعمل ہیں - اسم فاعل فارسی کی دو قسمیں ہیں - اصلی اور ترکیبی - اصلی وہ ہے جو امر واحد کے آخر لفظ ندہ یا آیا ان بڑھا کر بناتے ہیں جیسے خورندہ دانا - خندان اور ترکیبی وہ ہے کہ جو اسم کے آخر ان الفاظ مذکورہ میں سے صیغہ واحد امر حاضر یا گر گار مند ور ناک - گیں - بان وغیرہ کوئی لفظ بڑھا کر اسم فاعل بنالیں - جیسے نقشہ ذیل سے صحیح ہوگا

۱	امر	تیغ زن	تلوار مارنے والا	ایسے اسم فاعل مذکر کیلئے لفظ زن لگائیں یا ر لگائیں مگر
	"	ملمع ساز	ملمع بنانے والا	مگر مونث کیلئے لفظ زن نہ بڑھائے جیسے رن تیغ زن -
	"	دستار بند	پگڑی باندھنے	اسکے لئے کبھی مونث کیواسطے ن ہی لگاتے ہیں جیسے دستار بندن
۲	گر	زرگر	سونار	اسمیں بھی مونث کے لئے ن لگاتے ہیں جیسے زرگرن
۳	مند	خردمند	عقل والا	مستور مرد و زن لگانے سے مذکر و مونث کا روپ ہوگا
۴	گار	مددگار	مدد کرنے والا	ایضاً
۵	ور	ہنرور	ہنر والا	ایضاً
۶	ناک	غمناک	غم والا	ایضاً
۷	گیں	غمگین	"	مونث کے لئے ہے مختفی بھی بڑھاتے ہیں جیسے غمگینہ
۸	بان	فیلبان	ہاتھی والا	مونث کیواسطے بان کے آگے ن بڑھا کر فیلبانن دربان شتربان بھی کہتے ہیں - بخلاف مہربان کے

اسم فاعل عربی

اردو میں اکثر عربی کے بھی اسم فاعل مستعمل ہوتے ہیں نقشہ صفحہ ۸ سے صحیح ہوگا

یای معروف سے یعنی والی کہا جائیگا۔ اور جمع مونث کے واسطے والی کے علامت ان بڑہکر والیان کہا جائیگا۔
اور کبھی فعل یا اسم کے آخر ی یا آ زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنجاتا ہے۔ جیسے بھکاری۔ لالچی۔ ہندی ہیں۔ اور گویا۔ بینا۔ فارسی ہیں۔ مگر یہ مذکر مونث کے لئے یکسان ہیں۔
اور کبھی ہندی مصدر پیرنا سے پیرا لیکر اسکے آگے ک بڑہاکر پیراک کہتے ہیں یہ بھی مذکر و مونث میں یکسان ہے جیسے پیراک مرد۔ پیراک عورت۔
اور کبھی اسم کے آخر لفظ چی بڑہانے سے فایدہ اسم فاعل کا ہوتا ہے جیسے خزانچی مشعلچی کبھی اسکو مذکر و مونث کیلئے یکسان بولتے ہیں۔ کبھی مونث کے لئے ی کے بدلے ن بڑہاکر مشعلچن کہتے ہیں۔
میر انشاء اللہ خان دریای لطافت میں لکھتے ہیں کہ فاعل کے اقسام میں یا اصلی ہوگا۔ اور اصالت سوای اسم جامد کے دوسرے میں نہیں۔ یا غیر اصلی اور وہ اسم فاعل اور صفت مشبہ اور مبالغہ اور اسم مفعول ہے۔
فائدہ لفظ والا کہ اسم فاعل مذکر۔ اور والی کہ اسم فاعل مونث کیلئے ہے یہ ہر لفظ کے ساتھ مل سکتا ہے۔ جیسے کہنے والا۔ جانے والا۔ گہاس والا روٹی والا مکان والا کہیت والا۔ اسکو مونث کیواسطے والی کرلو + بخلاف صیغہای صفت مشبہ کے۔ کہ وہ بہگو۔ بہگوڑا۔ ہنسوڑ۔ رودو۔ دبیل۔ مریل۔ گاہک۔ جلکریا۔ لراک۔ کہلاڑ۔ نکیلا۔ رسیلا۔ رنگیلا سجیلا۔ ٹہیلا۔ کہلنڈرا۔ مرجہورا۔ چہلا۔ اوچکا وغیرہ۔ اب اپنی جسطرح بہگو اور بہگوڑا ہے اسکے قیاس پر۔ ہنسو اور ہنسوڑا۔ اور پوچہو اور پچہوڑا یعنی ہنسنے والا اور پوچہنے والا۔ صحیح نہیں۔ اسیطرح دبیل کے قیاس پر ہکیل

قطع و برید - گفت و شنید - تراش خراش - دار و گیر - گیر و دار - دوا دوش - جست و جو - یہ سب مونثات میں ہیں -

مذکر حاصلمصدر ہندی فارسی کی مثالیں

چھڑکاو	آتش	شوق حرام میں عشق وقتا سے رہی یار	چھڑکاو ہو رہا ہے رخ پر گلاب کا
چلن	برق	انداز میں وہ حور ہے لعنت ہے پری کا	منہ چاند سے جلیے میں چلن کبک دری کا
ملاپ	ظفر	غیر سے چھٹ کر کیا سایہ انکا دیکھے ملاپ	اور ہم کرتے تو تم دیکھتے سو طرح کے ملاپ
دماو	ظفر	دالو سر کیا تم انداز دماو کس کا	سب وصل آپکے ہیں تمکو دماو کس کا
دکھاو	ظفر	اپنے کوٹھے پہ جو کی آپ نے دیوار بلند	دیکھا اے پریوش تمہیں دکھاو کا

فارسی حاصلمصدر بعید الشعرا میں شکست اور سوز و گداز ہی ہے -

عربی مصادر کا حاصلمصدر

مصادر عربی کو اردو والے بجائے حاصلمصدر کے استعمال کرتے ہیں جیسے ضرب کے معنی مارنے کے ہیں اوسکے معنی مار یا چوٹ کے لیتے ہیں - اور یہ مونث ہے - میرانیس ۵ حریفوں کے ہی دم بند ہوئے ضرب سے اوسکی + تھرا رہی تھی کاوہ میں ضرب سے اوسکی +

اسم مشتق کا بیان

اسم مشتق کی سات قسمیں ہیں - اسم فاعل - اسم مفعول - صفت مشبہ - اسم تفضیل - اسم آلہ - اسم ظرف - اسم حالیہ -

اسم فاعل

اسم فاعل وہ ہے جو فاعل کی ذات کو بتلا دے - اکثر ہندی میں مصدر یا حاصلمصدر کے آخر لفظ والا بڑہانے سے اسم فاعل بنتا ہے - مگر مصدر کا الف مذکر واحد و جمع میں یاے مجہول سے بدلجائیگا - اور مونث واحد کیلئے

مونث حاصل مصدر ہندی اور فارسی کی مثالیں -

لفظ	شاعر	مصرع	مصرع
مار	رند	عشق ابرو نے مجھے ڈالدیا مرغ بسمل	جبکہ رفتہ دیا جواں مار نے تلوار کی
چھیڑ	صبا	عرش تک نالے ہمارے جائینگے	چھیڑ چرخ کینہ جو اچھی نہیں
چال	ناسخ	ہر قدم پر یہ ناز ہے کب کب	کبک نے تیری چال اڑائی ہے
الٹوان	رشک	جتنے کروں گناہ کبیرہ ملے ثواب	کہتے ہیں الٹوان اسکو کبیر کی
بوباس	اسیر	سب ہیچ ہے گر باس نہ بو نکی ہوائی	اب وہ گرد حسین ار رضا مند ہوائی
برداشت	ناسخ	لطف شراب سے ہے خبر مجھکو کیا ملا	برداشت ساقیا نہیں مجھکو خمار کی
نمود	ناسخ	مجکو ہر گوشہ صنم کی آب کا یہ ہوا اثر	سبزۂ خط نے جو کالو نیر نمود آغاز کی
شست شو	صبا	تن کو کیا دھوتا ہے دلکو پاک کر	اے نجس یہ شست و شو اچھی نہیں
دید	بحر	تری دید اے بت جو حاصل ہوئی	یہ تیلی تماشے کے قابل ہوئی
آمد و شد	اسیر	آمد و شد نفس جنکی بیکار نہیں	حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہے
گفتار	ناسخ	ہوئی مانند ابر گوہر بار	لب معجز بیان سے کی گفتار
گفتگو	انیس	گلشن میں یا صبا کو جستجو تیری ہے	بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہے
تیزی	دبیر	یہ عمر کی جلدی نہ یہ تیزی ہے اجل کی	لاتا ہے خبر دم میں ابد اور ازل کی
خاموشی	ناسخ	کیوں نہ خاموشی خوش آئے بلبل تصویر کو	لطف کیا میری طرح جو آہ بے تاثیر کی
کاوش	بحر	اچھی نہیں کاوشیں رقیبو	کانٹے نوک کوئی بھلا ہے
کشش	دبیر	کچھ کشش تیغ نے کی اور کچھ اونسے بلند	آخر کار ہوا تن سے سر اکبر جدا
گردش	ناسخ	پھر روزی ہے عجب گردش جوان مرگی	کسنے طفلی میں بھلا تدبیر کی تھی شیری
گری	بحر	ہم رحمیوں کے ساتھ نہ رکھے پر گریاں	آتا ہے پر اپنے دل کا کالے بخار جاند

از مفید الشعرا - آمد و رفت - زد و کوب رفت و روب زد و گشت تک و دو

رو اردو خرید و فروخت شکست و ریخت بود و باش نشست و برخاست جست و خیز -

حاصلمصدر فارسی کا بیان

فارسی کا حاصلمصدر بھی اردو میں مستعمل ہے اور بطریقہ سماعت حاصلمصدر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامت مصدر فارسی یعنی دن یا تن سے نون دور کر دینے کے بعد جو صیغہ واحد غایب ماضی مطلق کا باقی رہتا ہے اکثر وہی حاصلمصدر ہوتا ہے جیسے دیدن سے دید - خریدن سے خرید - فروختن سے فروخت - اور کبھی دو صیغے ماضی مطلق کے جو معنی میں متضاد ہوں فایدہ حاصلمصدر کا دیتے ہیں - جیسے نوشت و خواند آمد و رفت - اور کبھی ماضی اور امر کے ملنے سے فائدہ حاصلمصدر کا ہوتا ہے جیسے گفتگو جستجو - اور امر واحد حاضر کے آخر ش ماقبل مکسور یا ہ یا ی یا ائی زیادہ کرنے سے بھی حاصلمصدر بنتا ہے جیسے خواہش - سفارش - اندیشہ - خاموشی دانائی - بعض اوقات صیغہ واحد غایب ماضی مطلق کے آخر لفظ آر یا گی زیادہ کرنے سے حاصلمصدر بنتا ہے جیسے رفتار گفتار آسودگی فرسودگی - اور کبھی حرف ی یا گی اسم صفت وغیرہ کے آخر بڑھانے سے بھی حاصلمصدر کے معنی ہو جاتے ہیں جیسے گرمی سردی ماندگی - اور کبھی امر کا صیغہ خود فایدہ حاصلمصدر کا دیتا ہے جیسے خواہش شناخت -

بہر حال حاصلمصدر ہندی ہوں یا فارسی - اردو میں بہت صورت سے مستعمل ہیں اور بہت مذکر ہیں - اور بعض مشترک اور مختلف -

تنبیہ بعض ناواقفوں کو خیال ہے کہ جس لفظ کے آخر ت ث ش ہ آئے وہ مونث ہے - حالانکہ یہ خلاف ہے - بلکہ جس کے آخر ساخت یا تاے مصدری عربی یا ش حاصلمصدر آئے وہ لفظ مونث ہے - کیونکہ الفاظ درخت و گوشت وغیرہ تانیث نہیں ہو سکتے اصطلاح ش لغد ہ ہی ہے -

یا اگر ہیں - وہ ایک سے برتاو سے سند نہیں ہو سکتی -

بیان حاصل مصدر ہندی کا سماعی کی صرف و نحو میں

جاننا چاہیے کہ مصدر دلالت کرتا ہے فعل کے صادر ہونے پر - فاعل سے - یا اوسکے قایم ہونے پر فاعل کے ساتھ جیسے کھانا یا کھلانا اس بات پر دال ہے کہ یہ فعل زید سے مثلا صادر ہوا - اور مرنا اور جینا دال ہے اس امر پر کہ موت اور حیات مردہ یا زندہ کے ساتھ قیام رکھتی ہے - اور ایک کیفیت نفس الامری اس سے مفہوم ہوتی ہے - جو اسم اسپر دلالت کرے اوسکو حاصل مصدر کہتے ہیں - اور اوسکی بنائیں لا تعد ولا تحصے ہیں اور سب سماعی ہیں - بعد تتبع اور استقرا کے معلوم ہوا کہ علامت مصدر کی گرانے کے بعد باقی رہتا ہے - کبھی وہی حاصل مصدر ہوتا ہے جیسے پکارنے سے پکار اور مارنے سے مار اور بیٹھنے سے بیٹھ اور لوٹنے سے لوٹ اور کاٹنے سے کاٹ اور اوتارنے سے اوتار اور بگاڑنے سے بگاڑ اور اسیطرح سوار اور سہار اور سمیٹ اور لپیٹ اور جیت اور ہار اور کبھی اوسکے اخیر میں واو فقط زیادہ کرتے ہیں جیسے لگانے سے لگاو اور چڑہانے سے چڑہاو اور دبانے سے دباو اور بچانے سے بچاو اور کبھی الف مع الواو جیسے سمٹنا یا سمیٹنے سے سمٹاو اور پھیلنے سے پھیلاو اور بہنے سے بہاو اور اوبھنے سے اوبھاو * اور الف اور یای فارسی زیادہ کرنے سے جیسے ملنے سے ملاپ مگر زیادتی ان دو حرف کی سوا ان لفظ کے اور جگہ نہیں دیکھی گئی - اور بعض اسما جامد کے اخیر میں الف اور یاے فارسی مع الف بھی لاتے ہیں مثلا بہناپا یعنی بہن بنانا ایک عورت کا دوسری عورت کو - اسیطرح ہنسنے سے ہنسی کہنے سے ... بڑبڑانے سے بکری اور بڑبڑنے سے بڑبڑتی اور بہرنے سے بہرتی - اور کبھی اسم جامد ... ی بڑہانے سے جیسے ستہرا سے ستہرائی اور کبھی اسم جامد سے حاصل مصدر ... ہوتے ہیں - جیسے جھمیل ریل - اور جب اونکے اخیر میں الف زیادہ کرتے ہیں تو

جھمیلا اور ریلا ...

جیسے چال۔ ڈال۔ مونث۔
اور کبھی اوسکے آخر لفظ ہٹ یا ن یا ی بڑھانے سے جیسے سرسراہٹ۔
جلن۔ کھلائی۔ پلائی مونث۔
تنبیہ صاحب کارآمد شعرائے معنیٰ میں لکھا ہے کہ جس کلمۂ ہندی کے
آخر میں نون مصدری آتا ہے وہ مونث استعمال پاتا ہے مانند اینٹھن۔ اوٹھن
جلن۔ سوجن۔ دھڑکن۔ پھڑکن۔ چلن۔ وغیرہ کے سوای چلن کے کہ مذکر ہے
مگر صاحب قواعد اردو کے نزدیک اور میرے عندیہ میں یہ حاصل مصدر ہے نون مصدری
کی کیا ضرورت ہے
اور کبھی صیغہ امر واحد حاضر کے آخر ن مالعطوف یا س یا پ ملانے سے بھی حاصل مصدر
ہوتا ہے جیسے لگان اوڑان سجاوٹ بناوٹ پیاس ملاپ مونث
تنبیہ کہ ملاپ فصحا میں مذکر مستعمل ہے۔ مصرع غیر سے ملکر کیا سارا لگاوٹ کے ملاپ + اور جیسے کرتے ہو تم دیکھے سو جھکے ملاپ + دہلی کی مثال ہے اور
لکھنو کی مثال کیلئے منتخب الشعرا جلال لکھنوی کا صفحہ ۱۹ دیکھو۔ غرض دونوں جگہ مذکر ہے +
اور تراوٹ کو تروٹ بغیر الف ہی بولتے ہیں۔
اور کبھی حرف س مہملہ یا ی اسم صفت وغیرہ کے آخر آنے سے فائدہ حاصل مصدر کا
ہوتا ہے جیسے مٹھاس کھٹاس کنجوسی بری وغیرہ۔
تنبیہ مرزا رفیع سودا نے ایک قصیدے میں قافیہ کے لئے حاصل مصدر بنائے ہیں
جیسے رٹنت کھسکنت سرسبت اکڑنت پھڑکنت سرکنت کدکنت کڑکنت
وکنت وغیرہ۔ اور شیخ محمد جان شاد لکھنوی المشہور بہ بیرد مرنے بھی انکی تقلید کی ہے
اور ایک قصیدے میں کھسکنت اکڑنت وغیرہ لائے ہیں۔ یہ حاصل مصدر خلاف
اہل زبان ہیں۔ کیونکہ اہل زبان جمہور فصحا سے مراد ہے اور استعمال اونکا سند ہوا چاہیے

فُعُول	ناسخ ؎ دکھائی دیگا فلک ایک بلبلے کا پھول + ہماری رونے سے جسدم وفور آب ہوا
مِفعَال	ناسخ ؎ کسو کی انکے رسائی جو ہوسکے تو عرش ہے یہی + عزیز گر نہیں معراج ممکن عرش اعلیٰ کا +
مَفعَل	وزیر ؎ جسم کو جنبش نہیں ہوتی ہے بے تحریک روح + پاؤن سے راکب کے چلتا ہے مرکب کہانکا
مَفعِل	ناسخ ؎ مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہے میری گریبان کا
مِفعَل	گویا ؎ آہ موزون کے ساتھ نالہ کرون + خوب مصرع ہے یہ برابر کا + ناسخ ؎ نہ فلک انکو سمجھنا کہ برائے حیدر + سات زینون کا کیا حق نے یہ منبر پیدا
مُفَعَّل	امانت ؎ اوٹھایا خاک سے سر اوسنے بجز خم گشتہ کا جھک کر + ہوا سیدہ مقدر آج اپنے بخت واژون کا +
مَفعُول	گویا ؎ ہے جو مضمون فتنہ انگیز اوسمین تیری چال کا + اب زمین شعر مین بھی خوف ہے بھونچال کا +

ان سب اوزان مین ایک بات کا خیال ضرور ہے یعنی جبکہ آخر پر اونکے یای معروف ہو۔ مونث ہوتے ہین۔ جیسے ترقی۔ تاثی وغیرہ۔

حاصل مصدر کا بیان

حاصل مصدر وہ ہے جو کیفیت معنی مصدر کی تبلاوے۔ اور طریقہ بنانے حاصلمصدر کا یہ ہے کہ اردو علامات کے دور کرنے سے جو صیغہ واحد امر حاضر کا بنتا ہے۔ اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اوسکو اہل زبان بھی حاصل مصدر بولتے ہون جیسے لوٹنا۔ مارنا۔ دوڑنا۔ جھپٹنا سے لوٹ۔ مار۔ دوڑ۔ جھپٹ حاصلمصدر ہے مونث۔

اور جس صیغہ جمع امر حاضر مین ہمزہ ہو۔ اوس ہمزہ کو دور کرنے سے اکثر فایدہ حاصلمصدر کا حاصل ہوتا ہے جیسے چڑھاؤ۔ دباؤ۔ بچاؤ۔ چاؤ۔ یہ مذکر ہین۔

اور کبھی صیغہ واحد امر حاضر کے اول حرف کے بعد الف کے زیادہ کرنے سے حاصلمصدر بنتا ہے

فَعَل سوای فتح و سحت - گویا ہ محرمیں اور اوس میں اب السا ہے ہجوم اشکا + دخل ہو سکتا نہیں ہے یہیں ہچلیم کا +

فَعْل سوای تمر و نظر و ستم - ناسخ ہ پاکاں لذل کو نہیں پہلے مرتی + عیسیٰ کو ضد کچھ بھولے پوری کا +

فِعَل سوای خرمن ناسخ ہ لشار دیکھا کہ عیاں ہل ہلالے سے ہے + مسکن کے بعد ذکر غم و اسیر کا +

فِعْل ناسخ ہ عمر دیا رنج دیا درد دیا داغ دیا + ہو سکیں مجھ سے عوض کیا سری احسانوں کے

فُعْل ناسخ ہ سیکڑوں آہیں کروں پیر و کرکیا آملر کا + سیر ہوا اور دے سے بھی نقش تیر انداز کا +

تنبیہ صاحب دو ہکر کی یہ مثال نقص کی ٹھیک نہیں - کیونکہ نقص بفتح نون ہے - نہ کہ بالضم نون - چنانچہ منتخب میں ہے نقص بالفتح کم کردن و کم شدن و کمی - بلکہ اسکی مثال شرت - قرت - لقد وغیرہ ہے - سند کے شعر اس کتاب کی فصل سوم میں ملینگے -

فَعْلان آتش ہ لک عالم میں ہر چند مسیحا مشہور + تم ہمارے تمکو ضعاں ہے کر چو تھا +

فُعْلان ناسخ ہ ایک کا بھی دفن جائی یہ کیونکر دوسرا + عرصۂ امکاں میں تنگ آئی یہ ملک کا +

تنبیہ مولف کہتا ہے کہ مثداں کی مثال بھی صاحب دو ہکر نے ٹھیک نہیں دی - کیونکہ میداں کی یاے تحتانی ساکن ہے اور فعلاں کا عین مکسور

فَعَلان ناسخ ہ نہیں ہے معتقد مرا اگر حاسد تو کیا غم ہے + ہوا ہے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا +

اب کتاب دوپیکر سے مذکرات مصادر عربیہ کی کیفیت لکھی جاتی ہے - وہ لکھتے ہیں کہ مصادر اسمای عربی مذکر ہوا کرتے ہیں سوا بعض کے - پس تفصیل کیلئے عربی اوزان مقرر کرکے ہر ایک کی مثال مع استثنای الفاظ شاذہ نیچے لکھی جاتی ہے -

اِفعَال	گویا ؏ طایر جان کو نامہ بر کیجے + کون احسان لے کبوتر کا + غالب ؏ وا ہے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہو + اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائیگا +
اِفتِعَال	سوائے احتیاج - احتیاط - مذکر کی مثال میں ناسخ کا اشتقاق والا شعر دیکھو صفحہ ۹۳
اَفعِیلَال	نسیم دہلوی ؏ مدتیں گذریں کہ اطمینان اونکا کر دیا + نالہ بے سود نے فریاد بے تاثیر نے
اِنفِعَال	گویا ؏ انقلاب عشق آخر چرخ نے دکھلا دیا + یعنی وہ لیلی شمایل ہی مرا مجنون ہوا
تفاعل	اسیر ؏ قیاس ہے بند ہی ہے ذبح کے دم آنکھ مری تھی + رہا دلمیں تلاطم حسرت دیدار قاتل کا +
تفعُّل	سوای توجہ و توقع و تمنا ناسخ ؏ بہار گلشن دین محمد دکہا یارب + ترصد بلبل و لکھو فصل گل کی آمد کا
فاعل	سالک تیری غم میں جنوں نے باطن و ظاہر کئے یکساں + دل صد چاک سے بدتر ہے عالم جیب و داماں کا
فاعل	سالک ؏ نہیں آتے تو یہ کہنا کہ فغاں سے سالک + باعث برہمی عالم ایجاد ہوا + لیکن یہ اکثر تابع رہتا ہے اپنے مدلول کے تذکیر و تانیث میں + جیسے کہتے ہیں فلاں مرد عالم تھا - اور فلاں عورت عالم تھی تنبیہ مولف کہتا ہے کہ باعث کا لفظ خود مذکر ہے اسکو عالم کی طرح نہ سمجھنا چاہیے سوای اسکے عالم مذکر کے لئے ہے اور عالمہ مونث کیواسطے ہے - فلاں عورت عالم تھی نادانوں کا محاورہ ہے -
فَعَال	ناسخ ؏ دیکھا جو دو پہر کو جلال آفتاب کا + آیا ہمیں خیال کسی کی نقاب کا
فِعَال	سوائے مثال کے - اور نقاب مشترک ہے - غالب ؏ یہ نتھی ہماری قسمت جو وصال یار ہوتا + اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا +

مصدر	مثال مذکرات	مستثنیات
مَفعِل	محل	محفل - منزل
مَفعَل	مرجع - مسند	مقعد - علم ہو کر ایک مسند کا نام
اِفعال	احسان - انصاف -	اصلاح - اوراد - مگر ایجاد مشترک ہے -
اِنفعال	انصراف - انحراف -	
تَفَعُّل	تصرف -	توقع -
تَفَعُّل	تسلسل -	
اِفتِعال	اشتیاق - امتحان	احتیاج - احتیاط
اِستِفعال	استخراج -	استصلاح
تَفاعُل	تفاوت -	تواضع -

مع مستثنیات کی مثالیں کلام اساتذہ سے

لفظ	شاعر	مصرع	مصرع
احسان	صبا	بوسہ دیکر وہ صبا کہتے ہیں	یاد رکھیے گا یہ احسان میرا
انصاف	غالب	وائے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہ ہو	اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائیگا
اشتیاق مذکر	ناسخ	رات مجکو تری آنے سے جو مایوسی ہوئی	انتظار مرگ تھا یا اشتیاق جاں تھا
ترشح مؤنث	تسلیم	ترشح جب ہوئی ابر ہوس کی	ہوئی کچھ انتہا آوارہ پن کی
توقع مؤنث	رند	عہد طفلی سے لگا ہے مجھے الفت کا روگ	ہل گیا کسکو توقع تھی مرے جینے کی
مشعل مؤنث	ناسخ	تو جو آئے تو شب تار میں یاں سر کو	مشعلیں نالۂ شبگیر لئے پھرتے ہیں
اصلاح مؤنث	آتش	شاعر ہوں تو کچھ پیش کروں میں سخن کبھی	اصلاح دیتی ہے مجھے لیے داغ کی
امداد مؤنث	ہدہد	ہاتھ رہتا تھا جیب سوکھ کر اڑا دیا	دست جنوں سے جیب کی امداد یاں ہوئی
املاک مؤنث	سحر	کیا حال ہے پاک ایک ایک کو	منات کی املاک ایک ایک کو
احتیاج مؤنث	رشک	ساقی نہیں تو لطف ہو کیا عیش کا	سمجھ کر احتیاج ہے اول الام کی

رکھتا ہے۔ یعنی جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یاے معروف ہو مونث ہے +

اِفعال بکسر اول۔ اگر ان کے آخر مین الف ہو جیسے ابتدا التجا انتہا ابدا وغیرہ تو مونث ہین مگر شاذ جیسے القا اور ایسا ہی اکثر ہوتا ہے کہ جب ان مین بعد الف کے
اِفتعال حاے حطی یا ہاے ہوز یا عین مہملہ ہو تو بہی مونث ہوا کرتے ہین جیسے اصلاح
اِنفعال اطلاع اکراہ وغیرہ

یہان تک بیان صاحب دو پیکر کا تھا۔ اب مولف اون مصادر عربیہ کا ذکر کرتا ہے معہ اونکے مستثنیات کے

مصدر	مثال مذکرات	مستثنیات
فَعْل	قتل	
فِعْل	عِلم	
فُعْل	شُکر	
فِعَال	حساب	
فَعُول	قبول	
فُعُول	دُخُول	
فَعَلان	حَیَران	
فِعْلان	حرمان	
فُعْلان	غُفران	
فَعَلان	خفقان	
فَعْلیٰ	دَعویٰ	
فُعَال	سُوال	
فَعْلَلَۃ	ترجمۃ	

اب ان موثنات کے مستثنات کی مثال لکھتے ہیں

شرب وصال	آتش	سب ورق سے جان بھی جا چکی ہوتی	صبح نے راہ جدا شرب وصل دیا
	غالب	یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا	اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
خلعت	امیر	روشن تھا شمع طور سے پرتو حضور کا	خلعت ملا زمین مقدس کو نور کا
؎	برق	جامہ داغوں کا ملا خلعت سودا پایا	

تنبیہ مگر مومن دہلوی نے خلعت کو موٹ باندہا ہے۔ ؎ ای وزیر بلند پایہ بیگ
التفات شہی مبارک ہو + کارگاہ سپہر کی ہر دور + تجکو خلعت نئی مبارک ہو۔ حالانکہ
یہ جمہور کے خلاف ہے۔

اور جلال لکہنوی نے اور بہی مستثنیات لکہے ہیں۔ رایت آل ت لعب ست
جلت لعد امرت - واضح ہو کہ اس بعض لفظ ایسے ہیں جو عربی ہیں ہیں جیسے
ست جلت امرت یہ بہی تمکر نشا سب سے مصدری عربی انکو بہی اسی میں شمار
کر لیے ہیں + رایت کی تذکیر کی مثال یہ ہے ؎ ساتہ رہتی ہے ہمیشہ موج تائید ہوا +
رایت عالی ملے مرالتم کا +

تنبیہ صاحب جلال نے نکہت کو بہی مذکر لکہا ہے حالانکہ نکہت کہیں مذکر ہیں
سنا گیا۔ یہ اونکا سہو القلم ہے یا ادعا۔ جناب حکیم خلف حضرت اسیر فرماتے ہیں ؎
گل میں جو شبو ہے مگر کسب ہے یہ رنگت تیری   پیچ سنبل میں ہے لیکن نہیں نکہت تیری

دیکہیے   اس کتاب دو پیکر میں جو موثنات مصادر عربیہ کا قاعدہ لکہا ہے وہ بہی ملاحظہ ہو

مونث

تفعیل سوای تعوید اور تکفین کے تا سخ کتا ہی بار سے مجہے یوسف سجاتے + تعویذ بنا
ہوں اگر جاے وصل کی + صدا سے توس مشکین سے حق اوس ترک کے تشبیہ دی +
جن میں شہرے ہے آہوسے حق کے ہاتہ پاؤں + جانا چاہیے کہ ہر دل اوس کلمہ سے علاوہ

مصدر	مثال مؤنث	مستثنیات
فعیلت	ندیا -	
فاعلت	عافیت	
فعالت	دلالت	
فِعالت	کفالت	
فُعالت	بغایت	
مفعلت	مرحمت	
مفعِلت	معرفت	مگر آتش نے اسکو مذکر باندھا ہے
مِفعال	میزان	
تفعیل	تکریم	مگر تعویذ - تمکین -

اب مثالیں اسکی جسقدر ملیں ہیں لکھی جاتی ہیں + +

لفظ	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
قسمت	ناسخ	کرتے ہو تعمیر اوروں کے لئے قصر و رواق	غافلو تم کو ملی قسمت بگاڑے
حکمت	صبا	سمجھ علین تقدیر و تدبیر اوسکی	مشیت ہے خالق کی حکمت علی کی
خلقت	وله	نہ کیوں بوتراب اوسکو کہتے محمد	کہ آدم سے پہلے تھی خلقت علی کی
تربت	وله	مسیحا بھی اکسن فلک سے اوتر کر	لگا لینگے آنکھوں سے تربت علی کی
حکومت	افضل	سر مکان قبضہ میں آئے کیا ہی حکومت تیری	سر میں سودا ہے ترا دل میں محبت تیری
وحدت	اسیر	تن پاک کا کسطرح سایہ ہوتا	خدا کو تھی منظور وحدت تمہاری
حالت	ناسخ	کہیو صبا میر کہ یہان تو ہے آج کل	حالت وہاں تباہ ہے بنیاد جسم کی
حاجت	بحر	سعیدوں کے قسمت میں دیکھی ہے تجلی	مشعل کی اونہیں راہ میں حاجت نہیں ہوگی
حکایت	اسیر	بیابان بیابان فسانہ ہے میرا	گلستان گلستان حکایت تمہاری
حقیقت	وله	اول و آخر ہے یکسان ہیچ کا کیا اعتبار	ہے حقیقت ایک نظروں میں گدا و شاہ کی

یں مع میر
ور مصادر میں سے رشک لکھنوی نے جھکتن کا مصدر بنایا ہے ؎ کھانے میں
بو وہ کھانا تو ساتھ کھانے کا + خیال جھکتن سودای خام ہوتا ہے + اور شاید شاذ و نادر
اور کوئی مصدر فارسی بھی لکھنؤ میں مستعمل ہوا ہو۔ مگر دہلی والے ہر مصدر فارسی کو استعمال
کرلیتے ہیں۔ غالب ؎ تمازت سے ہر غوطت مشکل پسند آیا + تماشای بیک کف
بردن صد دل پسند آیا + مومن ؎ میں ہلاک اشتیاق طرز کشتن ہو گیا + دوسری
بلالی کہ اپنا آپ دشمن ہو گیا + ولہ ؎ وہ ظالم کی جو ساعت دیر کشتن ہے ہمارا +
جو دوست ہمارا ہے سو دشمن ہے ہمارا + ولہ ؎ ہے گریبان گیر دامان تار تغافل ہا
لک + جی جائے ہے ناحق دیر آمدن کی فکر میں + ولہ ؎ دوستو مرتا ہوں اوس
کے روے عرق آلودہ پر + لاش بھی میری ہٹانا بعد مردن آپ میں + **تنبیہ** مگر جو ام
مصدر کہ کسی [illegible] سے مل کر فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے وہ دہلی و لکھنؤ میں یکساں مستعمل ہے
[illegible] لشکر افکن مرد افکن وغیرہ۔ اسکا بیان فعل کی بحث میں ہوگا۔
[illegible] کے مصادر میں بعض مونث مستعمل ہوتے ہیں بعض مذکر
[illegible] سے فَعلَت کے وزن پر ہیں اسمیں ایک جدول لکھا ہے
[illegible] سے حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

مصدر	مثال مؤنث	مستثنیات
فِعلَت	قسمت حسرت حکمت خلعت	
فُعلَت	قدرت - [illegible]	
فِعال	سِلاح	مگر وصال
فُعُولَت	حکومت	
فَعُولَت	مروّت	
فَعِیل	سبیل دلیل	

اتنی باتیں ہوئیں - اوسی جگہ پر بیٹھو - اوتنی چیزیں ہیں کہاں ہیں - جتنی کہ مستعمل ہوئی
جتنی صورتیں بولیں - کتنی بات ہے - کتنی باتیں کرلے ہو - واحد مذکر و مونث میں انکے
آگے لفظ ہے پڑھیگا - اور جمع مذکر و مونث میں انکی بدلیوں کے بعد لفظ ہیں -
فائدہ اور کبھی کیسا اور ایسا کی جگہ لفظ کیا اور یہ لاتے ہیں جو مذکر اور مونث
دونوں میں کام دیتا ہے - دیکھو فائدہ صد و بست و یکم - و صد و بست و دوم -

مصدر کا بیان

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جائیں - باعتبار فاعل اور مفعول کے
مصدر کی دو قسمیں ہیں لازمی متعدی یہاں پر زیادہ اس سے بیان کرنی ضرور نہیں
فائدہ اردو میں مصادر ہندی فارسی عربی تینوں مستعمل ہوتے ہیں -
فائدہ اکثر مصادر مصنوعی بھی ہیں جو عربی فارسی لفظ سے یا علامت مصدر
ہندی لگاکر بنالے ہیں - دراصل یہی مصادر اردو ہیں - اور یہی قسم مصادر
مستعمل اردو کی ہے - جیسے تحصیلنا - لفظ تحصیل سے بنا لیا - آتش ؎

تنگی دل کو جو دے لے وہ لیے تحصیلے + ساری سرکاروں سے ہے عشق کی سرکار جدا
قبولنا ؎ وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی + سرسوں آنکھوں میں سب کی پھولی + نسیم
بدلنا ؎ نہیں جب گل کھلاتی پھر کیا کیا + بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے + آتش
فرمانا ؎ فرماتے مزاج مبارک کا حال کچھ + سنتے ہیں اسکو کم ہی اور ہے کا احتمال کچھ + سحر

فائدہ کل مصادر ہندی اور فارسی مصنوعی یا غیر مصنوعی اردو میں مذکر بولے
جاتے ہیں - اور جو لفظ اونکے ساتھ بند ہوگا مذکر ہو جائیگا اگرچہ مونث ہو جیسے

ٹوٹ جانا ؎ شیشہ معلوم ہوجاتا ہے وقت امتحان ہے آبرو + ہے دلیل اسکی عیار ٹوٹ جانا جام کا
توڑنا ؎ ہوگیا ہے برہم جہاں میں ایسا نازاں + توڑنا شیشہ کا چاہیے اکسو اونکے مذکر کا
آنا ؎ شکل اوس ترک کا ملک کا آنا ٹھہرا + دل میں اثر حادثہ کا نشانہ ٹھہرا

مضاف ہونا ان چاروں کی طرف قسم پنجم معرفہ

جو اسم نکرہ کہ علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کیطرف مضاف کیا جاتا ہے اوس میں بھی ایک طرحکی خصوصیت آجاتی ہے جیسے موہن کا لڑکا میرا بھائی اوسکا باپ جسکا چچا۔ پس لڑکا اور بھائی اور باپ اور چچا اگرچہ نکرہ ہیں۔ لیکن بسبب مضاف ہونیکے انمیں ایکطرحکی مثل علم کے خصوصیت آگئی۔ اور انمیں حرف اضافت کو آتا ہے مذکر کے واسطے۔ اگر یہ اسما مونث کے ہوں تو حرف کی اور مذکر کی جمع کے لیے حرف کے آتا ہے۔

منادی قسم ششم معرفہ

منادی میں مذکر کیلئے ارے۔ اورے واحد جمع میں بحسب موقع تعظیم وتحقیر مستعمل ہے اور اری۔ اوری واحد وجمع مونث کیواسطے۔ اور اجی + ابے + اجی + او جی + اے مشترک ہیں مذکر ومونث میں۔

استفہام کا بیان

لفظ استفہام تبدیلی میں مثل اسم موصول کے ہے۔ یعنی بسبب آنے حروف معنوی کے لفظ استفہام جسکے واحد کے لئے کیا سے کس اور جمع کے لئے کن آتا ہے مذکر ومونث میں۔

فائدہ لفظ ان اون جن کن اگرچہ جمع ہیں مگر تعظیماً واحد مذکر ومونث پر بھی بولے جاتے ہیں۔ اور اسیطرح اونہوں اور جنہوں۔ آتش ؎ سلسلہ اپنی گرفتاری کا کب قطع ہوا ٭ پہنی زنجیر اونہوں نے جو اوتارے توڑے ٭ فائدہ لفظ سا علامت تشبیہ ہے اسیطرح ایسا جیسا۔ ویسا کیسا اور لفظ اتنا اوتنا جتنا کتنا قدر وانداز کے لئے۔ انکے الف کی تبدیلیاں یای مجہول سے بحالت جمع مذکر کے لئے۔ اور یای معروف سے بحالت واحد وجمع مونث کیواسطے مثلاً اتنے لوگ اوتنے آم جتنے مکان کتنے دن جمع مذکر۔ اور اتنی بات نہی

میرا - میرے - میری واحد کے لئے + ہمارا - ہمارے - ہماری - جمع متکلم مذکر ومونث کیواسطے
تیرا - تیرے - تیری واحد + تمہارا - تمہارے - تمہاری - جمع مخاطب مذکر ومونث کیلئے - اوسکا
اوسکے - اوسکی - واحد + اونکا - اونکے - اونکی + جمع غایب مذکر ومونث کیواسطے -

اسم اشارہ قسم سوم معرفہ

اسم اشارہ کے چار لفظ ہیں - دو واسطے قریب کے یہ واحد + یے جمع کیلئے - دو واسطے بعید کے وہ واحد + وے جمع کیواسطے + اور یہ مذکر ومونث کیلئے یکساں مستعمل ہوتے ہیں - **تنبیہ** یے اور وے فصحا میں متروک ہیں (دیکھو ضمیر کا باب سوم) وہ بجائے وے کے استعمال کی مثال صبا کے شعر سے دی گئی ہے + یہ بجائے یے کی مثال غالب کے شعر سے دی جاتی ہے ۵ نظر لگے نہ کہیں اونکے دست وبازو کو + یہ لوگ کیوں مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں +

اسم موصول قسم چہارم معرفہ

اسم موصول کے دو لفظ ہیں جو اور جون مگر اب جو ہی مستعمل ہے - جب تک اسکے آخر کوئی حرف معنوی نہیں آتا ہے - واحد وجمع مذکر ومونث کیلئے یکساں بولا جاتا ہے اور جب کوئی حرف معنوی آتا ہے تو لفظ جو مذکر واحد مذکر ومونث کیلئے جس [illegible] جمع مذکر ومونث کیواسطے جن بولا جائیگا - اور کہیں بجائے جس کے لفظ جنھوں بولتے ہیں - مگر فرق یہ ہے کہ جن کے ساتھ لوگوں کا لفظ لگا دینا ضرور ہے - اور جنھوں کیلئے کچھ ضرور نہیں - جن لوگوں کی جگہ جنھوں کافی ہے - لا اعلم ۵ طلب کو جنکے دونوں کے دل پھنس جاتے ہیں + جنھوں کے لئے ہیں ہم وہ ہمارے لئے [illegible] مگر اس شعر میں جنھوں کا لفظ تعظیمی بنتا ہے کہ معشوق سے مراد ہے - اور کبھی جنھوں میں سے حرف معنوی معمول یعنی کو محذوف ہوکر جنھیں بن جاتا ہے ناسخ ۵ اتنی پہچان ہی [illegible] جنھیں وہ ہیں بذات [illegible] دیں حاصل من + یعنی جن لوگوں کو -

یکسان بولا جائیگا - جیسے جو مرد ہو - جو عورت ہو - جو لوگ ہوں - اور جب کوئی
حرف معنوی آئیگا - تو لفظ جو بدل کر مذکر و مونث واحد کے لئے جس اور مذکر و مونث
جمع کیواسطے جن بولا جائیگا - ضمیر کی تین حالتیں ہیں ضمیر فاعل + ضمیر مفعول + ضمیر مضاف الیہ

ضمیر فاعل میں آیا - ہم آئے واحد متکلم کے لئے - تو آیا - تم آئے - واحد و جمع
مخاطب کیواسطے - مگر مونث کیلئے آئی اور آئیں کہا جاتا ہے - اور وہ آیا وہ آئے
غایب مذکر کے لئے - اور بدستور مونث کیواسطے آئی اور آئیں بولا جائیگا - اور دہلی میں
بجائے آئیں کے آئیاں بھی بولتے ہیں - مؤلف نے ۱۲۸۱ ہجری میں بمقام دہلی نواب
ضیاء الدین خان نیر تخلص کو بولتے سنا ہے - لکھنؤ میں بالکل متروک اور معیوب ہے

اسیطرح جس لفظ مونث کے آخر میں یای معروف ہو اوسکی جمع آں سے کرتے ہیں
جیسے بیداری کو شب بیداریاں تیاری کو تیاریاں کہتے ہیں۔ مگر صفت کو بھی اہل دہلی
اسیطرح جمع کرکے بولتے ہیں اور فعل کو بھی جمع ایسی ہی کرکے استعمال میں لاتے ہیں -
لکھنؤ میں آتش نے صفت کو ایک جگہ جمع باندھا ہے ؎ عہد طفلی میں تھا میں بسکہ ہوائی
مزاج + بیڑیاں منت کی بھی پہنیں تو میں نے ہاریاں +

ضمیر مفعول مجکو یا مجھے دیا - ہمکو یا ہمیں دیا - واحد و جمع متکلم کے لئے - اور
تجکو دیا - تجھے دیا - تمکو یا تمہیں دیا - واحد و جمع مخاطب کیواسطے - اور اوسکو یا اوسے دیا
اونکو یا اونہیں دیا - واحد و جمع غایب کے لئے -

ضمیر مضاف الیہ وہ ہے جو بجائے مضاف الیہ واقع ہو - یعنی جسکی طرف کسی چیز کو
منسوب یا اضافت کریں - اور ضمیر فاعل کے آخر میں لفظ کا زیادہ کرنے سے ضمیر مضاف الیہ
بنجاتی ہے - مضاف واحد و جمع مذکر کی علامت کا اور کے ہے اور مضاف واحد و
جمع مونث کی علامت صرف کی ہے - لیکن بعد داخل ہونے علامتہای مفعول اور
مضاف الیہ کے ضمایر میں اکثر تبدیلی واقع ہوتی ہے -

تون سے وفا کی + مرے شیر شاباش رحمت خدا کی + مؤلف سہ عصر آئے ہیں لیتی
میں خوش جمالون کی + خدا ہی شرم رکھے ان سعید بالون کی + اور مسدس مثنوی رباعی
وغیرہ میں کچھ قید نہیں۔ شاعر جہاں مناسب جانے اپنا تخلص لائے۔ اور شعرا اسی نام
سے مشہور ہوتے ہیں بلکہ اکثر لوگ اونکا اصلی نام ہی نہیں جانتے۔ یہ سب قسمیں علم کی
تھیں۔ اب دوسری معرفہ کی لکھی جاتی ہے +

ضمیر قسم دوم معرفہ

ضمیر وہ ہے جو بجائے اسم متکلم و مخاطب یا غائب کے جسکا ذکر پہلے ہو گیا ہو آوے
واسطے اختصار اور تحسین کلام کے۔

اردو میں مذکر اور مونث اور جاندار اور بیجان کے لئے ایک ہی سی ضمیریں لائی جاتی
ہیں۔ ضمیر کے کل چھ صیغے ہیں۔ میں ہم تو تم حاضر کے لئے۔ اور وہ وے
غائب کیواسطے۔ **تنبیہ** مگر "وے" کا لفظ اب زمانہ حال میں مستعمل نہیں ہے
اگلے شعرا میر تقی میر تک بولتے تھے یا اب سرکاری اسکولوں اور تحریروں میں جاری
ہے۔ اب شعرائے دہلی و لکھنؤ میں "وہ" کا لفظ جمع غائب کیلئے مستعمل ہوتا ہے جیسا لکھوی
سہ وہ لوگ توت کے کاندھے لئے جاتے ہیں + خدا کسی کو احوال رفتگاں دیکھیں +
اسیطرح مجھکو تجھکو مجھے تجھے واحد کے لئے اور ہمکو تمکو ہمیں تمہیں جمع مخاطب کے
واسطے مذکر و مونث میں یکساں ہے۔ اور یونہی میرا تیرا اسکا انکا ہمارا تمہارا
مذکر و مونث کے لئے بصیغہ واحد و جمع حاضر ہے اور اوسکا اونکا اوسکا اونکا واسطے مذکر
و مونث غائب کے بصیغہ واحد و جمع غائب ہے۔ اسیطرح یہ بکسر ای بمعنی واسطے قریب
حاضر کے مذکر و مونث میں مستعمل ہے۔ اگلے لوگ جمع کیواسطے "یے" بولتے تھے مگر
"وے" کی طرح اب وہ بھی متروک ہی اور یہ ہی کا استعمال ہے +
اور "جو" کا لفظ جب تک اوسکے آگے کوئی حرف مغیر نہ آوے واحد جمع مذکر و مونث میں

اور گھسیٹی اور گھسیٹیا - اور چھُنّا - مونث کے لیے - اور کبھی ترخیم کرکے اصلی نام کا بھی
حرف ہوجاتا ہے جیسے شمس الدین کو شمسو اور میر علی کو میرا میرو میرن میران کہیں

خطاب

خطاب وہ ہے جو کسی سرکار شاہی یا نواب یا امیر کبیر کیطرف سے کسی کارگزاری یا خدمت
وغیرہ کے بدلے میں دیا گیا جیسے دولہ خان خانخانان سیٹھ ساہو ٹھاکر بہادر وغیرہ
اور سسرال سے عروس و داماد کو بھی خطاب ملتے ہیں جیسے مرآت العروس میں اکبری کا
خطاب مزاجدار بہو اور اصغری کا خطاب تمیزدار بہو رکھا ہے - اور ایسے خطابوں میں
عورت کیلیے جزو آخر بہو یا دلہن یا للنا یا بیگم لگاتے ہیں - اور مرد کیواسطے دولھا
یا دولھا میاں ہوتا ہے - اور بعض الفاظ قوموں کے ناموں کے اول یا آخر لگا دیتے ہیں
وہ بھی داخل خطاب ہیں - جیسے راجہ نواب بابو مہاراجہ شیخ سید بیگ خان
رائے ساہ سیٹھ مرزا میر ٹھاکر کنور چوبے دوبے پانڈے تیواری بریشر پنڈت
صوفی شاہ گرو میتی بھگت وغیرہ مرد کے واسطے - اور رانی مہارانی بیگم خانم شہزادی
سیدانی مرزاین مراین ٹھکرانی پنڈتاین بھگتن عورت کے لئے - اور بادشاہوں کی
عورتوں کے نام کے ساتھ نواب محل ملکہ شہزادی بیگم لگاتے ہیں - اور عربی لفظ سے
صاحب مرد کی پہچان ہے - اور صاحبہ ہا سے مختفی سے عورت کی شناخت - اور انگریزی میں
خطاب مرد کے لئے مسٹر اور ناکتخدا عورت کیواسطے مِس اور بعد عورت کتخدا منسوب باسم شوہر
مِسِس دو سین کے ساتھ -

تخلص

تخلص وہ ہے جو شاعر ایک مختصر نام یا لفظ اپنا مقرر کرکے شعر میں لاتے ہیں - اور نیز
نام شعر میں اوس مقام پر آتا ہے جہاں پر شاعر فکر سے خلاصی چاہتا ہے - عموماً غزل کے
آخر شعر میں اسکا استعمال ہوتا ہے اور بعض مصرع یا مطلع میں بھی جیسے ؎ اسد اس جفا پر

جیسے پسر نوح با بداں بنشست ✦ خانداں نبوتش گم شد ✦ ۵ پسراں وزیر ناقص عقل
بگدائی بروستا رفتند ✦ مرد کے لئے۔ اور اسی قرینے پر شراب انگوری کو دختر رز اور دخت رز
کہتے ہیں۔ اور ہندی میں اسکا رواج نہیں۔ مگر اوسی سے جیسے اوپر لکھا گیا۔ یعنی نام
سے کنیت زیادہ مشہور ہو جیسے مولا بخش ہی بخش کا بھائی کہکر پکارا جاتا ہے۔ الغرض
اجمال یا تحقیر یا عدم شناخت کے والا مذکر کے لئے اور والی مونث کیواسطے لگاتے ہیں
جیسے۔ دہلی والے لکھنؤ والوں کو لکھنؤ والوں کہتے ہیں۔ یا شہر والا یا تری ناک والا اور
کبھی والا کا الف گرا کر وال لگاتے ہیں جیسے دلی وال۔ لکھنؤ وال۔ مگر سوای ان دو
شہروں کے اور کسی شہر کے نام کے ساتھ یہ لفظ مستعمل نہیں سنا۔ اور وال کا لفظ
مونث مذکر کے لئے یکساں بولا جاتا ہے۔ اور ہندی میں بسبب عزت و تعظیم یا شرم کے
جب اصلی نام نہیں لیا جاتا۔ تو عورت اپنے خاوند اپنے بیٹے یا بیٹی کا باپ کہکر پکارتی ہے
اور مرد بھی اسیطرح اپنی زوجہ کا نام نہیں لیتا اور اپنے بیٹے یا بیٹی کی ماں کہکر پکارتا ہے
اور جبتک اولاد نہیں ہوتی تب تک میاں بی بی کسی رشتہ سے پکارے جاتے ہیں۔ اور عرب میں یہ
معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم عرب میں بھی جاری ہے مگر وہاں کنیت مرد اور عورت کے لئے مقرر
اور اسیطرح دونوں پکارے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان میں بضرورت کمتر طور پکار
لیتے ہیں۔

عرف اور اسم مشہور

عرف سے یہ وہ ہے جو لڑکپن میں بسبب محبت یا خیال عام اس بات کے کہ لڑکا رہ جائے
ایک اور نام علاوہ کے مقرر یا مختصر اصلی نام کے سوا رکھ لیتے ہیں۔ اور وہ مشہور بھی ہو جاتا ہے
جیسے بہادر سنگھ کہ کسی لڑکے کا نام ہے اور اسکو راجہ کہتے ہیں۔ اسیطرح نواب امیر
سلطان وزیر امراؤ میں بابو وغیرہ مذکر کے لئے اور رانی بیگم خانم وغیرہ مونث کے
واسطے بنظر عزت نام پکارا جاتا ہے۔ اور حرف تحقیر جیسے جوتا چوہیا گھسیٹ کوڑا
الٹرلس وغیرہ جیسے کہ اگلے زمانے میں تھے اور یوں ہی گھسیٹا۔ پچکوڑی۔ چھکوڑی وغیرہ مذکر کیواسطے

کُنیت

اسم کنیت وہ ہے جو کسی رشتہ سے باپ یا بھائی یا بیٹا کہکر پکارا جاے - اور
اوسکی دو قسمین ہین اوّل یہ کہ اسم سے زیادہ کنیت مشہور ہو دوم یہ کہ بسبب عزت اور
تعظیم اوسکے - یا بسبب اپنی شرم کے اصلی نام نہ لیا جاے - جیسے ہندوستان کی
عورتین اپنے خاوند کا نام نہین لیتین اور اپنے بیٹے یا بیٹی کا باپ کہکر پکارتی ہین -
کنیت کا رواج عرب مین بہت ہی ہے کہ جمادات و نباتات کی بھی کنیت ہے - عرب مین مرد کے
لئے لفظ اَبُو اَبِی اَبَا اور ابو کا مخفف بُو بمعنی باپ کے جیسے ابو سفیان ابی لہب
ابابکر - بوجہل وغیرہ اور غیر جاندار مین ابوقبیس یا بوقبیس نام ایک پہاڑ کا

سعدی ؎ کہ سعدی کہ گوے بلاغت ربود + در ایام بوبکر بن سعد بود +

اور عورت کی پہچان کے لئے اُمّ بمعنی ماں کے مستعمل ہے - جیسے میر ضمیر صاحب فرماتے ہین
معراجنامہ مین لکھا ہے کہ اوس رات خیر البشر + تھے آرام مین اُمّ ہانی کے گھر +
اور اسیطرح اُمّ مومن اور اُمّ سلمہ وغیرہ - اور غیر جاندار مین ام غیلان
کہ ہندوستان مین ببول کا درخت مشہور ہے - پروفیسر آزاد دہلوی مولف تذکرہ آبحیات
جو ۱۳۰۳ھ مین ملک ایران کو سیر کرنے گئے تھے اونہون نے اپنے سفرنامے مین لکھا ہے کہ
ام غیلان ببول نہین ہے دوسری ہی چیز ہے افسوس وہ سفرنامہ میرے پاس نہین ہے ورنہ
بتصریح لکہدیتا - بہرحال مثل اَبُو کے اُمّ کا بھی الف گرایا جاتا ہے اور مغیلان کہا جاتا ہے

آتش ؎ صحرا سے مغیلان کا اگر مرحلہ آیا + دریا لئے مٹھی مین ہر اک آبلہ آیا +

اور کبھی کنیت مرد کے لئے اِبْن سے بھی ہوتی ہے جیسے ابن خاتون ابن طاوس
ابن بابویہ وغیرہ علماے اسلام کے نام ہین - اور عورت کے لئے بنت اور اسی قرینہ پر
شراب انگوری کو بنت العنب کہتے ہین -
اور فارسی مین جسکا نام معلوم نہین ہوتا - اوسکو پسر کا لفظ باپ کے نام کے ساتھ لگاکر پکارتے ہین

کشف اللغات گلستان بوستان الواب الخان وغیرہ وغیرہ اور اسکی وجہ یہ
کہ ان سب اسمائے کتاب کا لفظ لگا ہوا ہے جو ذہن میں رہتا ہے - صاحب سعید الشعرا اور
صاحب مذکر کو بھی اتفاق ہے - اسیطرح ریل کا لفظ ہے کہ ریل آئی گو لیے میں
اسمیں بھی گاڑی کا لفظ ذہن میں رہتا ہے - اور اب ناصحی کا لفظ بھی مونث بولا جاتا ہے
حالانکہ قاعدے سے اسکو مذکر بولنا چاہیے - مگر اسمیں بھی خبر کا لفظ ذہن میں رہتا ہے
یعنی خبر تاربرقی **تنبیہ** اسپر بھی طرہ یہ ہوا کہ دسمبر ۱۸۹۶ء کے اخبار پیسہ کا
لاہور میں تازہ ترین تاربرقی لکھا گیا ہے اس شخص نے تار ہی کو مونث بیان کیا - ہائے
اردو کی خدا جانے ابھی کیا گت ہونے والی ہے - اور سوانح عمری کا لفظ بھی مونث بولا
جاتا ہے - یعنی فلانی کی سوانح عمری بقیاس تاربرقی مگر بعض نادان [illegible]
فلانے کا سوانح عمری لکھ جاتے ہیں - اگر سوانح کی تذکیر کا لحاظ کیا تھا - تو اسکی جمع کا بھی
خیال کیا ہوتا - اب میں چند شعر کتابوں کی علمیت کی مثال کے لکھتا ہوں رشک ؎
افسانہ ہای عشق کا لاسا لنگار + تمکو ستانے کے جو کہیں ملدس ملی + ظفر ؎ گرد رخ اور جس کی
ہوئی ہے حسن کی + کیا خوب خط ہوئے حسن حسین کلی + اسیر ؎ جلاتش سے کھلے عوامعی
روح + یہی کشف اللغات ہوا ہی + آتش ؎ تصویر کھینچی ہم نے رخ سرخ فام کی + اک صحو
میں قلم سے گلستان تمام کی + اسیر ؎ ہر غزل میں نظم روے یار کی تعریف کی + مثل سعدی کی
بوستان ہمنے بھی تصنیف کی +

اسیطرح اکثر اسم مرد عورت کے مشہور ہو گئے ہیں - مخصوص قوم طوائف کو جیسے بی بخش
پیر بخش مولا بخش محبوب جان نواب جان امیر جان وغیرہ ایسے نامیں مرد کی پہچان
لفظ سے ہے یا سید یا میر یا مرزا یا شیخ یا خواجہ یا آقا یا بیگ یا خان وغیرہ سے ہوتی
اور عورت کی پہچان لفظ مسماۃ یا بی بی یا صرف بی یا بیگم یا خانم وغیرہ سے
ہوتی ہے -

مذکر ہونا چاہیئے یعنی پہر جو دن رات کے آٹھ حصون مین سے ایک حصے کا نام ہے مذکر ہے
رند ؎ عشقبازی کا تری جن جو چڑہا تھا سر پر * جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دے آٹھ پہر *
اس سے صاف ثابت ہے - کہ یہ لفظ بطریق مذکر نہین بندہا - مگر نصف النہار یعنی دن کے
دوپہر کا علم ہو کر یہ لفظ مونث بولا جاتا ہے - ناسخ ؎ ای روز فراق نیمجان ہون *
تیری ابھی دوپہر بجی ہے * رند ؎ یار سے وعدہ ملاقات کا ہے بعد زوال * دوپہر
آج کسطرح نہین ڈھلتی ہے * اور اسیطرح پری کہ قوم آتشی کی شریف اور حسین عورت کا
نام ہے - اردو مین معشوق کا نام فرض کر کے یہ لفظ مذکر باندہا جاتا ہے - صبا ؎
مثل دیوانہ بہت مردم آبی کھا لائے * وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نہ گیا * رشک
مہ اجیہ سیکڑے مین رہتے ہین ہم * قرب بیت الحرام رکھتے ہین * خاص دریای فیض مین یہ پری
جیسے فیض عام رکھتے ہین * ان دونون مثالون مین پری کا لفظ معشوق پر اطلاق کرتا ہے
اور بسبب تقاضا فارسی کے معشوق کا نام قرار دیکر مذکر باندہا گیا ہے - مگر جب اصلی پری
سے مراد ہوگی تو مونث باندہینگے - غزل مین یا مثنوی مین - ناسخ ؎ اعجاز ہے سخن مین تو
چلنے مین سحر ہے * ہوگی پری بھی کوئی نہ اس بول چال کی * اس شعر مین اصلی پری سے
مراد ہے - اور صاحب ودیکر بھی اس قاعدے کو لکھتے ہین کہ " جو لفظ واسطے معشوق کے مستعمل ہے
مذکر ہے گو بذات خود مونث ہو - اور صاحب عقد الشعرا کا مطلب بھی یہی ہے - مگر رند نے اسکے
خلاف استعمال کیا ہے وہ یہ ہے رند ؎ کریگا عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری * پیادہ گھر سے
کھلے سر برہنہ پا آئی * دل ہمارا شیفتہ ہوگی پراسان نہو * بال کھولے ہوئے وہ حور چلی آتی ہے *
سو چڑہا دونگا گلی کو مجنون پر اے رند * نظر جب وہ لیلی شمایل پڑیگی * شاید یہ تقلید ہندی
نبیشرون کی فرمائی ہے - ورنہ صریحا خلاف استعمال شعرائے اردو ہے - مگر میرے نزدیک
حور والے شعر مین اصلی حور بہشت مراد ہے *

کتابون مین علمیت کے بعض نام مونث ہوتے ہین جیسے نلدمن حسین حصین

ماحصل فصل دوم

اس رسالہ کا یہ نام جو رکھا گیا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ قواعد اردو کے رو سے جس قاعدے میں تانیث و تذکیر کا لگاؤ ہے سلسلہ وار لکھا جائے تاکہ اسکول والے بھی اس فیض سے محروم نہ رہیں۔

مقدمہ

عدد مولف میں ابتدائً اسم فعل حرف کی تعریف لکھی گئی جو اسکی تصریح ہوگی

بیان اسموں کی تانیث و تذکیر کا

اسم کی تین قسمیں ہیں جامد مصدر مشتق۔ اسم جامد کی دو قسمیں ہیں۔ نکرہ اور معرفہ۔

نکرہ۔ میں اپنے اپنے احساس کے رو سے تذکیر و تانیث کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے انسان حیوان مرد گھوڑا بکرا پتھر وغیرہ مذکر ہیں۔ اور عورت گھوڑی بکری لکڑی وغیرہ مونث ہیں۔ اسکی تصریح کی ضرورت نہیں۔

معرفہ کی چھ قسمیں ہیں علم ضمیر اسم اشارہ اسم موصول اور مضاف ان چاروں مذکورہ بالا کی طرف۔ اور منادے۔ اسی کی تصریح کی ضرورت ہے۔

علم

علم وہ ہے کہ خاص آدمی یا کسی جانور کا نام ہو کہ سوائے اوسکی ذات کے اور کسی پر بولا نہ جائے جیسے ضیا للتا کسی عورت کا نام اور گیندا کہ قسم پھول کی ہے ایک کُتّے کا نام ہے۔ حقیقت میں علمیت وہ چیز ہے جو قاعدے کو اولٹ دیتی ہے یعنی اگر مونث کا علم یعنی نام ہے تو وہ لفظ بھی مونث بولا جائیگا گو اصل اوسکی مذکر ہو اور اگر مذکر کا نام ہے تو اوسکے بالعکس جیسے دوپہر کہ قاعدے کے رو سے مونث شمار کے

فائدہ یکصد بیچاہ و ہشتم صاحب نجات ہندوستانی اکثر اسمای فاعل کو مذکر لکھتے ہیں اور اسیطرح اسم صفت کو بھی۔ حالانکہ فاعل او موصوف جیسا ہوگا ویسی ضمیر ہوگی مذکر ہی تو مذکر مونث تو مونث فائدہ یکصد بیچاہ نہم اکثر دہلی و لکھنؤ عوام و خواص مین اختلاف پایا جاتا ہی چنانچہ راہ کی بازار۔ اور لفظ لکھنؤ مین عوام کی زبان پر مونث ہی + اور خواص بولتے مین نا مذہتے ہین اور دہلی مین قلم وغیرہ

فائدہ یکصد و شصتم بعض الفاظ واحد مذکر یا مونث ہین اور جمع انکی مذکر یا مونث

وہ الفاظ جو واحد مذکر ہین جمع مونث

طوطی	مذکر	سحر کی باتین ہین غنچہ سیا دہن گل ہو گیا	واحد	بحر
		طوطی روی مختلط اصاف بلبل ہو گیا		
طوطیان	مونث	طوطیان محو تکلم کہ کشان خرام	جمع	ناسخ
		آفت قمری تی قامت رہ ہا عندلیب		
لفظ	مذکر	ہے طلب سے اسقدر لفرت کہ سنا جیا	واحد	ناسخ
		آنجاے لفظ الف باب استقبال کا		
لفظین	مونث	وصل کی رات بنا نامہ شوق گیسو	جمع	رشک
		شام لفظین ہین سفیدی سے سحر کاغذ کی		

وہ الفاظ جو واحد مونث ہین جمع مذکر

آل	مونث	بلے آب تھی جو آل رسالت مآب کی	واحد	میر انیس
		ہتی آنکھ ڈبڈبائی ہوئی ہر حباب کی		
آل نبی	مذکر	چلائی وہ کہ آل نبی در بدر ہوتے ہین	جمع	میر انیس
		لٹا ہی گھر امام امم قتل ہوتے ہین		
دلیل	مونث	ہوا کا ہی اوسکا گذر ا ہین	واحد	برق
		دلیل خلا آج باطل ہوئی		
دلائل	مذکر	یہ دلائل کیے جو مین نے بیان	جمع	ناسخ
		یہ شواہد جو کہدیے اِس آن		
نوع	مونث	نوع بشر تحز ملک ہو گئی	واحد	ناظم
		اسکی ثنا تا بفلک ہو گئی		
انواع	مذکر	کتنے انواع مفعنعہ بخشے	جمع	ناسخ
		گھاسون کو واہب عطا یا نے		
وضع	مونث	تو بھی گل شاداب سے پھولی نہین سحر	واحد	رشک
		گیون تیری پلنگڑی مین ہنوز وضع چمن کی		
اوضاع	مذکر	تیری آنکھوں کو کیا دیکھا کہ دیکھا دم میں	جمع	رشک
		تمام اوضاع لطف وحشت ہو گئے ہین		
قسم	مونث	ای پری رو کون ستم تیری	واحد	مومن
		نکہت گل ہے لبی جسم تیری		
اقسام	مذکر	جسقدر اقسام ہون گناہون کے	جمع	ناسخ
		جتنے اقسام ہون گناہون کے		
صلاح	مونث	کہ ہمیشہ رہے صلاح انکی	واحد	ناسخ
		ہو روز اہ او بہو فلاح انکی		
مصالح	مذکر	جو مصالح ہوا نے پائے ہین	جمع	ناسخ
		فائدے جو تجھے سنائے ہین		

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے الفاظ عربی کی جو واحد مونث ہون اونکی جمع مذکر بولی جاویگی پس اصول اور رسوم جو قانون مین مونث بولے اور لکھے جاتے ہین فصحاے اردو کے خلاف ہین اب کچھ اس فصل کا ماحصل لکھا جاتا ہے

مراد ہے جیسا بحر لیتے ہیں سلہ کہتا ہے وہ مرد دریا میں کپڑے جو دھوتی ہے
ہمانی حقیقت اسکی علم کی قسم میں لکھی جائیگی ۞ دیکھو صفحہ ۷۸

فائدہ یکصد و پنجاہ و پنجم صاحب دو سکڑے صفحہ ۷۶ میں اور صاحب
دستور الشعراء نے صفحہ ۱۷۱ میں حل کے لفظ کو بمعنی گشتانگی عقدہ + یا عقدہ کشائی
لکھکر مذکر لکھا ہے اور دونوں صاحبوں نے دبیر کا یہ شعر مثال میں دیا ہے
اگر عقدہ سراپا ہے زنگ اشک کیا غم ہے ۞ میری افتادگی کے ہاتھ حل
ہوتا ہے مشکل کا ۔ مگر حقیقت یہہ ہے کہ دونوں کو دھوکا ہوا + کیونکہ
گو حل کا لفظ مذکر سہی + لیکن اِس شعر میں یہ مذکر ہے نہ مونث + حل
ہوتا جو مصدر لازمی معمول ہے یا اسکو محاورہ کہو + بہر تقدیر کا کی ضمیر حل ہونا
کی طرف راجع ہے اور مصدر ہمیشہ مذکر ہوتا ہے دیکھو بیان مصدر کا + حل
بتشدید لام عربی لفظ ہے اسکی تذکیر بتشدید یوں ثابت ہوگی حَلّ سوال
دیکھ لیا تیری ات سے ۞ بولا جو تو بحث دہیں آج طے ہوئی ۞ اور بے تشدید
یوں بیان کر دیا جو کچھ تھا صاحب مطلب کا ۞ تمھارے حکم پر موقوف ہے
حل میری مشکل کا

فائدہ یکصد و پنجاہ و ششم اہل کا لفظ بمعنی صاحب اور مالک کے مذکر ہے
اور جمع پر آتا ہے جیسے نظم ۞ ہیں ہمیشہ مردمک چشم کی طرح رندان ہر دو
دیدہ میں اہل نظر میں شہ یعنی صاحبان نظر موس زاہد نگاہ سحر کے دیدہ پیکے
اٹھا ہو۔ خصوصیت اہل نظر سے نہیں ما سیطرح اہل اللہ اہل بیت اہل حرفہ اہل جاہ
اہل دول اہل ہنگار اہل زبان اہل سنت اہل تشیع اہل شرع اہل صنعت اہل عرفان
اہل قلم اہل کلام اہل کتاب اہل مد اہل دنیا اہل اسرار اہل حس وغیرہ سب جمع ہیں
مگر آتش نے مفرد باندھا ہے رنج ہمارہ ہمیشہ اوسے شوخ کا نقش عداوت ہے
نظر آتا ہے آپس میں ہر اہل انجمن بگڑا ہوا

فائدہ یکصد و پنجاہ و ہفتم واجد علی شاہ جو کتاب بنی نواب آصف الدولہ کے عہد میں لکھی گئی اور اسکی
فصلیں جو کئی ہیں اون فصلوں کو مذکر لکھا یعنی فصل پہلا فصل دوسرا فصل تیسرا وغیرہ القیاس
اب یہہ ہوا کہ فصل جو بمعنی علم کی ہے مذکر ہو سکتی ہے اور مشہور اردو بھی کے خلاف ہے

دو گھوڑا - دو مولی - دو گاجر - اور تین گھوڑا - تین مولی - تین گاجر کہنا صحیح نہین ہے اور سیوا سے اہل بنگالہ اور پورب کے شاہ جہان آباد (اور لکھنؤ) مین کوئی اصطلاح نہین بولتا ہان دو گھوڑے دو مولیان دو گاجرین صحیح ہے

فائدہ یکصد و پنجاہ و سوم ادا کے لفظ کو صاحب دستور الشعرا نے صفحہ ۱۲ مین بمعنی پورا کرنا مذکر لکھا ہے اور مثال مین غالب کا یہ شعر دیا ہے جان دی دی ہوئی اوسیکی تھی * حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہوا + مگر یہہ مثال حق کے لفظ کی ہے نہ کہ ادا کی کیونکہ ہوا کی ضمیر حق کیطرف پھرتی ہے + اور صاحب لغات ہندوستانی نے صفحہ ۲۹ مین ادا کو بمعنی چکتا چکوتا پورا کرنا چکانا بیباق کرنا اسم مونث لکھا ہے + مگر حقیقت مین اس معنی پر ادا نہ مذکر ہے نہ مونث ہے جو چیز پوری کیجائیگی وہ چیز اگر مذکر ہے تو ضمیر فعل کی اوسیکی تبعیت کریگی اور اگر مونث ہوگی تو مونث کی + ادا کے لفظ سے کچھہ واسطہ نہین جیسے حق ادا نہوا - رسم ادا نہوئی وغیرہ

فائدہ یکصد و پنجاہ و چہارم پری کے لفظ کو صاحب دستور الشعرا نے صفحہ ۴۲ مین لکھا ہے کہ اس لفظ مین شعرا مختلف ہین + حالانکہ مؤلف کے نزدیک ایسا نہین ہے اور صاحب مفید الشعرا اور صاحب رضا دو پیکر دونون میرے ہم نوا ہین + دیکھو مفید الشعرا صفحہ ۴ معشوق کے جتنے القاب ہین مثل دلبر ستمگر بیداد گر شوخ گل باہ مہر محبوب گلعذار پری رخسار سیمتن گلبدن جنگجو خوبرو تندخو حور پری جلاد ستم ایجاد قاتل زہرہ شمائل وغیرہ سب کو شعرا مذکر لاتے ہین - اور صفحہ ۷۸ مین لکھتے ہین کہ پری کو بھی جہان شعرا معشوق کے معنی پر لاتے ہین مذکر استعمال کرتے ہین + اور صاحب رضا دو پیکر صفحہ ۲۴ مین لکھتے ہین جو لفظ واسطے معشوق کے مستعمل ہے مذکر ہے گو بذات خود مونث ہو + مگر رند کا کلام اسکے برخلاف دیکھا گیا کہ لگا عشق لعرت تو دیکھا وہ پری * پیادہ گھر سے کھلے سر برہنہ پا آئی دل بیمار شفا ہوگی ہراسان نہو * بال کھولے ہوئے وہ حور دکائی ہے + مولف کے نزدیک پری کی مثال تو صحیح کہ معشوق کے واسطے یہ لفظ آیا ہے مگر رند نے اگر معشوقہ عورت سے مراد لی ہو تو ہو سکتا ہے کہ اوسکو جنس پری مین داخل کیا اور ایسے مراد رند کے کلام مین بہت ہے اور حور کی مثال جو صاحب رضا دو پیکر نے دی وہ معشوق کے واسطے نہین ہے بلکہ اصلی حور سے

بقیہ حصہ

فائدہ یکصد و پنجاہ و یکم — یہ قاعدہ اور فائدہ یکصد و سوم اور یکصد و چہل و ہفتم
تا فائدہ یکصد و پنجاہم ایک ہی قبیل کے ہیں تھوڑے تھوڑے فرق کے سبب سے علیحدہ
لکھے گئے ۔ مقدرات اور مضمرات یا خبر نامعلوم اور محذوف کا بیان ہو چکا ہے فائدہ
یکصد و سوم میں لکھا گیا ہے تصریح اسکی یہ ہے کہ مقدرات و مضمرات مذکر کی مثالیں میں
چلتے اتفاق کیا ہے مذکر کی ضمیر دریا کا مر وغیرہ + اودھ پنچ ۱۸ اپریل ۱۸۸۹ء "اس
کنبہ کی لو کو کمشنری نے دریافت کرنے کے لیے بعض [illegible] نے یہ تشخیص کیا ہے" الصادرہ
سی ۱۸۸۹ء" ضمیر مذکر کا مرجع طریقہ وغیرہ + اودھ پنچ دوم مئی ۱۸۸۹ء "اللہ ہی
اللہ نے دنیا میں کس طرح جن ہیں کچھ بنائے ہیں مٹی + مگر جب فائدہ یکصد و چہل و
ہفتم اسکی ضمیر مونث نہیں ہو سکتی ہے جیسے کچھ بنائے ہیں مٹی + جس طرح جس پر اقسم
مذکر مرجع وغیرہ اودھ پنچ ۲۳ جولائی ۱۸۸۹ء "غرض جس طرح بس پڑا اس پر دیں ہی
دلداری کی" آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا + ضمیر مذکر عالم حال واقعہ نتیجہ وغیرہ
ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا + مگر آپکے لیے
گوارا کیا جائیگا + مذکر کا مرجع نقصان وغیرہ اودھ پنچ دوم مئی ۱۸۸۹ء "گو یہ کیا
اور لیلے تسلی نہ دے ملنے کی مہلت میں مگر آپکے لیے گوارا کیا جائیگا + اسی طرح
اور بھی حلے من چھین مضمرات اسی طرح کے آتے ہیں **مونث کی مثالیں** صاحب
دو یکرلے یہ لکھی ہیں - ہمارے اونکے خوب جمتی ہے + لے مرکی اور اڑائی + ہلکی
رسی + ہمارے اونکے بگڑی + اور بھی بے مرکی اور اڑائی ضمیر مونث بات وغیرہ
اودھ پنچ دوم مئی ۱۸۸۹ء "اور نہ ہی اچھی لے مرکی اور اڑائی + اطمینان سے گذر تی گئی
تو وفات عمر عزیز وغیرہ اودھ پنچ ۲ جون ۱۸۸۹ء "الرحمن جیسی طرح اطمینان سے گذر گئی
لے بھاؤ کی پڑی ہے ضمیر مونث جوتیاں جو تعلیں چھینٹیں وغیرہ اودھ پنچ ۲۳ جولائی ۱۸۸۹ء
"ہو صاحب پیر زادہ لے بھاؤ کی پڑی ہے کہ تو بھی یاد رہی + یہ تو ہوتی آئی ہے ضمیر مونث
بات رسم وغیرہ + اودھ پنچ ۱۲ جولائی ۱۸۸۹ء "یہ تو ہوتی آئی ہے" غالب
ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں

فائدہ یکصد و پنجاہ و دوم دریائے لطافت صفحہ ۲۱۲ + جسمیں جمع لونڈی کی
ضرورت ہے اوسکو واحد کے طریق پر بولنا چاہیے ایک گھوڑا - ایک بلی - ایک کا سر کی طرح

۵ بیج اور بھی ... سمجھتا ہے وہ کیا جھوٹے موٹ ۔ جا بیج بیج اگر اور دو نے کہا جھوٹی ...
مگر میرے نزدیک ... ثانی میں کوئی سخن محذوف ہے یعنی اور دو نے اگر کوئی سخن کہا جھوٹ موٹ
اس صورت میں کہا تا قافیہ الف سے ہوگا ۔ اور اگر کوئی بات کو محذوف سمجھیں تو کہا کی جگہ کہی کہینگے
پس ... نہ مذکر ہے نہ مونث بلکہ ایک صفت ہے سخن یا بات کی ۔

فائدہ صد و بست و ہفتم ۔ مارے اصطلاح اردو میں بمعنی افراط کے مستعمل
ہے یائے مجہول ہے بصیغہ مذکر ۔ اگرچہ لفظ مذکر مونث دونوں کے اسم
ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جیسے مارے تجابّ کے اور مارے شرم کے ۔ حجاب مذکر ہے
اور شرم مونث ۔ مگر مونث کے لئے یائے معروف نہ کہینگے ۔
اور مارے بمعنی تواتر کے بھی آتا ہے ۔ ناسخ ۵ جبیں کیونکر نہ میں مار سجدوں کے
نہ گھس ڈالیں ہوا ہے پر سے سنگ آستاں سے پرِ صنم پیدا ۔

فائدہ صد و بست و ہشتم ۔ مقدرات مونث و مذکر کی بھی تبدیلیاں بھی ایسی
ہوتی ہیں ۔ اور فعل سے ان کی تبدیلی کا ظہور ہوتا ہے مثلاً اودھ پنچ ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۹ء
میں لکھا ہے " میاں تمہاری عقل ماری گئی ہے ۔ ہیں ... سمجھا گیا ہے ۔ اسمیں
سخن یا امر وغیرہ مقدر ہیں " اور اسکو " سوجھی گیا ہے " یائے معروف سے بھی کہتے
ہیں اسمیں بات مقدر ہے ۔

فائدہ صد و بست و نہم ۔ اچھا ایک کلمہ ہے کہ تسلیم کر لینے کے مقام پر
اردو میں بولا جاتا ہے مثلاً صاحب اچھا ۔ یہ ہمیشہ مذکر ہی بولا جائیگا کبھی بہت اچھی یائے
معروف سے نہ کہینگے ۔

فائدہ صد و سی ام ۔ کبھی مصدر بھی مقدر ہوتا ہے جیسے اودھ پنچ ۱۴ اکتوبر
۱۸۷۹ء میں ہے " جہاں تک الغم ہو سکیگا نہ فیدا [illegible] لوٹینگے " یعنی لوٹنا
ہو سکیگا ۔ اس مقام پر ہو سکیگی نہ کہینگے ۔

نقطہ واحد	ملابلی	حروف									معاـــــــــے
کاواں	معہ ملابلی مس ہوگی										
بیواں	العشا										
انیسواں	لسٹھوس	سے	پر	کو	میں	نے	کا	کی	کے	تک	تاعن
آلواں	آلوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
حالواں	ہالوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
سرہالواں	سرہالوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
سالواں	سالوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
ملالواں	ملالوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
کیراں	کیرہیں	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
دہواں	دہوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
پاکھواں	پاکوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
سالواں	سالوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
آٹھواں	آٹھوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
نواں	نوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃
دلسواں	دسوس	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃

واضح ہو کہ ضمیر اد کے لیے اگر شئے مذکر ہو تو پاکوس سالوس وغیرہ میں ملے مجہول ہوگی ۔ اور اگر شئے مونث ہو تو یہ یائے معروف ہوگی جیسے حلّا مرشِ میں اور نوس اور اسکی بعد الو اسیر ستمبوں ہم اُنکی قابل رعب برابر ہے ÷ دہواں ہمارا اصلاً نوس سے نکالیں ÷

فائدہ صد و چہل و ہشتم ۔ صاحب دو بیکر نے حموت مونث کو کہ دہلی کا محاورہ ہے بجائے حموت مونث کہ لکھنؤ کا محاورہ ہے) موت لکھا ہے اور ظفر کا شعر سند میں دیا ہے

فائدہ صد و چہل و سوم - بعض الفاظ باوجود مونث ہونے کے بترکیب دیگر مذکر ہو جاتے ہیں - جیسے گرد باد کہ حقیقت میں باد بحدہ کا ترجمہ ہے - اصل میں باد کا لفظ ہے اور یہ مونث ہے - تو گرد باد کو بھی مونث ہونا چاہئے - مگر مذکر بولا جاتا ہے - ناسخ شعر
لے صاف سرو چراغاں بنا دیا + اوٹھا جو گرد باد ہمارے غبار کا + خلال شعر صحرا میں پیری کم روی کا اثر یہ ہے + ہر گرد باد شعلہ جوالہ ہو گیا + اسی طرح دستر خوان یا دستار خوان کا حال ہے کہ دستار مونث ہے - اسکو بھی مونث ہونا چاہئے - مگر مذکر استعمال ہوتا ہے - مصرعہ طلسم سنہ ۳ - ہمود دستر خوان پر جا سب ہوا تھا - کسی نے کنارہ کیا تھا -

فائدہ صد و چہل و چہارم - کسی ایک ہی معنی کا لفظ بلکہ ایک ہی لفظ - مذکر مونث کی علامتیں لگانے سے مذکر مونث ہو جاتا ہے - جیسے پرچھاواں مذکر ہے - اور پرچھائیں مونث - آتش شعر چہرہ آئینہ ہے گل عکس ہے رخسار گلگوں کا + رہا جو سرو پر چھاواں ہی تیرے قد موزوں کا + رند شعر اوڑی ہے تیرے دیوانے سے عالم کو گزند + سائے کی پرچھائیں بھی سودائی کی +

فائدہ صد و چہل و پنجم - جناب جلال نے کارآمد مصرعوں میں لکھا ہے کہ جس کلمہ کے آخر میں لفظ واں ہے وہ بیشتر مذکر بولا جاتا ہے - مانند کاروان - سیچواں - لٹھواں - آنواں - حمالوان - برچھالواں - سائبان - پلاواں - کنواں - دہواں - پانچواں - ساتواں - نواں - دسواں - وغیرہ - سوا اسکے بس لوان کے کہ مونث ہے -

مصنف [illegible] عرض کرتا ہے کہ میں اس قاعدہ کو مع استثناء مذکور کے اوپر لکھ چکا ہوں - اس مقام پر جن جہان کے لکھنے سے [illegible] مطلب یہ ہے کہ جناب جلال نے ان لفظوں کی جمع کی صورتیں میں [illegible] ملا کر انکی جمع میں [illegible] اختلاف ہے - واضح ہو کہ الفاظ مذکر کے حروف [illegible] وان [illegible] جمع [illegible] بعض بعض صورتوں پر جمع کے وقت خود لفظ کے آخر حروف میں [illegible] ہو جاتا ہے - [illegible] لفظ [illegible] - اس میں بہت کا فرق سا ماہرں -

ضمیر تثنیہ قرآن کی طرف پھیری ہے نہ کہ لوح کی طرف - لوح مذکر نہیں ہے

فائدہ چہل و یکم - لفظ مذکر کے لئے اکثر علامت تانیث ضرور نہیں - حروف اشارہ وغیرہ سے اوسکی تانیث ظاہر کر دیتے ہیں - آتش ؎ چاشنی دونون کی چکھی ہے جو حق تلخ ہے ٭ اون لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی تھا ٭ بھائی شیرین جانتا تھا مگر فقط اوان سے کے لفظ سے کام نکال لیا -

فائدہ چہل و دوم - صاحب مفید الشعرا لکھتے ہیں - کہ طوطی ایک کنایہ خاص کے معنی پر جو آتا ہے مذکر بولا جاتا ہے بحر مرحوم ؎ شہرہ ہے اوس سبزہ رخسار کا ٭ خوب طوطی بولتا ہے یار کا ٭ برق ؎ کیا بولتا ہے طوطی شیرین مقال یار ٭ شہرہ جہان میں ہے خط بے مثال کا ٭ وزیر ؎ ہے شعبدہ ہم عقل ٭ طوطی ستون کا بولتا ہے ٭ اور جہان اپنے معنی تحقیقی پر آتا ہے مونث استعمال پاتا ہے - رشک ؎ طوطی سبزہ خط صاف بھی کہتی ہے ٭ ہے یہی آئنہ عارض جانان اب تک ٭ بحر ؎ آئنہ ہوتا ہے منہ دیکھکے پانی پانی ٭ طوطیان ہوتی ہیں سنکر تری تقریر سفید ٭

بندہ صغیر بلگرامی کہتا ہے کہ میں پہلے اسکی تصریح اس کتاب کی فصل مختلف فیہ کے چوتھی بیان میں کر دی ہے کہ بعض الفاظ واحد مذکر بولے جاتے ہیں - اور جمع اونکی مونث مستعمل ہوتی ہے جیسے لفظ مذکر واحد اور لفظیں مونث جمع - اسیطرح طوطی مذکر واحد - اور طوطیان مونث واحد - (دیکھو بیان ہمارا فصل مختلف فیہ) اور جناب جلال نے کنایۃ جو لکھا ہے اوسکی حقیقت یہ ہے کہ کسی کا طوطی بولنا - محاورہ ہے شہرہ ہونے کے معنے پر - تو اس معنے پر اور اصلی معنی پر دونون طرح طوطی مذکر واحد ہے - کنایہ و نایہ اسمین کچھ نہیں - اور رشک کے شعر کی سند جو دی گئی اسکو ماننا مشکل ہے کیونکہ طوطی سبزہ خط صاف بھی کہتا ہے ٭ بھی ہو سکتا ہے اور دوسری غلطی کتابت ہے یہ مثال کافی نہیں - حضرت جلال ایسی مثالین [illegible] -

ساتھ لگنے سے مؤنث ہی بولی جاتی ہیں۔ مگر بعض مرتبہ جب اسم محذوف یا مقدر ہوتا ہے
اوس وقت ایکا یا ایکی کا محل خیال رکھنا دشوار ہے۔ اور وہ اسمائے محذوف مثل
مرتبہ پلہ دفعہ تان آم وغیرہ مذکر ہیں اور بار دفعہ وغیرہ ہیں۔ مگر عوام بار او
دفعہ کو مذکر اور مرتبہ کو مؤنث بول جاتے ہیں۔

فائدہ صد و بیست و ہشتم۔ بعض مرتبہ فصحا اور اساتذہ مسلم الثبوت ہی مذکر و
مؤنث میں دھوکا کھا جاتے ہیں جیسے حضرت آتش نے معروف کے لفظ میں کہ مؤنث
وہی لکھا تھا ۔ شعر۔ عرب میں اوسکی داب ناک سے + اور بولتے ہیں ہوش ہوا ان
ادراک کے + اور حضرت انیس نے چال بھی رفتار کے لفظ میں کہ مؤنث ہے ۔ شعر
دب دیکھے ہے بیرے ہی اقبال سے اوسکے   میدان میں تماشہ ہوا چال سے اوسکے
اللہ اس سے ان لوگوں کی اوستادی نہیں جاتی۔ یہ لسرت ہے

فائدہ صد و بیست و نہم۔ لکھا بکسر لام و فتح کاف تازی مشدد مخلوط اللفظ
بمعنی بخت و نصیب ۔ مذکر ہے اور بخت اور نصیب ہی مذکر ہیں۔ مگر قسمت کو کہ بمعنی
نصیب مؤنث ہے بخت اور نصیب کی طرح قیاس کرکے۔ لکھا کے مقابل ہی لکھی ۔
کہینگے۔ اس معنی پر فقط لکھا ہی مستعمل ہے۔ لا اعلم ۔ شعر۔ خط وہ بھیجے رقیب کا لکھا
یہ ہی اپنے نصیب کا لکھا + اس شعر میں لکھا بمعنی نوشتہ مقدر ہے۔ مگر صبا کے اس شعر میں
تحریر ان استادات ۔ شعر۔ لیلی کی لیا خبر ہی۔ کون جانتا تھا + لیلی کے ساتھ تیر کا محبوس ہو آ
ہوگا + دوسرے مصرع میں لکھا بمعنی بخت و نصیب ہے۔ اور کہیں لکھا تخفیف کاف ہی مذہبا ہے اکثر
بیچا ہوں ہے کے لکھے لکھکے ونلی لپسرکو خط + یہ بھی لکھا کہ ڈاک میں لمر بدل گیا + یہی یہی معنی

فائدہ صد و سی ام۔ چہلم۔ صاحب دو پیکر لوح کو مذکر اور مؤنث دونوں لکھے ہیں
اور مذکر کے لئے اسیر نہیں نے اس شعر کی کہ سند دی ہے ۔ شعر۔ زر وہ ہے اہل حق کو ہی ملتا ہے
آبرو + لوح طلا سے ذلعہ تحریر قرآن چمک گیا + حالانکہ اس سے تذکیر ثابت نہیں ہوتی۔ فعل میں آتا ہے

شاید سہو سے لکھا گیا - یا دہلی میں ایسا ہی ہو - مگر لکھنؤ میں تو افیون کو مونث ہی بولتے ہیں
فائدہ صد و سی و چہارم - لغات ہندوستانی میں افزود بمعنی زیادہ ہوا اور کم
مذکر لکھا ہے - حالانکہ اسکی تذکیر کی کوئی وجہ نہیں ہے - کیونکہ افزود کا لفظ بغیر مقدار اور تعداد
محدود کے معنی نہ دیگا - اور مقدار اور تعداد کے واسطے شئے کا ہونا ضرور ہے - پس اگر
شئے اگر مذکر ہے تو فعل میں تذکیر ہوگی جیسے ؎ وہ بعد اک مہینہ کے موجود ہو لیا * الفت
اوسکے وعدے میں افزود ہو گیا - اسیطرح اگر وہ شئے مونث ہے تو فعل میں تانیث ہوگی مثلا ؎
تیری صورت جب تک اپنی آنکھ سے مفقود تھی   عمر کی تعداد میں اوتنی گھڑی افزود تھی
یا جیسے ایک من سے سیر بھر پستہ افزود ہوا - اور آدہ سیر کشمش افزود ہو گئی -
فائدہ صد و سی و پنجم - صاحب لغات ہندوستانی نے افیون کو مذکر اور افیم کو مونث
لکھا ہے - مگر اسکی وجہ نہیں معلوم ہوتی - یہ بھی مثل آس مراد - اور آس اولاد کے سمجھنا چاہیے
(دیکھو فائدہ صد و سی و سوم) یعنی سہو ہو گیا - درحقیقت افیون جمہور میں مونث ہے - اور دہلی میں
ہو تو ہو - مگر لکھنؤ میں مونث ہی ہے - وزیر ؎ گلشن میں کیا اشارہ لیا خال یار نے *
افیون باغبان کو دی کوکنار نے * لیجیے دہلی میں بھی مونث ہی ہے ظفر ؎ عدو کے ہاتھ سے
تر ساغر سے وان پیئے گا تو * تو سن لیجو یہاں ہم نے بھی افیون کھائی ہوویگی * اور افیم
غلط العوام اور ساقط الاعتبار ہے -
فائدہ صد و سی و ششم - لغات ہندوستانی میں - امسال بکسر الف و سکون میم
و فتح سین تا الالف و لام کو مذکر لکھا ہے - اسکی بھی وجہ نہیں معلوم ہوتی - اسکی تذکیر کی تو
کوئی حاجت نہیں - کیونکہ اگر یوں کہا جائے کہ (امسال آئیگا تو فلان کام کیا جائیگا) تو خلاف
محاورہ ہے - بلکہ اس مطلب کے لئے یوں بولینگے (اب کا سال آئیگا الخ)
فائدہ صد و سی و ہفتم - اکا بائے مجہول مذکر ہے لئے - اور اکی بہائی مونث
مونث لئے مستعمل ہے جب اسکے ساتھ اسم مذکر یا مونث ہو تو کوئی قید نہیں لیک

کہ یہ کا اسمیں علامت مذکر ہے مگر مرد کے واسطے - اور اگر عورت کو کہینگے لو کا کے
بدلے کی آلو لینگے - اس صورت میں اسم مذکر کہاں رہا - بلکہ مذکر و مونث دونوں میں یہ
محاورہ مشترک ٹھہرا - اسیطرح اپنے نام کا ایک اور اپنے نام کی ایک ہی ہے -

فائدہ صد و سی ام - بہت سے محاورے ہیں کہ وہ مونث ہی بولے جاتے ہیں
اونکی تذکیر جس نہیں رہتی جیسے ابھی ہمت کر لی یا ایسی ہی کی اسکی جگہ اپنا سا منہ کر لیا
اور اپنا سا کیا - کہینگے -

فائدہ صد و سی و یکم - بہت سے محاورے ایسے ہیں جنمیں اصلی لفظ محذوف یا مقدر
ہوتا ہے - اور وہ محاورہ بحسب تقدیر مذکر یا مونث بولا جاتا ہے جیسے ابھی گرہ کا مذکر
یعنی مال یا روپیہ یا نقد - اور اسیطرح ابھی سی کر لی یعنی محنت مذکر - اور اسیطرح آٹھویں
ساتویں اسمیں دن کا لفظ محذوف ہے یعنی آٹھویں ساتویں دن - زند شعر
بروصحت بہ وہ الف بہ مدارات رہی　　آٹھویں ساتویں کی مجھسے ملاقات رہی
یہاں مراد ہفتہ عشرہ سے ہی ہے - اور اسیطرح دسویں یا دسویں محرم میں تاریخ کا
لفظ محذوف یا مقدر ہے - دبیر شعر دسویں ہے روز جمعہ ہے وقت نماز ہے + روزے
سا بنہ کا سوکھے پیا ہے + یعنی دسویں تاریخ محرم کی - اسیطرح سحر کا شعر
ٹھاٹ لو جہدی کے تھے جب کہ نویں ہوتی تھی + لشتہ جب کہا پکو کہتے تھے نہیں ہوتی تھی + یہاں
نویں تاریخ ربیع الاول سے مراد ہے -

فائدہ صد و سی و دوم - اوچٹائی گیرا - اسم مذکر ہے - اسکی تانیث الف گرا کر
ی کا لفظ لگا لینے سے ہوتی ہے - اوچٹائی گیری -

فائدہ صد و سی و سوم - لغات ہندوستانی میں آس اولاد بمعنی بال بچے
مونث اور آس مراد بمعنی کل اولاد مذکر لکھا ہے - حالانکہ اسکے اختلاف کی کوئی وجہ
نہیں - کیونکہ آس اور اولاد جسطرح مونث ہیں اوسیطرح آس مراد بھی مونث ہیں -

دوا آیا ہے میرا رات تجوا تیرے آنے سے جبہ یا بوسی ہوئی ہے اشعار مرکب تھا باشتیاق خواب تھا
یعنے تیرے آنے کی جبہ یا بوسی ہوئی) مونث کے لیے (کی) اور مذکر کے لیے (کے) لانا ہوتا
اسمین جسکے سبب اس تبدیلی کی کوئی حاجت نہ تھی +

فائدہ دو صد و بست و ششم کبھی مصدر کی جگہ امر ہی لاتے ہین اور علامت تذکیر
و تانیث دور کر دیتے ہین جنکا سبب مذکر مونث دونون کا کام نکلتا ہے + بحر ۵
[illegible] نا دانی سے مہ لفظ آتا نہین ‌ ✽ وہ دل بھی کہاں کہ سوتا مشاہدہ ہوگیا ✽ یعنے
[illegible] ٹانا [illegible] ہونا لفظ آنا نہین چاہیئے تھا +

فائدہ دو صد و بست و ہفتم علامت مفعول یعنے (کو) اگر جمع مین لگادی جاتی ہے
تو فعل کو واحد بنا دیتی ہے یعنی فعل مین جمع کی حاجت نہین رہتی + جلال ۵ ہم کو
ہم عاشقون کو سلامل سے بنا تھا ✽ اگر ہم ہوش مین ہوتے تو آہنگر کو سمجھاتے ✽ یعنی
اگر علامت ہوتا اور (کو) نہ لگایا جاتا تو (بنانے تھے) کہنا ہوتا یعنے فعل مین بھی علامت
جمع لگائی جاتی +

فائدہ دو صد و بست و ہشتم کچھ ضرور نہین کہ جس اسم مذکر مین الف تذکیر ہو اوسکا
الف یائے معروف سے تبدیل کرکے اوسکی تانیث بھی بنائی جاوے بلکہ دونون کے
معنے الگ الگ ہو سکتے ہین اور ایک تذکیر اور ایک تانیث کہا جا سکتا ہے جیسے ابرا ضد
استر اور ویلن مذکر مستعمل ہے اب ابری [illegible] اسکے سبب سے مونث نہ سمجھین گے بلکہ
ابری اسم مونث ایک قسم کا رنگدار کاغذ ہوتا ہے جسپر ابر کی طرح نشان بنائے
جاتے ہین اور اوسکو کتابون کی جلدون پہ چمڑی کی جگہ لگاتے ہین انگریزی مین
اوسکو ماربل کہتے ہین +

فائدہ صد و بست و نہم صاحب لغات ہندوستانی لکھتے ہین (اپنی بات کا
ایکسی) اسم مذکر معنی اسکی بات کا بچار راسخ القول ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ

آنکے دیسا تھا مرا تن اب اُبھرا ہوگیا ۔ کیا معنی کس بات کی بحر سے کیا لکی ہے رکت شتیا
تیری ۔ حام سب حوض میں حم چلتے ہیں انداز اسے میں ۔

فائدہ صد و بست و دوم اسیطرح ایسا کی جگہ (یہ) کا لفظ لاتے ہیں جو مذکر
اور مونث دونوں میں کام دیتا ہے ناسخ ۔ یہ دہن ہے تنگ اوسکا جو بولا ہوتے ہی
دستگے کہنے یہ لڑکا سیدھا یاں پیدا ہوا ۔ اسیطرح یہ کچھ بجائے ایسا یا ایسی یا اسقدر
لاتے ہیں ظلم ۔ الہٰی بتوں کی یہ کچھ بدگمانیاں ۔ کعبہ بلا و ساتھ مرے برہمن ہوا ۔

فائدہ صد و بست و سوم کبھی مذکر و مونث سے بچنے کے لئے (کیا ہی ہے) کا
حملہ استعمال کرتے ہیں جو دونوں میں کام دیتا ہے یعنی کیا یا کیسا اچھا ہے مذکر کے لئے
اور کیا یا کیسی اچھی ہے مونث کے واسطے ہے مگر کیا کے ساتھ (ہی) کے لگانے سے تذکیر
اور تانیث دونوں میں ایک ہی حملہ کام آگیا ناسخ ۔ کیا ہی ہے خاک کی ملنی
سنہری رنگت ۔ کبھی اکسیر سے ایسا نہوا زر پیدا ۔ محرم میں کیا ہی تو رکی جگیاں ملی
ہے ۔ دکھلی کے پرستاروں کی آنکھیں کریں سکے پاؤں ۔

فائدہ صد و بست و چہارم حالت تشبیہ میں کسی چیز کو جس چیز کے ساتھ تشبیہ
دیجائے تو اگر وہ چیز جسکے ساتھ نسبت رکھتی ہے اور اوس نسبت میں علامت جمع
ہے اور اوس [illegible] اول سے ہے ۔ چیز کو اور اوسکو جسکی تشبیہ اوس چیز سے دی گئی ہے واحد رکھیں تو
جیسے ناسخ فرماتے ہیں ۔ امام ۔ امرم ۔ حرم میں چاندنی سے کیا خوش ہوں ۔ طلوع ہے ہر
در کا ۔ چاندنی جس چیز کو تشبیہ دروشنائی کی ہوئی اور چادر جس چیز سے تشبیہ دی دونوں واحد
ہیں اور چادر تربت کیطرف منسوب مذکر ہے اور تربت میں علامت جمع لگائی ہے
ی رسول ۔

فائدہ صد و بست و پنجم کبھی (کی) جو علامت اضافت کی ہے (سے) کے ساتھ
حالت ہے جس سے مذکر و مونث دونوں میں ایک طرح اوس کا استعمال ہوجاتا ہے ۔

تحتانی مجہول سے بدل دیتے ہیں اور (پہلے) بروزن (ایسے) ہیں تقریر میں تو جاری ہے
مگر تحریر میں کبھی نہیں شعر میں کبھی مولف نے (پہلے) کا قافیہ بندھا ہوا دیکھا ہے اسوقت
وہ شعر یا شاعر ذہن میں نہیں اور نہ شاعر کا نام یاد ہے + غرض دہلی یا لکھنو میں اس حرف کا
بھی اختلاف ظاہر ہے کہ لکھنو میں (پہ) بغیر یاے تحتانی یا ہے تحتی سے اور دہلی میں
(پہے) یاے تحتانی مجہول سے لیتے ہیں + اور اس (پہ) یا (پر) کے معنے واسطے کے بھی
ہیں جیسے فارسی میں (براے) کہتے ہیں + آتش نے اس شعر میں (پہ) اور اسکے معنے واسطے
کے دونوں کی مثال موجود ہے ؎ لاکھوں نے کاٹ کے سر رکھدیے قاتل کے حضور +
انگلیاں ہوگئیں پہ سست پہ جو دو چار جدا +

فائدہ شعرا جو فصیح ہیں کبھی کبھی ایسا لفظ استعمال کرتے ہیں جو مذکر اور مونث میں
یکساں کام دے جیسے لفظ (کیا) جو علامت تشبیہ کے لئے آتا ہے مذکر کے لیے ہے اور
اسکے الف کو جب یاے معروف سے بدل دینگے تو مونث کے لئے ہو جائیگا + کبھی کسی
جا (کیا) اسلیے [illegible] سبب تبدیلی واقع نہیں ہوتی اور مذکر اور مونث دونوں سے
کام آتا ہے جیسے ناسخ فرماتے ہیں ؎ گرد ہے کیا عکس تیرے روے آتشناک کا + بائیں ہیں
پشت کا معدوم سیماب پارہ ہوا + عکس مذکر ہے معنے یہ ہوے کہ عکس روے آتشناک کیا گرم
ہے اور مونث کے لیے یہ شعر ؎ کیا بات نکالی ہے خط یار نے [illegible] + مضمون وصال بنتا
نہیں دکھائی دیا ہے + یعنے بات مونث ہے معنے یہ ہوے کہ کیسی بات نکالی ہے +
قلب [illegible] اور [illegible] کیا - کئی معنی پر مستعمل ہوتا ہے - کیا بمعنی شاید ناسخ ؎ چشم بد دور
آج آئے [illegible] کیا کمال ہوا + سبزۂ خط کیا غزال چشم کا چارا ہوا + دوسرے
مصرع کا کیا بمعنی شاید ہے [illegible] ؎ [illegible] کیا اسکو + رنگ بدلا جو [illegible]
لیا - کیا [illegible] ناسخ ؎ ابر [illegible] کیا چشم [illegible] + [illegible] کنارہ
جو ہم دیار [illegible] کیا بجا ہے [illegible] کیا دکھائی ہے [illegible]

کہ تبدیلی (ا) یا (ہ) کی یائے مجہول سے بطور ہندی کے ہے + اور جب اضافت یا عطف
واقع ہوا تو وہ لفظ فارسی ہو گیا اور فارسی میں (ا) یا (ہ) یائے مجہول سے نہیں بدلی +
اسی لئے فصحا ایسے موقع پر حروف روابط کے استعمال سے بچتے ہیں اور بحالت اضافت
و عطف لفظ + اوسکے آگے حروف معنوی کو نہیں لاتے لیکن ذوق دہلوی نے اسکا
خیال نہیں رکھا اور فرماگئے ؎ کوسوں گیا تنگی زمانہ کو دکھ نہیں جائے سرا و ٹھکانے کو
تنگی میں اضافت واقع ہے اسلئے زمانہ کی ہائے مختفی یائے مجہول سے بدل نہیں سکتی +
اور سرا و ٹھکانے کا قافیہ (کہ حسب قاعدہ ہندی اسکی (ہ) یائے مجہول سے بدلگئی ہے) اسکے
مقابل یائے مجہول چاہتا ہے اور حسب محاورہ باوجود بیقاعدہ ہونے کے زمانہ کو اپنی
طرف کھینچتا ہے اور قاعدہ کے رو سے زمانہ اودھر جا نہیں سکتا + غرض یہ قافیہ عجب
کشمکش میں پڑکر آخر او ٹھکانے کی تبعیت کرتا ہے اور تنگی زمانے کو لوٹنا پڑتا ہے + یہی حال
آب و دانہ کا ہے کہ واو عطف کے سبب سے اسکی (ہ) یائے مجہول سے نہیں بدل سکتی +
ناچار عطف کو نکال دینا پڑتا ہے + شاعر کو ان باتوں کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ جس
لفظ میں الف تذکیر یا ہائے مختفی ہو یعنے جو الف یا ہائے مختفی یائے مجہول سے بدل سکتی ہو
اوسکے آگے اگر حروف معنوی لانے کی ضرورت ہو تو اوسکو مضاف مضاف الیہ یا
معطوف معطوف الیہ وغیرہ نہ کریں نہیں تو یہی حالت ہوگی + اور اسیطرح در[illegible]
فائدہ صد و بستم (پہ) کا حرف بلندی کے معنے دیتا ہے فارسی میں (بر) [illegible]
موجود سے کہتے ہیں اردو میں یہ حرف مخفف بھی آتا ہے یعنے (پہ) [illegible] گرکر +
بضرورت وزن + لکھنؤ میں ناسخ تک نے تو جائز رکھا + مگر رشک نے اس تخفیف
ناجائز قرار دیا اور اپنے کلام سے اس تخفیف کو خارج کر دیا + لیکن خواجہ وزیر
اور بحر سحر وغیرہ شاگردان ناسخ نے ناسخ کی تقلید کی + اور دہلی میں رائے مہملہ کو ساقط
کرکے ہائے مختفی کو جو واسطے اظہار حرکت ماقبل کے لکھی ہے ضروریات سے ہے یا

جائز نہین مگر عوام اسکا خیال نہین رکھتے +

فائدہ صد و شانزدہم اور حالت جمع مین لفظ مونث کی جمع جب فعل سے ثابت کرینگے تو علامت تانیث کا لانا مستحسن ہے اور نہ لائین تو بھی خلاف محاورہ نہین جیسے ظفر کہتے ہین

ع جس سے چار آنکھین تری اے آفت جان ہو گئین ؎ تیر سی اوسکے جگر کے پار مژگان ہو گئین

(یہان مژگانین ہو گئین چاہتا تھا)

فائدہ صد و هفدہم جب دو لفظ مذکر و مونث باہم آتے ہین تو فعل مین خواہ بے اسم صفات یا بسبب اسم صفات کے آجانیکے اونکی ضمیر بصیغہ مذکر بولی جاتی ہے ظفر ع گو جلا پروانہ جلد اور شمع نے دیر کی ؎ لیکن آتش سے محبت کی جلے دونون ہی ہین ؎ داغ ع خوشنما عارض پر ہے تیرے خط بھی ہے اور زلف بھی ؎ لگتے نظرون مین مری کافر بھلے دونون ہی ہین دیکھیے پہلے مین ضمیرین مذکر کی ہین اور پروانہ کے ساتھ شمع اور خط کے ساتھ زلف مونث ہے مگر پہلے شعر مین بے اسم صفات اور دوسرے شعر مین اسم صفات کے سبب سے کافر کا لفظ ہے ضمیرین مذکر ہو گئین +

فائدہ صد و هیجدہم جب کسی لفظ مذکر کے آخر مین حرف علت ہوتا ہے اور اوس لفظ کو جمع کرنا ہوتا ہے یا حروف روابط کے آنیکے سبب سے گرانا ہوتا ہے تو بقاعدہ الف غیر اصلی عین بھی یاے مجہول سے بدل جاتا ہے ظفر ع خیال آجاتا ہے جسوقت ترے قد موزون کا ؎ تو مصرع آہ کے کیا کیا ہمارے دل سے ڈہلتے ہین + لا اعلم ع رکھا جو اپنے ہاتھ کو اک وزن ہو گیا ؎ مصرع کو تمنے سرو کے موزون بنا دیا ؎

فائدہ صد و نوزدہم + حروف روابط یا حروف معنوی جب ایسے لفظ مذکر کے ساتھ آتے ہین جن مین الف یا ہاے مختفی ہو تو اوس الف اور ہاے مختفی کی تبدیلی تقریرا اور تحریرا یاے مجہول سے ضرور ہوگی + مگر جب اوس لفظ مین مضاف مضاف الیہ یا عطف واقع ہو تو وہ الف اور ہاے مختفی یاے مجہول سے بدل نہین سکتی + وجہ اسکی

یہاں اسکا گمان ہو کہ قریب ضمیر مذکر کی ہے اسلئے لگا میں علامت مذکر لگائی گئی + مطلب یہ کلیہ سمجھایا ہے کہ جو لفظ اگر عورت کے لفظ کے ساتھ ہو تو ضمیر فعل مذکر ہی کہی جائیگی +

فائدہ صد و چہاردہم کبھی اصلی دو چیزوں کو بصیغہ واحد ہی بامدتی جیسے نواب مرزا لکھنوی کان کے لفظ کو کہ دونیں واحد باندھا ہے ؎ رسکہ رہتا ہے آپکا اوسکے درمیان صداے دربہ در در دو اسا کان لگا + اور اسیطرح آنکھہ کہ دو میں جواحد وزیر کہتے ہیں ؎ دم بھر جو دیکھے مجھے ای رشک پری آنکھہ + مرگاں سکے ربا ویسکرے نوحہ گری آنکھہ + ناسخ ؎ ایسی تری موتی کی لڑی ہے جو لڑتی آنکھہ + توڑے گی لی ای جاں سا اشکوں کی لڑی آنکھہ + آتش ؎ خوب آگاہ ہے نظارے کے دستور سے آنکھہ + بہ شکوہ ہے لڑا استحکام آنکھہ + ولی ؎ کسر مہ سے تری یار کی جادو سے بھری آنکھہ + دیوانہ ہوا ہے کہ دیکھی وہ پری آنکھہ + اسکے وجہ یہ ہے کہ دونوں کان اور دونوں آنکھوں سے ملکر ایک ہی فعل ایکہی دفعہ واقع ہوتا ہے اسلئے انکے واسطے فعل میں جمع اور واحد دونوں ضمیریں آتی ہیں +

تنبیہ اگر کہا جاے کہ یہ وجہ درست نہیں کیونکہ رخسار بھی دو میں اور اونکی ضمیر فعل میں جمع دونوں طرح آتی ہے۔ آتش ؎ راہ ہستی میں ہیں رخسار جسم سے زندگی + تارہ دم کرتا ہے مسافر کو ہے تکیہ راہ کا + کہ ایک ہی رخسار کا عشق تھا یہاں دونوں رخسار مراد نہیں ہے کیونکہ تکیہ سے مثال دی ہے اور تکیہ واحد ہے + اسکا جواب یہ ہے کہ رخسار سے مراد تمام چہرہ ہے بھی ہو سکتی ہے اسلئے دونوں کو ایک قرار دیکر باندھا + اور اسیطرح حالم عاصی فعل واحد علی شاہ نے گیسو کو مفرد باندھا ہے ؎ گیسوے حمرا اوسکے رخ پہ جل کھانے لگا + جسے عشاق پرس سانپ لہرانے لگا +

فائدہ صد و پانزدہم حالت جمع میں لفظ مونث کے لئے جب علامت تانیث جمع تانیث کر دی تو فعل سے اوسکے جمع تانیث نہیں کرتے + جیسے ظفر ؎ ٹہلا دی دل سے ظفر اور مذکرہے سارے + وہ یاد رکھہ کہ جو میں اوسکے ماں کی باتیں یہاں (یاد کیں باتیں) کہا

اسمیں سبب کا لفظ محذوف ہے - یہاں وجہ کا لفظ بھی محذوف ہو سکتا ہے جو مونث ہے
مگر سامع کو ہرگز خیال وجہ لفظ کا نہ ہوگا بلکہ یہاں حسب محاورہ سبب ہی کا محل سمجھیگا -
درخشاں شاگرد اسیر ؎ سادہ لوح اوسکی روشن ہے مگر تم ہو آئینہ ہر دم جو
ہوتا ہے مقابل کیا ہوا ۞ یعنے کیا حرج ہوا کیا نقصان ہوا واضح ہو کہ ایسے مقام پر ضمیر
مذکر ہی کا استعمال ہوگا مونث کا استعمال ہرگز جائز نہیں اگرچہ بات کا لفظ محذوف ہو سکتا ہے

فائدہ صد و یازدہم اور علامت متکلم اگر محذوف کی جائیگی یعنے (ہمین) تو مذکر کے
لئے مذکر کی ضمیر اور مونث کے لئے مونث کی ضمیر فعل سے ثابت کی جائیگی جسطرح انعام
موصوف کی اس شعر میں ؎ حسن کی سرکار میں لینے کے دینے پڑ گئے ۞ آبرو جاتی رہی
بوسے کا سائل کیا ہوا + یہاں متکلم مذکر ہے + اسلئے ضمیر مذکر آئی اور اگر متکلم مونث ہو تو ضمیر
مونث کی آئیگی جیسے ؎ آبرو جاتی رہی بوسے کی سائل کیا ہوئی ۞ اور محذوف ان دونو نظیروں
میں ہم کا لفظ ہے +

فائدہ صد و دوازدہم جمع کو بصیغہ فعل مفرد بھی باندھنا جائز ہے + سہیل سید محمد
فیض آبادی ؎ درد فرقت سے شب و [illegible] گریاں آنکھیں ۞ اس سے بڑھکر غم و اندوہ
بھلا کیا ہوگا ۞ یعنے کیا ہونگے چاہتا تھا +

فائدہ صد و سیزدہم (جو) کا لفظ اگر تنہا کسی جملہ مین آتا ہے تو بصیغہ مذکر استعمال پاتا ہے
اور شخص کا لفظ اس کے آگے محذوف سمجھا جاتا ہے یعنے جو شخص یا جو کوئی بجای جو شخص
اسلئے مرد کا لفظ لگانا ضرور نہین + اور اگر مونث باندھنا ہو تو عورت کا لفظ لگانا ضرور ہوگا
یا وہ لفظ جو مونث ہو استعمال کرنا ہوگا - جیسے جو عورت آئی یا جو لڑکی آئی + اور اگر آنیوالوں
اور جانے والوں کی تقسیم مین مونث و مذکر دونوں ہوں تو جو کی ضمیر مذکر ہی استعمال پائیگی
اور شخص کا لفظ اسمیں محذوف سمجھا جائیگا جیسے غالب ؎ بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل ۞
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا ۞ بوئے گل مونث ہے اور [illegible] دود مذکر ہیں

فائدہ صد و پنجم الفاظ جو ایک جماعت یا قوم کے لیے مستعمل ہوں مذکر ہیں گو اوس
جماعت مین موءنث بھی ہوں جیسے مسلمان ہندو برہمن وغیرہ +
فائدہ صد و ششم نام نمازوں کے اور اوقات نماز کے موءنث ہیں جیسے نفل ظہر
عصر وغیرہ سوا درس کے موءلف کہتا ہے کہ نفل وغیرہ مین نماز کا وقت محذوف ہے +
اور درس کسی وقت کی نماز کا نام نہین ہاں قسم نماز کا نام ہے + اسکے مقابل میں سبت بھی ہوتی
فائدہ صد و ہفتم نام اوقات شبانروزی کے موءنث ہیں جیسے صبح دوپہر سہ پہر وغیرہ +
فائدہ صد و ہشتم نام ندیوں اور دریاؤں کے موءنث ہیں جیسے گنگا جمنا وغیرہ +
موءلف کہتا ہے کہ یہ بھی کلیہ نہیں ہے + کیونکہ بہت سے دریاوں کے نام مذکر بھی ہیں جیسے
سون سرجو +
فائدہ صد و نہم نام کتابوں کے موءنث ہیں جیسے گلستان بوستان وغیرہ سوا قرآن کے
اور سوا اونکے جنکے آخر میں نامہ ہو +
موءلف کہتا ہے یہ بھی کچھ کلیہ نہیں ہے کیونکہ قاموس بھی مذکر ہے +

اب فوائد چند متعلق تانیث و تذکیر موءلف کو جو شعرا کے کلام سے اور بھی معلوم ہوئے لکھے جاتے ہین

فائدہ صد و دہم محذوفات میں ضمیر مذکر مسلمات شعرا سے اکثر پائی جاتی ہے جیسے
ان اشعار میں واقعہ کا لفظ محذوف ہے اور ضمیر اوسکی مذکر لکھی گئی ہے آصف شاگرد
حکیم سجاد ؎ آپ اوٹھ آئین تو اتنا بیاباں سے لیں حسن + پھر کوئی پوچھے کہ کیوں اے
اہل محفل کیا ہوا - یعنے کیا واقعہ ہوا انعام جان شاگرد ایضاً ؎ رو رہا دوس سکندر کے حرم میں
پوچھے کوئی کس لیے روتی ہے تو ای شمع محفل کیا ہوا یعنے کیا واقعہ ہوا + بہار شاگرد رشک
؎ تیرے دیوانے کے نالے لب داوری تھے موسم کیونکر ہو گئے طوق و سلاسل کیا ہوا +

یا اوسکا اطلاق کیا گیا ہے یا ایک شخص پر اصفہان کا...

یا ان کا واحد پایا نہیں گیا +

فائدہ دوم اگر ایک جملے کی مبتدا یا فاعل دو مذکر ہوئے ہوں فعل یا خبر مذکر ہوتی ہے مومن سے وقت وداع بے سبب آزردہ کیون ہوئے ٭ یون بھی تو رنج و عذاب تھا ٭ آتش سے الفت نے مجھے راہیبت نے اوسے مارا ہے یہ یک جان و دو قالب تھا ٭ اور جب ایک مذکر اور ایک مونث کے ہون تو اول کا اکثر رہا کرتا ہے وزیر سے قصر لیلی کا نشان پاے تہین دنیا مین ہم نے مکان کیا صرف سر مجنون ہوا ٭

فائدہ سوم اگر کئی الفاظ واحد ایک جملے مین آوین سب بلکہ جمع نہیں بنتے + ... سے اے اکبار وہ لطف نے ہم چھوڑ دیا ٭ انس و اخلاص و دلاسا و کرم چھوڑ دیا + ... سے دل قابل محبت جانان نہین رہا ٭ وہ ولولہ وہ جوشش و طغیان نہین رہا + ... ملک کا کلیہ انکے خلاف دیکھا گیا ہے تیرے در کے لئے اسباب نشاط آمادہ ٭ کیون کو جو خدا نے دیے جان و دل و دین ٭

فائدہ سوم جو چیز نامعلوم و محذوف ہو حسب محل مذکر و مونث ہوا کرتی ہے جیسے ... کیا غیرہ مومن سے اور ہی کچھ پڑھا دیا اوسکو دشمنون کے پڑھاے لوگون نے ٭ ... سارے اوسکے خوب چہنی + بے پر کی اڑائی کسی کی نہ سنی + ہمارے اونکی ... وزیر سے ہو گئی صیقل بھی ظالم بارہا کہیں رکھی گئی ٭ تو جو بگڑا ہمسے بن آئی ... والدکی ...

فائدہ چہارم جب لفظ کے آخر یا ما قبل مفتوح ہو مونث سے جیسے ... مولف کہتا ہے درست ہی مگر ... کئے مذکر مین یا لوصف ... دے مین ... شہر کا لفظ محذوف ہے رہے تمین ملک کا لفظ کے دو بادشاہ کا نام ہے ... حبیب کا آمد شعرا نے ... بمعنی پسینا اور ... کے معنی قبیلہ معروف حاتم طائی ... سے بعض ... پر ان سب کو مذکر کہا ہے +

[illegible] سے [illegible] کی طرف سے [illegible] [illegible]

فائدہ نود و ہشتم جب اسم مذکر ہوں [illegible] قبل الف من آخر ہو وہ الف یا ہے
بدل پاتا ہے جیسے کمرہ کی تا عدا در کمرے میں جمع + مگر مونث میں برخلاف مذکر
[illegible] کے جمع کے مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اوسکی جمع یا اور یوں سے ہوتی ہے
جیسا [illegible] ساھیں آنکھہ آنکھیں +

فائدہ نود و نہم الفاظ جنکے مفہوم پر مقدار کا اطلاق ہو جمع نہیں ہوتے مگر
کہ [illegible] جیسے [illegible] ترسات [illegible] ہاتش وغیرہ مگر جب الگ اقسام بیان کرنے
سے [illegible] دیا مال دیا گیہوں دیئے + اسے تالک کو اسی راحت کی عوض
دیئے + یہاں گیہوں کا اطلاق عدد پر ہوا اور بیچ کا معنی کر وہ اقسام کا ہوتا
رد اور [illegible] مال کو مقدار ہونے سے واحد میں ایسا ہی مارشیں ہوتی
آئین وغیرہ جب الگ الگ بیان کی جائیں +

تلمیہ مولف کے نزدیک سوائے اوس مذکر کے جسکے آخر میں الف ہو کر اوسکے
بدلی یائے مجہول سے جمع کے وقت ہوتی ہے اور حروف آخر کے الفاظ مذکر
کوئی علامت جمع نہیں اور اسکی جمع [illegible] میں ہوتی ہے + اور مونث کے لئے [illegible]
مقدار نہیں ہو چاہے واحد [illegible] جسکے لئے جس لفظ کے آخر میں سوائے [illegible]
[illegible] حروف (ن) سے جمع ہوتی [illegible] کوئی اور شکل ہے تو اوسکے لئے اور
[illegible] دیکھو بیان علامت + مگر [illegible] کی جمع کسی صورت میں [illegible]

فائدہ صدم الفاظ مذکر و مونث کی جمع حروف حامل کے آنے سے [illegible]
یوں [illegible] ہے جیسے ایڑی ایڑیاں [illegible] سندرہ بندو [illegible] + ساقی
مرد مردو دن [illegible] وغیرہ لیکن جنکے مفہوم پر [illegible] یا جنس کا اطلاق ہو کبھی
جمع نہیں ہوتی [illegible] کہ اوس میں الگ الگ ہونا [illegible] جیسے جانور [illegible] +
وغیرہ + ما معدود [illegible] الاایچیاں اور [illegible] وغیرہ [illegible]
[illegible]

اس سے کہ خبر مذکر ہو یا مونث + اور واحد ہو کہ جمع جیسے اوسکے لڑکا ہوا۔ تیرے لڑکی ہوئی وغیرہ وزیر سے پہونچاے پڑیان سنگ دلدار تک مری + لیجاے جو بچ مین جو نہین ہین ہمارے ہاتھ + ایساہی کہنا اوسکے سبزہ آغاز ہوا۔ اسکے پیٹ رہگیا۔ اسکے لات ماری اوسکے چھریان ہوگئین۔ اسکے ٹھنڈیان نکلین۔ میرے لڑکا ہوگا وغیرہ پس ان مثالونمین لفظ (تئین) یا (کو) مقدر ہے یعنے کہنا کہ (اوسکے سبزہ آغاز ہوا) گویا یہ کہنا ہے کہ (اوسکے تئین یا اوسکو سبزہ آغاز ہوا)+

فائدہ نو دو پنجم لفظ چاہیئے ماضی مذکر کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اگرچہ دلالت مونث پر کرتا ہے جیسے لاکھس گاڑا چاہیئے + اور لفظ (سے) اوسکے ساتھ مستعمل نہین ہوتا ہے کیونکہ اس صورت مین وہ فعل فعل نہین رہتا بلکہ امر ہو جاتا ہے آتش سے روزن دیوار چشمون کو بنایا چاہیئے + خانگی معشوق سے آنکھین لڑایا چاہیئے +

فائدہ نو دو ششم مصدر کو جب دوسرے فعل کے ساتھ مرکب کرتے ہین اوسکی علامت کو محذوف کر دیتے ہین جیسے (مین نے اوسکو نکال پایا) وغیرہ پھر اگر تانیث کے لئے برتنا ہو تو ثانی تبدیل پاتا ہے اور اول بحال خود رہتا ہے جیسے کہتے ہین (فلان عورت پکا جانتی ہے) رند سے نظر لطف بھی تم جانتے ہو خود لیکن حیف تو یا فقط آنکھ ہی غصہ کی دکھا آتی ہے + فاتحہ رند کی تربت پر پڑھ ہو پھول چڑھا + کیا نہین شمع ہی مرقد پر جلا آتی ہے + اسیر سے جیتا ہون تو کہتے ہین پھر کس کام کا جینا + مرتا ہون تو کہتے ہین تجھے مرنہین آتا + غالب سے ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہون + ورنہ کیا بات کرنہین آتی + مولف سے ہاے وہ لب ہلا کے رہ جانا + ابھی کچھ بات کرنہین آتی +

فائدہ نو دو ہفتم جب عدد بیان ہو اور اوس سے کثرت بتانا منظور ہو تو جمع کی ضرورت باقی نہین رہتی ناسخ سے تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو + لاکھ زنجیر تری گیسو کے خمدار کی تھی + آتش سے دلکو اون آنکھونکا دیوانہ سمجھ صحرا نے + سیکڑون ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا + ایضاً سے آہ شرر فشان کا بترا ہو شب فراق + لاکھون مکان ادھر سے ہزارون مکین جلا + ریختہ دہلوی سے

لطف وکرم فرمایئے ۔ سو چکی ہوئی ہے کبھی جور رہا دو چار دن ۔ ہونا مصدر تھا اسکے الف کو
یاے حروف سے بدل کر ہوئی کہا اسیطرح ناسخ ؎ جواب میں وہ آپکا کیوں بات
کرے وعدہ ۔ یعنے کہ جدائی میں مجکو نیند آئی ہے آنا مصدر تھا اوسکو آئی کہا + مگر اس
تبدیل کو دو شرطیں ضرور ہیں اول یہ کہ وہ مصدر لازم ہو نسیم ؎ سمجہا یہ اوسے تو جانا
آسمان سے ان بھی جان دیتا ۔ دوم یہ کہ مبتدا اور خبر کے درمیان حرف اضافت
واقع ہو ذیرہ ؎ کب گوارا ہے پہننا مجکی پوشاک کا ۔ ہوئے ڈھیلا صعف سے اوترے یہ
جامہ خاک کا ۔ نسیم ؎ انسان وپری کا سامنا کیا ۔ مٹی میں ہوا کا تھامنا کیا +
لیکن دہلی لکھنؤ کے محاورے میں فرق ہے یعنے دہلی والے ہمیشہ اس قاعدے کے پابند ہیں
اور لکھنؤ والے کا ہے اسکا لحاظ رکھتے ہیں چنانچہ امانت کہتے ہیں ؎ سرشک دیدہ ہر
تر سے دہوڈالونگا عصیان کو ۔ انہیں چشموں سے ابدال آبرو محشر میں پانی ہے ۔
اور نسیم کہتے ہیں ؎ جانا کہ یہ زلف کف میں لینی ۔ ہے سانپ کے منہ میں انگلی دینی
اور گاہے اسکے خلاف کہتے ہیں وزیر ؎ آمادہ ہوں پھر کہیں تنہ شکنی پر ۔ قلعل کی صدا
مجکو شنانا نہیں اچھا ۔ یعنی شنانی نہیں اچھی کی جگہ کہا سنانا نہیں اچھا نسیم ؎
تنگ آیا تو دیکھہ قید خانہ ۔ آسان نہیں گرہی کا اوٹھانا ۔ ایسا ہی جمع میں بھی وزیر ؎
اوسے در وا رو کا اٹھانے گرانی تراہ ۔ سیکڑوں روزن بنانے تھے تجھے دیوار میں
مولف کہتا ہے کہ صاحب دریائے لطافت نے یہ جمع کی مثال کسطرح دی کیونکہ روزن مذکر ہے
اور سیکڑوں کے واسطے حرف تھے کا آنا ضرور ہے + بنانا مصدر کا الف بھی
یاے مجہول سے بدل گیا + حالانکہ صاحب دریائے لطافت یہ قاعدہ اوس حالت میں
لکھا ہے کہ جب مبتدا مونث ہو اور خبر مصدر اور یہاں مبتدا مذکر ہے اور خبر مصدر
فائدہ نود وسوم لفظ معنی کا واحد مذکر ہے یا جمع مذکر + کہیں مونث دیکھنے میں
نہیں آیا نسیم دہلوی ؎ مطلب کی بات کہہ ہمکے اول سے تابسحر معنی بھی منہ
چہپائے ہوئے گفتگو میں تھے ۔ اسیر ؎ دیا مومن راہ راست دلیل عروج ہے معنی
یہ خط استوا کے ہیں ۔ لیکن اوسکی جمع لفظ معانی واحد مونث بولی ہے ۔
فائدہ نود و چہارم لفظ (کے) بجائے لفظ (کو) کے اکثر مستعمل ہوا کرتا ہے جیسے

متن صفحہ

کچھہ فوائد کتاب دو سرے لکھے جاتے ہین

فائدہ ہشتاد و دوم بعضے الفاظ مذکر کے آخر مین الف یا ہاے مختفی علامت مذکر نہین ہوتی لیکن صورت جمع مین فعل کے ضمیر جمع کی جاتی ہے واحد نہین آتی ہے جیسے دہوئین اور ٹرگئے ،، اور دہوان اور ٹرگیا محاورہ نہین ہے +

مولف کتاب ہذا کہتا ہے کہ اسیطرح بعض لفظ ایسے ہین کہ وہ واحد نہین بولے جاتے + جب بولینگے جمع بولینگے جیسے لوگ کا لفظ کیونکہ یہہ لفظ علامت جمع کی ہے + اور اسیطرح معنی کا لفظ ہے مگر بعض اوستادون نے اسکو واحد بھی باندہا ہے نسیم دہلوی سے مطلب کی بات لکھہ نہ سکے اون سے رات بھر ؛ معنی بھی منہ چھپاے ہوے گفتگو مین تھا ؛ مگر بہت جمع باندہتے ہین

فائدہ ہشتاد و نہم جو لفظ مذکر یا مونث ہو اوسکی جتنی صورتین بدلینگی یا جو کچھہ افراط و تفریط اور تغیر و تبدل اوسکے حروف مین واقع ہو گا وہی رہیگا جیسے پشواز اور پیشواز تپاک اور طپاک اور تہ اور تہاہ اور دامن اور داماں اور نشتر اور نیشتر + اور سکندر اور اسکندر +

فائدہ نودم جب علامت جمع کہ ہین کا لفظ ہے جملے مین موجود ہو اور فاعل یا مفعول جسکی تبعیت فعل کو لازم ہوتی ہے مونث ہو تو فعل کو جمع کرنا لازم نہین جیسے (رنڈیان گئی ہین) کہینگے نہ کہ (رنڈیان گئین ہین) مگر گلزار نسیم مین نسیم نے اسکے خلاف باندہا ہے ؛ سہ تھا اک کہال پیر دیرین ؛ جیسے کی نہین وسینے آنکھین دیکھین + آنکھین دیکھی چاہتا تھا اور سواے نسیم کے اور کسی نے ایسا نہین استعمال کیا +

فائدہ نود و یکم جب فعل مرکب ہو شق اول دو نون حال مین جمع نہین کیا جاتا جیسے روٹیان دی گئین کو روٹیان دین گئین + اور روٹیان دی گئی ہین کو روٹیان دین گئین ہین نہ کہینگے +

فائدہ نود و دوم جب مبتدا مونث ہو اور خبر مصدر تو حرف آخر اوس خبر (یعنے مصدر) کا یاے مونث سے بدل جاتا ہے جیسے صبا کہتے ہین سے اک تو میرے حال ہے

ہندہ صغیر کے نزدیک اصل میں سبھی شہر یا ماہ کا العلامانی الدین ہے مگر عورتوں کے محاورہ میں
بعض مہینے جیسے تیرہ تیزی بارہ وفات شب برات عید بقرعید مونث ہیں +
اور محرم وغیرہ مذکر اور بعض انہیں سے شعر کے محاورہ میں بھی ہیں +
فائدہ جس کلمہ کے آخر میں لفظ آب آتا ہے مانند تالاب دولاب سیلاب سماب
پیلاب وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے +
فائدہ جس کلمہ کے آخر میں لفظ دان ہے مانند خاندان دودمان آسمان کے مذکر ہیں
باستثنا ریسمان کے کہ یہ استعمالاً مونث ہے +
فائدہ جس لفظ کے آخر میں لفظ واں ہے وہ اکثر مذکر بولا جاتا ہے مانند کارواں
پچواں تاواں لیٹواں آنواں جاواں پرچھاواں ساواں پہلاواں
کنواں دسواں پانچواں ساتواں آٹھواں نواں دسواں وغیرہ سوا فارسی کے
لفظ نواں کے کہ یہ مونث ہے +
فائدہ جس لفظ ہندی کے آخر میں کلمہ ویں آتا ہے وہ مونث بولا جاتا ہے مانند پانچویں
ساتویں نویں دسویں گیارہویں بارہویں وغیرہ +
انتباہ مولف کہتا ہے کہ یہ فوائد جو صاحب کتاب نے بطور کلیہ کے لکھے ہیں اس سے
کسی قاعدہ کا استنباط نہیں ہوتا مگر ہاں یوں سمجھنا چاہئے کہ (واں) میں الف علامت
مذکر اور (ویں) میں یائے تحتانی علامت مونث ہے بسبب تبدیلی باہمی کے مذکر مونث
ہو سکتے ہیں +
فائدہ بست و ششم جس لفظ کے آخر میں کلمہ (بار) آتا ہے مانند دربار رنگبار
کاروبار گھربار دربار وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے سوائے جونبار کے کہ یہ بعضوں کے
عندیہ میں مونث ہے + بندہ صغیر کے نزدیک جونبار اسم صحیح ہے اسکو مذکر مونث کہنا بیجا ہے +
فائدہ بست و ہفتم جس کلمہ کے آخر میں لفظ (کار) آتا ہے مانند سرکار زردکار
بیگار جھنکار کھنکار پھنکار ڈکار وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے +

اور غالباً دہلوی سے بھی اپنے اردو رقعون مین اردو کو مذکر لکھا ہے جسکا ذکر تعجب ہے جناب آزاد نے تذکرہ آب حیات مین کیا ہے +

فائدہ ہفتاد و ششم اعداد سے جملہ اسماء معدود مذکر کے ساتھ مذکر اور معدود مونث کے ساتھ مونث بولے جاتے ہین مثلاً ایک کام کو (ایک کام کیا) اور سو کامون کو (سو کام کیئے) بولینگے اور ایک بات کو (ایک بات کی) اور سو باتون کو (سو باتین کین) کہینگے مولف کتاب ہذا کے نزدیک اعداد کی تانیث و تذکیر کچھہ نہین اپنے معدود کے تابع ہین پھر اسکو قاعدہ سمجھنا کیا ضرور + تا ان کسی چیز کی تعداد بیان کی جاے فعل مین اوسکے بجاے مذکر ہو تو مذکر اور مونث ہو تو مونث کر دیتے ہین اور کبھی فعل مین جمع کی جگہ واحد ہی کی ضمیر آتی ہے اسکی کیفیت نحو مین لکھی جائیگی +

فائدہ ہفتاد و ہفتم آواز کے جتنے اسماء ہین مانند کو کو قلقل چٹ چٹ غٹ غٹ چھم چھم دہم دہم دہڑا دہڑ اتر اتر وغیرہ سب مونث بولے جاتے ہین +

مولف کے نزدیک اسمین بھی آواز ما فی الذہن ہے + مگر وہ شے جس سے یہہ آواز نکلے اگر وہ مذکر ہے تو مذکر اور اگر مونث ہے تو مونث بولنا ہوگا مثلاً برق لامع نہین ہے تڑاتڑ زور زور ایسی لگائین + کہ اوسکی ناک اور آنکھین سوجائین + یعنے جوتیان لگائین مگر سب لفظون کے ساتھہ شاید اسکا برتاو نہو سکے پس وہی آواز ما فی الذہن رہیگی + اور اوسیکے سبب سے یہہ الفاظ تانیث کہلائینگے +

فائدہ ہشتاد و ھشتم بحر بمعنی وزن شعر کے جملہ اسماء مثل طویل مدید بسیط ہزج رجز رمل وغیرہ کے مونث استعمال پاتے ہین + اسمین بھی بحر کا لفظ ما فی الذہن ہے +

فائدہ ہشتاد و نہم مہینون کے جتنے نام ہین خواہ عربی ہون خواہ فارسی خواہ انگریزی خواہ ہندی کے مانند محرم صفر ربیع الاول ربیع الثانی جمادی الاول جمادی الثانی رجب شعبان رمضان شوال ذیقعدہ ذی الحجہ عربی + اور + آبان دے اردی بہشت بہمن اسفندیار وغیرہ فارسی + اور + جنوری فروری مارچ اپریل می جون جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر انگریزی + کوار کاتک اگہن وغیرہ +

فائدہ ہفتاد و ششم اور سینکا اور ترہیا اور گھٹیا وغیرہ جو کلے صفت کے ہیں وہ بھی اشیا مذکر کے ساتھہ مذکر اور اشیا مونث کے ساتھہ مونث بولے جاتے ہیں مثلاً سینکا کا اطلاق گلدان اور شالباف (جسکو پورب میں رس کا ایک رنگ کہتے ہیں) دونوں پر کیا جائیگا۔ اور ترہیا گھٹیا میں سنکھہ اور ترپٹ دونوں کو کہینگے +

فائدہ ہفتاد و ہفتم زبان کے جتنے نام ہیں مانند عربی یونانی عبرانی رومی ترکی فارسی انگریزی ہندی بہاکا ٹشو سنسکرت وغیرہ سب مونث بولے جاتے ہیں سوائے اردو کے کہ ہم مولف (یعنے کارآمد شعرا) کے عہد میں مذکر ہے +

مولف کتاب ہذا کہتا ہے کہ اسمیں سے زبان کا لفظ مافی الذہن ہے کیونکہ کسی ترکیب سے بولے زبان کا لفظ اوسکے ساتھہ لگا ہوا ہے پھر اردو کو مذکر کہنا کیا مرو ہے یا زبان کی جگہ بولی کا لفظ مافی الذہن ہوگا + پس عربی زبان یونانی زبان عبرانی زبان وغیرہ سمجھی جائیگی اور اسی طرح اردو زبان عربی بولی یونانی بولی عبرانی بولی اردو بولی علی ہذا القیاس اور ایسا کوئی محل خیال میں نہیں آتا جہاں زبان یا بولی کا لگاؤ اوسکے ساتھہ نہ سمجھا جائے اور فقط عربی یونانی وغیرہ کو مذکر یا مونث سمجھیں + ہاں اگر زبان یا بولی کی جگہ قول کا لفظ مافی الذہن ہو تو سب مذکر بولے جائینگے مگر یہہ تذکیر قول کے تعلق کے سبب سے ہے + جیسے زبان یا بولی کے لفظ کے سبب سے تانیث + کچھہ لفظ عربی یونانی۔ یا اردو کو اسمیں دخل نہیں + میرے عہد میں یہہ سب مونث ہیں کیونکہ زبان کا لفظ مافی الذہن رہتا ہے + اور اگر یہہ کہا جائے کہ صرف عربی یونانی وغیرہ کو بھی مونث بولتے ہیں جیسے عربی لکھی ہے یونانی لکھی ہے وغیرہ + تو میں کہونگا اس تقریر میں (تحریر) اور (کتابت) یا (لکھاوٹ) کا لفظ مافی الذہن ہے کیونکہ ایسے فقرے کتابت کے لئے بولے جاتے ہیں + نہ کہ زبان کے لئے بہرحال میرے نزدیک کسی طرح تانیث اسکی نہیں جاتی + اور تذکیر کسیطرح انہیں نہیں آتی + اور اگر عربی تاری ترکی وغیرہ میں یا نسبت سمجھی جائے تو جہاں سب کے ساتھہ بولینگے تو وہ مذکر ہے اور جہاں زبان سے مراد ہوگی وہ مونث ہے + اور اسکو صاحب کارآمد شعرائے بھی مقبول کیا ہے +

ور اردو کا لفظ بھی میرے نزدیک مونث ہے اگرچہ صاحب کارآمد شعرا مذکر کہتے ہیں

اُوا سکو شمشیر پھینکی - یا شمشیر آئی - اور تاج پھینکی یا تاج آئی کھینگے - اور جب بافردلو پتا کہینگے تو مذکر بولینگے جیسے شمشیر کا پتا پھینکا - مگر میرے نزدیک تاج عقیقہ غلام جناب سرخ قماش مذکر ہین اور شمشیر ہرات مونث

فایدہ بھتا دو چہارم رنگ کے جتنے نام ہین مثل آسمانی زعفرانی دھانی آبی گلابی بادامی نارنجی شربتی اگری چمپئی فالسائی سنہری وغیرہ کے اشیاے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیاے مونث کے ساتھ مونث آتے ہین - شلا آسمانی دھانی چمپئی سنہری کا اطلاق پیراہن اور قبا اور انگرکھا ٹوپی دونون پر ہوتا ہے مولف عرض کرتا ہے کہ میری نزدیک ان سب رنگون مین یاے نسبت ہے - اپنی حالت پر رہنے سے انمین مونث مذکر کسیکا اطلاق ہوگا - مگر جس چیز پر یہ رنگ ہونگے اگر وہ چیز مذکر ہے تو مذکر اور اگر مونث ہے تو مونث کہی جائیگی نہ کہ رنگ یعنی ان رنگون کے ساتھ نام اون چیزون کا جن پر یہ رنگ ہین کہنا ضرور ہوگا جنپر یہ رنگ ہون - جیسے آسمانی قبا اور آسمانی انگرکھا - پہلے کے ساتھ یعنی فعل مونث کی ضمیر کا اور دوسرے کے ساتھ یعنی فعل مذکر کی ضمیر کا بولا جائیگا - پس اس قاعدہ کا کچھ حاصل نہین ہے - بلکہ ان رنگون کے ساتھ اگر رنگ کا لفظ بھی لگا دیا جائیگا - تو وہ چیز جس پر رنگ اگر یہ مونث ہو یا مذکر - ضمیر فعل مین کسیکا اشارا ہوگا مگر لفظ رنگ کا - اور صفت میں سب رنگ مذکر بولے جائینگے - مثلا اوس انگرکھے پر کیا آسمانی رنگ تھا اوس چادر پر کیا اچھا آسمانی رنگ تھا - وعلی ہذا القیاس

فایدہ پنجم دو ہیم صاحب کا آمد شعرا تیسری فصل مین لکھتے ہین کہ نیلا مونگیا سیاہ ابیا وغیرہ کہ ہر ایک کلمہ انمین سے ایک رنگ خاص کا نام ہے مذکر چیزون کے ساتھ مذکر اور مونث چیزون کے ساتھ مونث آتا ہے مثلا نیلا کمیت گھوڑا گھوڑی دونون کو بولینگے - اور مونگیا کا اطلاق لحاف اور رضائی دونون پر کرینگے اور سیاہ ابیا کبوتر اور کبوتری دونون کو کہینگے -

مار ہو تو دیکھو سراپا میں عورت کا سراپا لکھا جاتا ہے جب ہی اسم صفت معشوق کے ذکر
ادا ہو جاتے ہیں۔

فایدہ ہفتاد و یکم شراب کے جتنے نام ہیں سب مؤنث ہیں سوای بادہ کے فارسی میں
اور نہوں کے ہندی ہیں۔

فایدہ ہفتاد و دوم جملہ ستاروں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں سوا زہرہ ناہید
مشتری مریخ کے کہ چاروں اسم مؤنث آتے ہیں **ناسخ** لقد جان لالی ہی تالے
صول اور اوس ماہ سے + مشتری رکھا ہے نام اتنے لیے مریخ کا ۔ سراعلام
کچھ سر کھعاں فقط نہیں + کہتی ہے مشتری بھی بہتر اور جریدہ ہوں
مؤلف کہتا ہے کہ کار آمد شعرا کی ان مثالوں سے مؤنث ہونا کچھ ضرور نہیں کہ شاید
کیونکہ کتابت کی غلطی بھی ہو سکتی ہے یعنی لقد جان لایا ہے۔ اور کہتا ہے مشتری کہا
کہہ سکتے ہیں چنانچہ اکثر الفاظ میں صاحب کار آمد شعرا کو بھی شک ہو گیا ہے اور
کاتب کی غلطی پر محمول کیا ہے۔ بیشک ایسی مثالوں سے تشکیک نہیں ہو سکتی۔
مگر پہلے مشتری کے لفظ کو مذکرات میں لکھا ہے اور اسکی مثال کسی اوستاد کے
کلام میں پائی تھی افسوس اصل مسودہ ایسا گم ہو گیا کہ اب نہیں ملتا اور نہ اب اتنی
مہلت اور فرصت ہے جو پھر دیوان وغیرہ دیکھ کر مثال نکالوں۔ مجھے اس لفظ کے مذکر
ہونے کا بھی یقین ہے اسلیے اصلی یای معروف کے قاعدے میں پہلے مشتری کو
داخل کر دیا ہے۔ مقلد کو اختیار ہے مذکر باندھے یا مؤنث

فایدہ ہفتاد و سوم گنجفہ کے آٹھوں بازیوں کے نام یعنی تاج سفید شمشیر
غلام چنگ سرخ برات قماش مؤنث آتے ہیں۔ مؤلف کہتا ہے کہ اسکی
وجہ بھی یہی ہے کہ فرد یا بازی کا لفظ قایل کے ذہن میں ہوتا ہے جیسے کہا جاتا ہے
شمشیر کی فرد پھینکی۔ یا شمشیر کی بازی آئی۔ یا تاج کی فرد پھینکو۔ اور تاج کی بازی آئی

التماس

اب کچھ فوایدِ رسالہ کار آمد شعرا۔ اور رسالہ دو پیکر سے ضم کئے جاتے ہیں۔ مع انتباہ اور اطلاع کے۔ اور کچھ فواید اور جو مجھے کلام اساتذہ سے معلوم ہوئے ہیں وہ بھی شامل کئے جائینگے۔ اور سلسلہ فواید کا برابر چلا جائیگا۔

فایدہ ہفتادم بقول صاحب کار آمد شعرا۔ معشوق کے جتنے القاب ہیں مثل دلبر۔ ستمگر۔ بیداد گر۔ شوخ۔ گل۔ ماہ۔ مہر۔ محبوب۔ گلعذار۔ پری رخسار۔ سیمتن۔ گلبدن۔ جنگجو۔ خوبرو۔ تندخو۔ حور۔ پری۔ جلاد۔ ستم ایجاد۔ قاتل۔ زہرہ شمایل وغیرہ سب کو شعرا مذکر استعمال کرتے ہیں۔

اسیطرح عاشق کے جتنے القاب ہیں مانند بیتاب۔ بیخواب۔ بیقرار۔ دل فگار۔ رنجور۔ مہجور۔ جانباز۔ جان نثار۔ بیخود۔ دیوانہ وغیرہ سب کو شعرا مذکر باندھتے ہیں۔

تنبیہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ بات مخصوص غزل کے واسطے ہے۔ گو بعض شعرا نے بعض جگہ معشوق کو مونث کی ضمیر سے بھی باندھا ہے۔ مگر عام طریقہ یہی ہے کہ معشوق کے **القاب** مذکر استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر مثنوی میں یا قصہ میں جب معشوق عورت ہو تو اوسمیں یہ القاب مونث استعمال ہونگے۔ اور معشوق مرد ہو تو مذکر۔ اصل یہ ہے کہ یہ سب الفاظ اسم صفت ہیں اور مونث اور مذکر میں مشترک۔ یعنی اگر معشوق عورت ہے اور عاشق مرد۔ تو جو اسم جسکے واسطے کہنا مناسب ہوگا اوسی شخص کی مناسبت سے کہا جائیگا۔ یعنی نبی بخش (مرد) کل رات کو بیتاب تھا۔ اور بندی جان (عورت) آج دن بھر بیتاب رہی۔ وعلی ہذا القیاس۔ مگر دیوانہ کا اسم صفت خاص مرد کے لئے ہے اور عورت کیواسطے اوسی تحتی کو یای معروف سے بدلینگے اور کہینگے دیوانی۔ ہان کبھی نیت عورت کے لئے بھی دیوانہ کا لفظ بول جاتے ہیں۔ جیسے نسیم لکھنوی بکاولی کی قید کی نسبت اپنا مقولہ لکھتے ہیں۔ دیوانہ کی مطلق العنانی ہے باعث ننگ نا گہانی مگر واسطے حفت

یں معد

علامت	وضاحت
مسلسلہ	جیسے نائکا
واو مجہول	بحالت ترخیم جیسے سلطالو
لوں	" " اسیرلن
الف	" " حیسے
لنیا	جس اسم مونث کا جزو آخر ہو جیسے وحید النسا
اسمارہی	جیسے بنیر فاطمہ - حمید فاطمہ - کیر بتول وغیرہ
یا	جیسے ثریا وغیرہ

علامات مشترک مذکر و مونث

علامت	وضاحت
یای نسبت عربی فارسی	جیسے اصفہانی ایرانی
الف تصغیر	جیسے بھیّا - بھینا

علامات جمع مذکر

علامت	وضاحت
یاے مجہول	جب الف مذکر سے بدلے
فعل عدد	رمیں جمع ثانی کی جای بذریعہ یای مجہول جیسے امرود کھاے سے جمع کا ثبوت ہو بس فعل کے جیسے دس لڈو کھاے

علامات جمع مونث

علامت	وضاحت
اں	جس لفظ مونث کے آخر یای معروف ہو جیسے ٹوپیاں - روٹیاں
یں	جیسے سیخیں - قابیں - بیلیٹیں - شامیں - ڈالیں وغیرہ
ییں	جیسے تبائیں - تبائیں - لائیں - خلائیں -

قاعدہ اسما اردو میں جمع مشترک مذکر و مونث

علامہ چینک سرح راستے حروف بالطا کے جیسے مردوں سے - عورتوں کو - مدبی وہی ہے کہ مرد یا ہا جیسے اے لڑکو - اے مردو - اے لڑکیو - اے عورتو - کا تیسری دوسیکی - یاشمت

یہاں فقط انکا ذکر بہ مناسب ہے ۔ باقی اور تصریح اس فصل مین اپنے اپنے مقام پہ ہوگی انشاء اللہ تعالے ۔
اور تمرد و جمع کی علامتوں سے بھی اطلاع دیجاتی ہے ۔ مگر تذکیر و تانیث و مفرد و جمع حیوانات کی لکھی نہین جاتی ۔ کیونکہ وہی علامتیں انہیں بھی داخل ہین اور تصریح ایک مقام پہ کہی گئی ہین ۔ اب لکھنا تفصیل کا اصل اور تطویل لاطائل تھا ۔

بیان علامات تذکیر و تانیث و جمع

علامات مذکر

علامت	کیفیت
الف تذکیر	جس حالت مین یاے مجہول سے بحالت جمع ۔ اور یاے معروف سے بحالت تانیث بدل سکے
ہاے مختفی	الف تذکیر بنکر اوسی کی حالت پیدا کرے
یاے مجہول	اگر الف کو اپنے ساتھ بدل سکے
یاے نسبت	ہندی الفاظ کی جیسے پنجابی
الف	بحالت ترخیم جیسے کریما ۔ پیرا ۔ حسینا ۔
ی	بحالت ترخیم جیسے حسینی
واو معروف	بحالت ترخیم جیسے حسنو

علامات مونث

علامت	کیفیت
یاے معروف	جس حالت مین الف تذکیر سے بدل سکے جیسے بکری گھوڑی
ن	جیسے دولھن
ین	" پونڈتاین
نی	" لہارنی
انی	" کمہرانی

منگے دیوانی ۔ کان سنجاب
نسیم لکھنوی بکاولی کی قید کی
ہرگز نا گہانی نگر و سوخت

مذکر اور مشابہ مونث کا مونث ہو جاتا ہے جیسے ہای مختفی آخر کلمہ کی بالتماس
الف تذکیر کے علامت تذکیر قرار پائی ہے + حالانکہ فصل اول سے واضح ہوا ہوگا کہ
الف تذکیر کیا ہے اور ہا مختفی سے اوسکو املا مناسبت نہین ہے لیکن القیاس
اور ہے یا جیسے کشش ہے کہ بالتماس حاصل بعدد فارسی کے مونث شمری +

فایدہ شصت وہفتم فارسی علت تذکیر و تانیث ہی جیسے مثنوی اور قصیدہ لکھا
اور قصیدہ اور مثنوی لکھی + نظیر اول میں قصیدہ قریب ہے نظم سے + اور نظیر
ثانی میں مثنوی قریب نظم ہے + اسلئے پہلی صورت مذکر اور دوسری صورت مونث ہوئی

فایدہ شصت وہشتم محلات میں تہذیب بہی سبب تذکیر ہے جیسے لقاب
کے روبرو کہا جاتا ہے کہ + گہر میں بلاتے ہیں + بعضے مذکر یا عام محل آئی
بعضے مذکر + یا جیسے نام بعض عورات کا پیارے صاحب اچھے صاحب
میاں پہول + غرض ایسے اطلاقات میں تہذیب علت ہے یعنی مجمع میں اظہار
ضمیر تانیث کا معیوب سمجہکر یا اور کسی وجہ سے ایسے اطلاقات کئے جاتے ہیں
لیکن اہمال شرط ہے یعنی اس طرح کوئی کلمہ متعلق بہ تانیث کا وہاں پر نہ آیا ہو +

فایدہ شصت ونہم تقلیل بہی علت تانیث ہی جیسے بولتے ہیں +

ان	اب دیکہو کہ نالی مذکر اور نقل بہی مذکر + لیکن لفظ حس کا مونث
یں	جیسے سیخچین - قاشیں - پتیلی جیسے + شولائے + اور اس نظیر سے معلوم ہوا کہ ایک
یں	جیسے تنیائن بہ تابائن - ملائیں - کہاری پانی + حقہ نادری کرد

فایدہ ہفتادم اسما و حروف جو مشترک مذکر و مونث
علامت جنگ شرح مراتب حروف رابطہ کے جیسے مرد وان سے - عورتوں کو معلوم
دہ بہی رہا ہے کہ مرد یا تارا جیسے ای لڑکو - ای مردو - ای لڑکی - ای عورتو -
کشمیری وردیکی - یا شمسیہ

اور ان دلیلوں سے جمادات اور نباتات کا بھی مجازاً مذکر و مونث ہونا ثابت ہے
اور باعث اسکا علامات و اسباب ہیں +
اب اسباب و علامات کا بیان کیا جاتا ہے تاکہ وجہ تذکیر و تانیث صاف ہو جاوے +

بیان اسباب تانیث و تذکیر

قاعدہ شصت و یکم کبر و صغر یعنی چھوٹا اور بڑا ہونا چیز کا اکثر سبب تذکیر و تانیث ہے جیسے گرتا گرتی بالا بالی +

قاعدہ شصت و دوم شرافت اور خست یعنی عزت اور حقارت بھی سبب تذکیر و تانیث ہے جیسے ... کے ورق کو پتا اور رانگے کے ورق کو پنی کہتے ہیں حالانکہ دونوں قسم کے ورق قد و قامت میں چھوٹے بڑے نہیں ہوتے یا جیسے خلعت کہ باوجود تای مصدری کے جو علامت تانیث لفظ عربی ہے شرافت کی راہ سے مذکر بولا جاتا ہے +
پاجامہ جوتی دہان دہانی +

قاعدہ شصت و سوم بلندی و پستی مقابلے کی بھی موثر ہے تذکیر و تانیث میں جیسے زمین آسمان + عرش + کرسی + قلم لوح گم

قاعدہ شصت و چہارم اصلیت اور فرع ... مذکر سے بدل سکے جیسے بکری گھوڑی
شاخ + پیڑ ڈال +

قاعدہ شصت ... دو لھن
... پنڈتاین
... لہارنی
... کمبرانی

ملنگے دیوانی - ہاں سجی لیت
نسیم لکھنوی بکاولی کی قید کی ...
... مرگ ناگہانی گرد اسو ... حیف ...

سے تکلف بول لیا کرے بشرطیکہ قاعدہ رک سکتا ہو + اور جس املا میں قاعدہ
نہ ملا تو صحا سے اوسکو سماعی ہی رکھا اور اوسکی استعمال پر اتنی سماعت پر
مقرر کر دی تاکہ جو الفاظ قاعدے میں نہ آئیں اونکو اسطرح صحیح اور درست کریں
پس اسوجہ سے جتنے قاعدے جامد کے اسما کے لیتے ہیں اونہیں قاعدوں
کے مطابق جمادات اور نباتات کے اسما بھی مستعمل ہوتے ۔

فایدہ ششم صاحب قواعد اردو لکھتے ہیں کہ جس اسم کی تذکیر اور تانیث میں ابہام
اور شک ہو اوسکو مذکر بولنا بہتر ہے +

تصریح اسکی یہ ہے کہ جو اسم یا موضوع بولا جائیگا وہ اصل میں مذکر ہوگا تا وقتیکہ
تانیث اوسکی سماعت یا علامت یا اسباب سے معلوم ہو اور اس قول پر چند دلیلیں ہیں
اول حالت احتمال میں کہ وہ مذکر ہوتا ہے یہی کہا جاتا ہے مثلاً کہ جو کوئی ہوری
کریگا وہ گنہگار ہوگا حالانکہ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں یکساں ہیں +
دوم یا مثلاً فرض کیجئے کہ جس گھر میں صرف عورتیں ہی ہوں اور وہاں کوئی چیز
اونکا اور چوری ہو جائے تو یہی کہا جائیگا کہ کون ایسا کر گیا حالانکہ معلوم ہے کہ
کہ سوا عورتوں کے کوئی مرد وہاں نہیں آیا لیکن احتمال کی حالت میں مذکر کی
ضمیر زبان پر آئیگی + لہذا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب صورت حاضر ہو یہی ضمیر کہینگے
اور یہ اصالت تذکیر کی ہے +

سوم جو لفظ بیا سوگے کہ معنی اوسکے مطلقاً معلوم ہوں تو بے تکلف اوسکو
مذکر بولیگے تاوقتیکہ فی الجملہ اوسکا قرینہ یا معنی اوسکے سمجھ اور لغت یا اوسکو مؤنث کہیں
چہارم یہ کہ گروانی سب سے مندرجہ کی مذکر گردانتے ہیں حالانکہ کوئی ذکر خاص اوسمیں
نہیں ہوتا + بلکہ معنی اوسکے مرد و عورت کے لیے برابر ہیں اسلئے سب سے پہلے ظاہر و واضح
معلوم ہوا کہ مذکر و مؤنث میں نسبت مطلق العموم یا عام و خاص کی ہے ؟

اسپر بھی جائز ہے اسمین تامل نہین ہو لیکن بشرطیکہ لاحقین یعنی جمہور کا استعمال اسکے
خلاف ہنو + مثلاً میر سودا درد وغیرہ سابقین کی تقلید قواعد تانیث
و تذکیر اور محاورات مین جائز ہے اگر لاحقین یعنی ناسخ آتش غالب ذوق
مومن تسخیر شحر برق رشک دبیر انیس وغیرہ سنے اونکی خلاف
استعمال نکیا ہو + اگر خلاف ہو جیسے زار کا لفظ کہ اسم مذکر سے مرکب
ہوکر اسم ظرف کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے گلزار خارزار مگر میر تقی صاحب
خارزار کو جو کیا ہو مونث باندھ گئے ہین جو خلاف لاحقین ہو اسکی تقلید ناجائز ہے
اور لاحقین نقش متوسطین سے شمار کئے جاتے ہین یعنی ناسخ کے زمانے
سے حال کے زمانہ تک + بشرطیکہ شعرا مین نامی اور مسلم الثبوت بھی ہون +
اور متوسطین اور لاحقین کا فرق یہ ہے کہ جس امر مین جمہور لاحقین متفق ہون
اسمین تقلید متوسطین کی زیبا نہین جیسے مت کہ کلمہ نفی متوسطین مین مستعمل
تھا جمہور لاحقین مین متروک ہے + اور متوسطین و لاحقین سے دہلی و لکھنو
مین جو فرق ہے جیسے فکر کہ دہلی مین جمہور اکثر مذکر اور کمتر مونث اور لکھنو مین
بکثیر مونث ہی مستعمل ہے + ایسے موقع پر مقلد اگر دہلی کا پیرو ہے تو دہلی کی
تقلید کریگا اور لکھنو کا پیرو ہے تو لکھنو کا مقلد ہوگا اور اگر دونون کا تو دونون کی تبعیت
یہ مختصر بیان تقلید واسطے آگاہی ناظرین کے لکھا گیا +
خلاصہ یہ کہ فصحا نے قاعدے اسلئے منضبط کئے کہ بولنے والے سب ہین
اور مقامات اونکے مختلف + اور ہر مقام کے الفاظ اور لہجے جدا جدا ایسی
زبان اردو کے اگر قواعد نہ منضبط ہوتے تو جیسے سابق مین اختلاف ہر جگہ
کے لوگ کرتے ہین قیامت مین بھی کیا کرتے اور کوئی یکسان نہ بولتا + اور جب
اسکا انضباط ہوگیا تو ہر شخص مختار ہو کہ قاعدے کے رو سے جس لفظ کو چاہے

عربی لفظ حرکی جمع ہے + اردو کا قاعدہ ہے کہ جو لفظ عربی کا اَفعال
کے وزن پر ہوگا مذکر ہے جیسے اَشراف اَلطاف اَخلاق اَلواح اَیام
اَعضاء اَسرار اسیطرح اخبار بھی ہے مگر اردو میں یہ لفظ خلاف اور الفاظ مذکورہ
کے بصیغہ واحد مستعمل ہے + تو عوام کی زبان پر مونث ہے اور خواص کے نزدیک
مذکر + پس ہمکو خواص کا قول ماننا ہوگا + یا جیسے لفظ لفظ ہے کہ سب شعرائے
جمہور دہلی سابق و حال مذکر باندھتے آئے ہیں مگر عوام اوسکو مونث ہی
بولتے ہیں اسکو ہم کیونکر مانیں + اسیطرح تیل بھی چرک بدل وغیرہ یا
اور الفاظ جو ایک بیان خاص میں واسطے آگاہی عوام الناس کے کہیں لکھے
جاتے ہیں مذکر مستعمل ہیں اگرچہ عوام مونث بولیں + یا بعض الفاظ جنہیں سب شعرائے
فصحا متفق ہیں مگر ایک دو شاعروں نے اوسکے خلاف باندھا تو ہمکو جمہور کی
تقلید کرنی ہوگی + جیسے آب گہر کہ قواعد کے رو سے بھی مونث ہے اور فصحا کا
نزدیک بھی ہے اسکو آتش مذکر باندھ گئے ہیں اسیطرح چال کے لفظ کو کہ
مونث ہے + میرانیس مذکر + پس فصحا میں استعمال جمہور دیکھا جائیگا + اور جو لفظ
قاعدے کے خلاف خواص و عوام میں مستعمل ہوگیا اوسکی تقلید اسی طرح چاہئے
جیسے دستارخوان کہ اسم ترکیبی اوس کپڑے کا ہے جسکو بچھا کر کھانا کھاتے
ہیں اور غالبًا ایجاد کے وقت یہ کپڑہ خوان پوش ہو + کہ کھانے کے وقت اوسکو
اوتار کر بچھا لیتے ہوں جیسے اب بھی بعض موقع پر ایسا استعمال ہوتا ہے بہرحال
دستارخوان اسم ترکیبی ہے اسکی بھی خوان کی گرہی ہے پس قاعدے کے
رو سے دستار مونث ہے تو یہ اسم بھی مونث ہونا چاہیے حالانکہ جمہور میں مذکر
مستعمل ہے + اور سابقین اور لاحقین کے اختلاف میں لاحقین کی تقلید روا ہے
بشرطیکہ وہ سابقین متروک ہوتے ہوں اور سابقین متروک کی تقلید بھی جس

جبتک کچھ ذکر اسی فصل مین ہوگا + کسی کو مذکر کسی کو مونث قرار دیکر اپنی گفتگو مین استعمال کیا
پھر علما اور فصحا نے اسمین دخل دیکر کلیئے اور قاعدے مقرر کئے + اور جسمین قاعدے
کا لگاؤ نہ پایا اوسکو اہل زبان و فصحا کی زبان سے سننے پر منحصر رکھا +
اہل زبان و فصحا کی قید اسلئے ہے کہ مختلف مقامات ہند کے لوگ بے قاعدہ اور
بے ٹھکانے بولا کرتے ہین اور چونکہ قاعدہ سے ہر زبان کا درست ہونا لازم ہے
اسواسطے اہل زبان اور فصحا وہ لوگ سمجھے گئے جنمین زبان کے قاعدے منضبط
ہوئے اور تمام ہند اونکا مقلد ٹھہرا +
پس سب لوگون کو اون فصحا کے جائے قیام سے جہان کہ اونکا مجمع موفیض پایا جائے
اور ہندمین مجمع فصحا دوہی مقامون پر ہے دہلی اور لکھنو گوانمین باہم کچھ اختلاف
ہو مگر چندان نہین +
اہل زبان اگرچہ دہلی و لکھنو کے خواص و عوام سب ہوسکتے ہین + مگر چونکہ شعرا کا
خاص کام زبان کا قواعد فصاحت و بلاغت سے درست کر کے مشتہر کرنا ہی اور
منصب اونکا تنقیح محاورہ + اسلئے عوام اون خواص کے مقلد ٹھہرے + اور اور
شہر والے دونون کے خوشہ چین + مگر عوام کی تقلید اوسوقت جائز ہوگی
کہ خواص کی تحریر و تقریر مین وہ لفظ یا محاورہ مشتبہ نہ پایا جائے + یعنی پہلے
کلام شعرا کی طرف رجوع کرنا ہوگا جب اونکی سند نہ ملی تو خواص عوام غیر شعرا کو
عوام دہلی لکھنو کی سند لینی چاہئے + بشرطیکہ قواعد منضبطہ اردو کے رو سے
جو اونمین فصحا کے جمع کئے ہوتے ہین کوئی امر خلاف قول عوام نہ پایا جائے
بہ نہ عیب تک صحت قواعد سے ہوسکتی ہی تقلید عوام جائز نہین + بلکہ فصحا کے
قول مین کبھی مسایل قواعد کے رو سے حجت ہوسکتی ہی + ہان سماعیات اور استثنیات
مین ہر دن اونکے تقلید کے البتہ چارا نہین مثلاً اخبار کہ افعال کے وزن پر ہی

فصل دوم

تمہید مذکرات و مؤنثات غیر حقیقی

فصل اول میں لکھا گیا ہے کہ مذکر مؤنث غیر حقیقی کی دو قسمیں ہیں یعنی کہ مجھ سے علم اردو سماع + اور صاحب قواعد اردو کی تحریر سے قیاسی اور سماعی + قیاسی وہ ہے جسکے لیئے قاعدہ اور ضابطہ مقرر ہو یعنے لفظ کو قاعدہ سے مقابلہ کرکے قیاس کریں اگر مطابق ہو تو اوسی قاعدے کے مطابق برتاؤ کریں ورنہ سماعی میں داخل سمجھیں اور سماعی اہل زبان کی تتبع سے مراد ہے اور اہل زبان سے مراد فصحاے دہلی و لکھنؤ ہیں +

تعیین غیر حقیقی کی وجہ

غیر حقیقی وہ ہے کہ اسماء حیوانات کے نہوں بلکہ بیجان کے یعنی نباتات اور جمادات سے +

اگر کوئی یہ پوچھے کہ نباتات اور جمادات میں نر اور مادہ کوئی نہیں پھر انکے لیئے مذکر مؤنث کی کیا ضرورت ہوئی +

جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہے + مگر چونکہ تذکیر و تانیث کی حاجت اکثر میں ہوتی ہے + اور یہ انسان کے کام کاج رفع احتیاج کا وسیلہ ہے + اور صورتیں بھی دو ہی ہیں یا تذکیر یا تانیث اور بولنے والے بھی دو ہی قسم کے ہیں یا مذکر مرد اور مؤنث عورت + پس انسان نے اپنے ہی کیطرح اسماے حیوانی اور جمادی اور نباتی کو قیاس کرکے حیوانات کو بسبب زیادہ ہونے کے اپنے شامل سمجھا + اور جمادات اور نباتات کو بھی علامات اور اسباب کے سبب سے

جمع مفہوم ہوتی ہے + جیسے ای پردو ای عورتو ای لڑکو ای لڑکیو +

فایدہ پنجاہ وہشتم جمع عربی اور فارسی بھی اردو مین مستعمل ہے اطفال عورات اسکو بطور ہندی پھر جمع کرنا جایز نہین جیسے بعض ناواقف اطفالون عوراتین عوراتون بول جاتے ہین + اور فارسی مین جیسے مردان کشتگان اسکو ناواقف پھر تو جمع نہین کرتے مگر بغیر ترکیب فارسی استعمال مین لاتے ہین جیسے ہے قبرین ہین سے یہ ظالم تیرے ہی کشتگان کی حالانکہ یہ کسیطرح درست نہین بلکہ یہ ترکیب ناروا ہے + یون کہنا چاہیئے ہے تہ ظالم یہ قبر کشتگان ہے +

اطلاع

یہ فصل مذکرات و مونثات حقیقی کے بیان مین تھی + اس سبب سے مثالین حقیقی اسما کی دی گئین + اور کلیہ کے طور پر سب قاعدے بیان ہوے کہ غیر حقیقی مین جسکا ذکر اب فصل دوم مین ہوتا ہے یہی قاعدے لگانے پڑتے ہین اسلئے توضیح یہ تصریح انہین قاعدون کی معہ مثالون کے اچھی طرح کیجاتی ہے اور اوسمین حقیقی غیر حقیقی سے ملے جلے ہین تاکہ قند مکرر کا لطف ہو جاوے +

اور بسبب سہولت تعلیم مبتدیان کے لحاظ سے بڑی کوشش یہ کی گئی کہ قواعد اردو کے قواعد منضبط سے سلسلہ بیان تانیث وتذکیر کا دخل جس قاعدے مین پایا بتصریح تحریر کیا + جسکا ذکر قواعد اردو مین مخفی یا مجمل ہے +

خدا میری اس دوبارہ سعی کو مستکر اور سرکار دولتمدار اس ہدیہ مختصر کو منظور کرے اور معلمون اور طالبعلمون کو قوت بخشے + ورنہ

ہے

من نوشتم صرف کردم روزگار

من نمانم این بماند یادگار

فایدہ پنجاہ وچہارم جس اسم مونث واحد کے آخر یای معروف ہو
اوسکی جمع کے لیے آخر میں لفظ اں بڑھاتے ہیں بشرطیکہ کوئی حرف حروف
روابط سے اوسکے بعد نہ آوے ۔ جیسے لڑکیاں آئیں + بکریاں چریں +

فایدہ پنجاہ وپنجم جس اسم واحد مونث کے آخر یای معروف نہو اور اوسکے
بعد حروف ہوں تو اوسکی جمع کے لیے لفظ یں زیادہ کرتے ہیں بشرطیکہ حرف
روابط اوسکے آگے نہ آوے جیسے عورتیں آئیں بھینسیں کھل گئیں +

فایدہ پنجاہ وششم جن مونثات کے آخر الف اصلی ہو مثل چڑیا اور بڑھیا وغیرہ
کے اونکی جمع کے لیے علامت ئیں مقرر ہے جیسے چڑیائیں بڑھیائیں +

تنبیہ پورب کے لوگ اکثر ایسے اسمای مونث کو جنکے آخر الف اصلی ہے
الف گراکر جمع کر لیتے ہیں اور چڑیں اور بڑھیں کہتے ہیں اور یہ خلاف قاعدہ ہے
یا جیسے لوگ جان کی جمع واو نون سے کر لیتے ہیں جیسے جانوں
یہ بھی خلاف قاعدہ ہے اسکی جمع جانیں بطور عربی مستعمل ہے +

علامات جمع مشترک مذکر و مونث

فایدہ پنجاہ وہفتم جب کسی اسم کے آخر کوئی حرف حروف معنوی یعنی روابط
سے آوے تو اوسکی جمع واو نون سے ہوگی خواہ وہ اسم مذکر ہوں خواہ مونث
سالم ہوں یا غیر سالم جیسے مردوں نے عورتوں کو وغیرہ + کبھی کہنے والا اگر
مذکر ہوتا ہے اور اشارہ طرف مونث کے کرتا ہے تو بحالت افعال اسم مونث کو
بھی ضمیر مذکر کے ساتھ بولتے ہیں جیسے نواب مرزا شوق لکھنوی بہار عشق میں
کہتے ہیں ۔ جس دم چھپ کر تو آئیگی لیے وہ صورت ۔ ہم اگر جیتے ہیں
تو لے لینگے ۔ یہ کہنے والا مرد ہے ۔

فایدہ پنجاہ وہشتم حالت فاعلی اسم کے آخر علامت مفعول را دیکر دیتے

گہوڑے سکتے + اسپ تازی آئے + فیل وحشی وحشی ہوتے ہین +
دوسرے عدد سے جمع کی شناخت ہوتی ہی معہ جمع فعل کے جیسے پانچ
شخص دنل گہوڑے کیا کرینگے + مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب عدد
بیان ہوا اور اوس سے کثرت تبا نا منظور ہو تو جمع کی ضرورت باقی نہین رہتی
ناسخ سے ۵ حسن تہا نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو لاکہہ زنجیر تری گیسوی خمدار کی تہی
امیین نہ علامت جمع تانیث نہ زنجیر کے ساتھہ ہے یعنی زنجیرین چاہیے تہا اور
نہ فعل مین علامت جمع یعنی (تہین) ہے + اسیطرح کبھی فعل مین علامت جمع
ظاہر کرتے ہین مگر اسم مونث مین علامت نہین لگاتے جیسے نسیم لکہنوی کا شعر
۵ دیکہا تو سب اوسکے جوڑ کی تہین + اندر کے اکہاڑے کی پری تہین +
یعنی پریان تہین چاہیے تہا + اسیطرح مذکر کے لیئے جب عدد بیان ہوا اور اوس
سے کثرت تبا نا منظور ہو تو فعل مین جمع کی ضرورت باقی نہین رہتی آتش ۵
دلکو اون آنکہونکا دیوانہ سمجہہ صحرا مین + سیکڑون ہی جا مجھے خوش چشم ہرن دکہلایا ولہ
۵ آہ شرر فشانکا برا ہو شب فراق + لاکہون مکان اوس سے ہزارون مکین جلا +
تیسرے جب کوئی حرف حروف روابط سے اوسکے آگے آیگا تو واو نون سے
جمع ہوگی معہ فعلو نکے جیسے مردون سے جہیزون کو وغیرہ +

فایدہ پنجاہ سوم اور ہای مختفی لفظ مذکر کا قاعدہ مثل الف تذکیر کے ہے
کہ جمع کے وقت الف بگڑ جائیگی + یا تو یای مجہول سے بدلیگی + یا جب کوئی
حرف حروف روابط سے آیگا تو گر کر واو نون سے جمع قبول کریگی مثل الف
تذکیر کے + جیسے باڑے اوڑے اور باشونکو اوڑاو وغیرہ +

علامت جمع مونث

استعمال کیا جاوے مثلاً شمس عربی میں مونث ہے اور اردو میں مذکر مثال
اسکی فصل سوم میں دیکھ لو + اسی طرح اور الفاظ بھی ہیں +
فائدہ چہل و ہشتم باعتبار تعداد کے اسم کے دو صیغے ہیں واحد جمع + صیغہ
واحد اسکو کہتے ہیں جو ایک فرد کی ذات پر دلالت کرے جیسے مرد عورت گھر
بیل وغیرہ + اور صیغہ جمع وہ ہے جو ایک سے زیادہ افراد پر دلالت کرے مثلاً
گیدڑوں نے مرغوں کو عورتوں کے سپرد کیا +

علامت جمع مذکر

سابق میں لکھا گیا ہے کہ الف تذکیر یاے مجہول سے دو حالتوں میں بدلتا ہے +
ایک جب کوئی حرف حروف ربط سے اوسکے آگے آوے دوسرے حالت جمع میں
فائدہ چہل و نہم الف تذکیر جمع کے وقت یاے مجہول سے بدلیگا جیسے لڑکے
آئے + گھوڑے کے چرے وغیرہ
فائدہ پنجاہم اور جس لفظ مذکر آخر الف اصلی ہو اوسکی جمع واو نون سے
ہوگی جیسے ہاتکا الف قایم رہیگا اور ہاتکاؤں کا ہجوم ہے + کہا جاویگا +
فائدہ پنجاہ و یکم اور جس لفظ مذکر کے آخر میں تے اصلی ہو اوسکی جمع بھی
واو نون سے ہوگی جیسے شیوتن +
تنبیہ اور آپنیا کو اپیاؤں کہنا جایز نہیں کہ طرح جمع اردو میں نہیں ہے گو
کوئی بول جاوے
فائدہ پنجاہ و دوم اور جس لفظ مذکر کے آخر الف آوے اور دوسرے
حروف ہوں مثل گرد اسپ تیل وغیرہ کے انکی جمع کے لیے کوئی
حرف علامت مقرر نہیں انکی جمع کی تین صورتیں ہیں +
ایک انکی جمع اوسکے معمول کی حیثیت سے معلوم ہوگی + جیسے گرد

تمثیل

الفاظ			نام
کوبل	پھر رہی کوبلین کہے کین رتے جیسے لپٹین	گائین عنادلین ہی پھر نغمہ سرا سانکی	برق
گگاو	حملون سے فوج اہل ستم کا پیٹنے لگی	ضرب گران سے گاو زمین ہانپنے لگی	میر انیس
گہونس	گہونس جب نکہت ہا مین مرتی ہو	موش دشمنی پہ کیا گذرتی ہو	میر
جہلی	دیدہ تر سے مژہ پر لخت دل آتے نہین	آنکھین ہین قلاب مین یہ مچھلیان تالاب کی	ناسخ
مرغابی	مرغابی ستارہ فلک پر طپان ہوئی	شعلے کیطرح آگ سے باہر زبان ہوئی	دبیر

بیان جمع ومفرد الفاظ مذکر ومونث

قاعدہ چہل وششم جمع کی ضرورت اسلئے واقع ہوئی کہ انسان کو مجمع مین رہنا عادت ہے یا گفتگو مین متعدد شخصونکا حال بیان کرنا پڑتا ہے اسلئے اسکی بھی علامتین مقرر کی گئین تاکہ سننے والا متوحش نہو کہ ایک شخص کا ذکر کیا جاتا ہے یا چند شخصون کا ؛

قاعدہ چہل وہفتم زبان عربی مین تانیث تذکیر واحد تثنیہ جمع جمع الجمع ہے فارسی مین فقط واحد جمع ۔ مگر عربی کی جمع کو بطور فارسی پھر جمع کر لیتے ہین جیسے علل کہ علت کی جمع ہے اسمین ہا علامت جمع فارسی لگا کر عللہا کہا ہے ۔ ہندی اور اردو مین بھی فقط واحد جمع ہے مگر اخبار کا لفظ اردو مین علامت جمع ہندی لگا کر جمع کیا جاتا ہے جیسے اخبارونکو دیکھو لیکن جمع الجمع کے خیال سے نہین ۔ بلکہ اخبار کا لفظ اردو مین بطور واحد مستعمل ہے پھر اوسکو جمع کرنے مین کیا تامل ہے +

تنبیہ اردو مین عربی زبان کے بعض قواعد کی تقلید البتہ کی گئی ہے نہ کہ سب باتون مین ۔ یہ کچھ ضرور نہین کہ اردو مین بھی مذکر مونث جمع وغیرہ عربی ہی کیطرح

الفاظ | تمثیل

گرگ
گرگٹ

تو وہ یوسف ہی کہ تجھ کو کیا اسیر لیا ہیں
مرا طرز سر دوش سروش و شال
رمان سا تو اور کے مشابہ ہوے
کسی کو دیکھ کے رنگ بدلتی ہیں جاگتے
پھیر کر ان مہ پر میرے ظالم
وصل کی شب ہو چکی ہے رشک ماہ کی
قدم تمور کے سے گرد کا چل گیا
شب فرقت میں سیاہ ہی تاریک الیا
دیں پیالہ فیروزہ خاں رنگ جاوی
اسد اک طرف نور یکسو رہا ہے

تابع — گرگ دیکھیگا تو کتا ناولا ہو جائیگا
اوس شہد کو کرعسل اپی خیال
گئی گرگٹ آگے روانہ ہوے
گئے ہمرکو سوت ملک ہو گئے — میر
زبان مسرو رضا کو سعد کہتا ہے — میر
ہلیں گھڑیال سے پاپی گھڑیال کا — برق / رشک
پھر وساتا گیدڑ کا سو سن کیا — میر
شمع دیکھوں تو سیہ بار نظر آتا ہے — ناسخ
سو آیا پاؤں کے نیچے تو مکیوہ ہو گیا — اسیر
عکس یہ ہو جاوے گئے قدم ہے — میر

وہ حیوانات جو مونث ہی بولے جاتے ہیں

سرخ گلو ریرہ کے مانند سا تیا
ٹکٹکر سینہ سو آگ سیرے
کہے ہے العطش آتش میں قفس
رہ مسال بولیں ہیں بہ پالی گئی
اوٹھ گئی جسکے روح شعلہ رشک تاسی
کسار ہے چرا دیکھیں ہو اپنی شرارت مولی
مل ہو شہ پشا ہیں کے کا آ آئی
دیکھ کر اوس کو کہ دست زمیں تیر یاں

ق

تابع — ہر دم لبالب شراب او چھلتی ہے بھرمیں
نکہت — حوا آہ دل شرار ا جھوڑتی ہے
رہیں یہ چیل اڑا چھوڑتی ہے
رہ تلوار کی لاش اوٹھالی گئی — میر
عندلیب ہو گئیں سے سیح ہو نا غمیں — ناسخ
تو سر و سیح ہوا فاختہ کیا ہوئی — صبا
اڑ گیا طائر جان اور آوڑ آئی — میر / سیس
طائر رنگ حنا کا ہو تیس سیرا — تابع

تمثیل

الفاظ	
قزاق	اس سے عالم ذات ہی جدا
سایہ	[illegible] سے بیٹھ جو اثر کے بیری کا سایہ
سگ	ابیات میں ہست جو بیا نکلی آئی
شمشیر	زبان شمع سے نکلی صدا الصمد
سیفا	کعب میں ہما [illegible] وہی
مرغ	[illegible] تیر نا ایک تیر کمان چلا
شاہین	تیر [illegible] عالم [illegible] میں
شب	[illegible] آہ [illegible]
شپرک	گر نظر شپرک کی ظلمت کو
	پالتے ہیں جان جن سے چلتا ہے
شتر	[illegible] سبکساری سفر میں [illegible]
ملامت	[illegible] افشان جب [illegible] گراں
[illegible]	گہ [illegible] شکنجے میں آ گیا
عقاب	[illegible] کبھی شکار یقین
غزال	وحشی چشم میں دل عشاق
غول	[illegible] شعلے حاسد [illegible]
زمین	ای رشک اگر [illegible]
نیل	کبھو نعل دشتے [illegible] گئے
قاقم و سنجاب	گر نظر شکوہ کبھی قاقم و سنجاب آیا
کرگدن	کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھو کوئی
کمیت	سے حاضر منقبت [illegible] نازل ہو گیا

	نام
کبھی [illegible] سے نہیں نکلا	ناسخ
زوال [illegible] ترا آئینہ کا سایہ	وزیر
گر سند آج [illegible] سگ [illegible] ہو	ایضاً
چراغ [illegible] شب ترا [illegible]	"
آتش [illegible]	ناسخ
سیمرغ اک نام [illegible] آیا	اسیر
[illegible] زرد ہو گیا	"
[illegible] شب [illegible] آیا	ناسخ
ق دیکھ تو اس عجیب صورت کو	"
کب کوئی جانے والا ایسا ہے	
کیوں [illegible]	بحر
آسمان [illegible] آتش [illegible]	ناسخ
[illegible] آ گیا	[illegible]
گر عقاب [illegible]	ناسخ
[illegible] رہا	برق
کبھی جو غول [illegible] سر آیا	رشک
پھر [illegible] کیوں [illegible] رکھا	"
پھر یوں [illegible] گئے	[illegible]
ہاتھ ملنے [illegible] ہو گئی کمخواب آیا	امانت
اپنے قاتل کو پس از مرگ سپرد [illegible]	ناسخ
[illegible] کمیت خانہ دلدل ہو گیا	آتش

مذکر کی ہوتی ہے بمقابلہ لفظ مادہ کہ موت کے لئے لگایا جاتا ہے جیسے آپ نے یہ شعر و ناسخ

لفظ	مصرع	مصرع	شاعر
آہو	چشم آلودہ جو دیکھی نگہ صیاد کی	ست آہو ہوگیا آہو جو چکا تھا ہوگیا	ناسخ
الق	لگایا داغ سپر جیسے اوسکو تہمت دار دل کی	اگرچہ الق ایام کیا لیا اس نے چکا	رند
اسپ	کسقدر نام جلاد و لعل [illegible]	اسپ تیرے سبھی دوراں سے میں شکر چاہتا	ناسخ
اژدر	ایسا ہے تیرے گیسوئے مشکیں کے عکس سے	چاہ و دقن میں یہاں اژدہے ہو	الفت
اعمی	عاکہیں اعمی ہیچ کہیں ملجا نگا	حسب حول [illegible]	آسیر
الو	اس کہاں حال کہ الو کو تی ہو بکا	غیرت آتی [illegible]	امانت
بچھو	میری عارض جو زیر زلف [illegible]	جہاں تہا ڈہیر سا ہو بکا دہاں [illegible]	رشک
الم	دو کروں لوگ ہیں [illegible] سایہ نگس	یہاں تو لوم کی نالہ سے [illegible] آتا	سحر
پروانہ	گستاخ [illegible] شمع سے پروانہ ہوا ہے	سوت آتی ہے [illegible]	آتش
پلنگ	پھر [illegible] گئے تھے [illegible] پلنگ تھا	حشکی میں تہا [illegible] پلنگ تھا	[illegible]
ترس	راہ [illegible] عدم کی [illegible]	ساتھ [illegible] ترس [illegible]	ناسخ
تیس	تیس اوس کی [illegible] مر گیا	عمر [illegible] گیا	میر
ثور	سراج [illegible] کسی تعلی ہے	[illegible] ثور آسمان تھا	برق
جگنو	صدائی کی [illegible] آنکھیں [illegible]	ملک [illegible] جگنو [illegible]	رشک
جھینگر	مان جھینگر تمام چاٹ گئے	جھینگ کر [illegible] چاٹ گئی	میر
چکور	[illegible] عشق میں [illegible] اختیار [illegible]	چکور [illegible] کیا کرتا	آتش
خر	رو رو سے [illegible] کیا چاہئے [illegible]	آپ سے خر کو کبھی [illegible] پالا [illegible]	گویا
خروس	وصل کی شب [illegible]	یہ خروس [illegible] وقت [illegible]	ناسخ
رہو	[illegible] کے کہائے گئے	[illegible] نکالے گئے	میر
زاغ	شہر [illegible]	دیکہا [illegible] زاغ کمان ہلال کا	برق

یعنے ان واسطے جمع اوس لفظ مونث کے لگاتے ہین جسکے آخر ی ہو

مفرد طوطی

مذکر	شور ہے اوس سبزۂ رخسار کا	آج طوطی بولتا ہے یار کا	وزیر
مذکر	چپ عشق خط سے طالب ہین دل چند روز	طوطی یہ بولتا ہوا خاموش ہوگیا	قلق
مذکر	دکھا کر سبز خط وہ کہہ رہا ہے	ہمارا آج طوطی بولتا ہے	آسی
مذکر	ہی قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا	خوب طوطی بولتا ہی اندنون صیاد کا	ذوق

جمع طوطی

مونث	طوطیان محو تکلم کبک پامال خرام	آفت قمری ہی قامت رنج بلای عندلیب	ناسخ

وہ جانور جنکے اسما مذکر بولے جاتے ہین

آہو	ابلق	اسپ	اژدر	افعی	الّو	بچھو	بوم
پروانہ	پلنگ	توسن	تنیں	ثور	جگنو	جھینگر	چکور
خر	خروس	روہو	زاغ	زراف	سانپ	سگ	سمند
سمندر	سیمرغ	شاہین	شدیزہ	شپرک	شتر	طاوس	عصفور
عقاب	غزال	غول	فرس	فیل	قاقم و سنجاب	کرگدن	کمیت
گرگٹ	گور	گوسفند	گھڑیال	گیدڑ	مار	سور	یوز

تنبیہ انمین سے بعض کے لیئے لفظ نر لگانے سے بھی پہچان

تمثیل

الفاظ			نام
سرو	اسی باغ میں لنگور تند ہی تھے	وہیں ایک دو ہم قلندر بھی تھے	میر
تیغ	یہ تمکیں ہیں شناکستری میں اسکی نام	سرنگ واشت کر سکا سبز تمام	میر
شیر	ابلہ اہوں کو رکھ کے لیا ہے	سنے عدل ایسی تہیں میں [illegible]	میر
اگ	ستارے ہی پر یہ جو تیری لعب پیاں	یہ تمیں یا دو چار جسکو کالا اگ دستا	ناسخ
ناگن	لعب کا مارا ہوا سا انس لیتا ہو گا	اوپری اندر کے یہ آگ سے دشمنی	رند
ہاتھی	ہرا مور سنگ ملا کا لستا ہے	میلے ہر ہی جنگ میں ہاتھی نشان کا	برق
ہدہد	عیسیٰ کی میری ہمو کو سمان ہوا	دیو حاتم کے چونے سے سلیمان ہوا	اسیر
ہریلی	مال آگ یہ رکھتے آمد ہی آ گئی	وہ دلوی مال ماند ہی آئی	تسیم
مرغ	کر سکا صورت طاؤس تقص بیت میں	جو مرغ اوسکی گرگ کے لکڑی ہوا	اسیر
مینڈک	رعوت سے مینڈک اچھلتے چلے	لگوں میں سے جو ہر نکلتے چلے	میر
ہرن	چال مکھی ہے تو س کی ہوا ای شتابہ	چرکری دشت میں ہر ایک ہرن لگیا	اسیر

وہ جانور جنکے اسما مذکر مونث دونوں ہیں

بلبل — طوطی — کبک

لفظ		جنس		نام
بلبل	تو وہ گلا ہے کہ تجکو دیکھکر کلکتی گل	مذکر	مثل [illegible] آشیاں [illegible]	برق
بلبل	[illegible] چمن میں [illegible]	مونث	بلبل سے [illegible] اشکر [illegible]	رشک
کبک	کبکوں نے تیری چال جو دیکھی [illegible]	مذکر	دل شاد ان [illegible] تجھ سے [illegible]	میر
کبک	ہر قدم پر کبک دری چال بھول [illegible]			فنا
طوطی	ہے ہمیشہ سرگرم بلبل	مذکر	طوطی ستو کا تولتا ہے	وزیر

تنبیہ طوطی کا لفظ صرف بطور مذکر استعمال کیا گیا + مگر [illegible] مونث کیا جاتا ہے

اب اور قاعدے اسکے لکھے جاتے ہین +

فایدہ چہل و یکم بعض اسماءین مذکر کے لئے آ اور مونث کے لیے یا لگاتے ہین جیسے چڑا چڑیا +

فایدہ چہل و دوم بہت اسماءین علامت مذکر کی آ نہین ہے بلکہ اور حروف ہین جیسے بندر دیو مینڈک کبوتر مرغ مگر مونث کے لئے یا اور نی اور ی لگاتے ہین جیسے بندریا دیونی مینڈکی کبوتری مرغی

فایدہ چہل و سوم اور بہت ایسے ہین جنکے اسم مین الف تذکیر ہے اور وہ مذکر مونث مین یکسان ہین جیسے کوا +

فایدہ چہل و چہارم بہت ایسے ہین جنکے اسماءین الف ہی اور وہ مونث کہلاتے ہین جیسے مینا + شاما +

فایدہ چہل و پنجم جن حیوانات مین یہ علامتین نہین لگ سکتین وہ نر اور مادہ سے پہچانے جاتے ہین جیسے خر نر مذکر مادہ خر مونث اور نر گاو مذکر اور مادہ گاو مونث +

اب اسمای حیوانات کی تذکیر و تانیث باعتبار اونکے اقسام کے جدولون مین لکھی جاتی ہے مع مثال کے +

وہ جانور جنکے نر و مادہ کے اسما کی تحقیق ہی اور نر مذکر اور مادہ مونث بولتے ہین

نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ
بندر	بندریا	بتخا	بتخ	بھیڑا	بھیڑ	ناگ	ناگن	ہاتھی	ہتھنی
دیو	دیونی	مرغ	مرغی	مینڈک	مینڈکی	ہرن	ہرنی	کبوتر	کبوتری

جنکی مثالین ملین لکھی جاتی ہین

اور لی حیثیت تھی +

فایدہ سی و ہفتم اور منجملہ علامت تانیث کے لفظ آشا کا ہے کہ جن ناموں کا جزو ثانی آشا ہوگا وہ موئث ہیں + جیسے ظہور النسا وحید النسا +

فایدہ سی و ہشتم اسیطرح فاطمہ بتول جس نام کے جزو ثانی میں ہو موئث ہے جیسے حمیدہ فاطمہ کنیز بتول وغیرہ + اور بنگالے کے ایک ڈپٹی کلکٹر کا نام غلام بتول بھی تھا + ان دونوں ناموں میں کنیز اور غلام سے فرق موئث مذکر کا ہے +

فایدہ سی و نہم اسیطرح بزرگان دینی کے اسما جس نام کے جزو ثانی ہونگے اگر وہ مذکر ہیں اور کنیز کا لفظ اوسکے ماقبل نہیں ہے تو مذکر ہی اور اگر کنیز کا لفظ ہے تو موئث جیسے کنیز رسول +

میر انشا اللہ خان نے اس بیان کو بہت شرح و بسط سے لکھا ہی اور اسمائین تعریف بھی کی ہے کہ کون کس مقام کے نام میں گرامی کو یہ طول لاطائل معلوم ہوتی + ہاں کیفیت اور خطاب اور صفات اور اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہ قابل بیان کے ہیں انشا اللہ تعالے اونکا ذکر فصل دوم میں کیا جائیگا اب حیوانات کی تانیث تذکیر لکھی جاتی ہے +

تانیث تذکیر حیوان

فایدہ چہلم مثل انسان کے حیوانات کے لئے بھی وہی علامتیں الف اور ہای مختفی مذکر کی اور یی نون وغیرہ موئث کی مقرر ہیں پھر لکھنا اونکا فضول ہی + جیسے مرغا مرغی بھیڑیا بھیڑنی تیتا تیتی اور ہای مختفی جیسے پرندہ + اور یی جیسے چھپکلی قمری اور ن جیسے ناگن +

حسن بخش حسین بخش وغیرہ مردون کے نام ہوتے ہین اور طوایف کے بھی + اسکی ترخیم مردون کے لئے مسمی آمیرو یا کبھی میرو نورو کریمو حسنو + اور عورتون کیواسطے مساۃ امیرو نورو کریمو حسنو کبھی حسو

فایدہ بست وسوم کبھی بجاے واو کے نون سے ترخیم ہوتی ہے اور وہ اسما بھی مرد اور عورت مین مشترک ہوتے ہین میرن کرمین مرد کے لئے اور امیرن کرمین عورت کیواسطے ❊

فایدہ سی ام اور کبھی یی سے ترخیم کیجاتی ہے جیسے حسین بخش سے حسینی کہ مرد عورات مین مشترک ہے +

فایدہ سی ویکم اور کبھی مونث کے لئے الف سے ترخیم ہوتی ہے جیسے حسن بخش سے حسنا +

فایدہ سی و دوم اور کبھی مذکر کے لئے کوئی حرف نہین ملاتے اور آدھا نام پکارتے ہین جیسے اسد کریم نور ❊

فایدہ سی وسوم اور کبھی مونث کیواسطے بھی جیسے امیر وزیر نظیر طوائف کے نام +

فایدہ سی وچہارم اور کبھی مذکر کے واسطے الف زیادہ کرتے ہین جیسے کریما نورا ❊

فایدہ سی و پنجم اور کبھی مذکر کے واسطے یی بھی جیسے نور بخش سے نوری +

فایدہ سی و ششم اور بعض اسما بحالت ترخیم مذکر و مونث مین یکسان ہین جیسے قطبن مرادن جمعیت سے اہل انکی مذکر ہین + قطب الدین مراد علی جمعیت خان تھی اور مونث مین قطبی بیگم اور بی مراد بخش

نوع انسان کے لیئے بھی لاتے ہیں جیسے ہندی +

فایدہ لبست وسوم جب آخر لفظ میں نون اصلی ہوگا حرف ہی پر اکتفا کرینگے جیسے پٹھاں پٹھانی کیمن کیمی +

فایدہ لبست وچہارم تانیث قومی میں کبھی تتبع فارسی کے پہلے اصل لفظ پر الف نون میم کا لاتے ہیں پھر ہی تانیث کی لگاتے ہیں عظمت کی راہ سے جیسے تیتانی سیدانی سلانی +

فایدہ لبست وپنجم نون تانیث یای ماقبل کو گرا دیتا ہے جیسے نائی نائن تھنگی تھنگن لڑکی لڑکن نائی نائن حلوائی حلوائن

تنبیہ حلوائی اور نائی میں دو ہی تقیں پہلی قایم رہی اور دوسری گری

فایدہ لبست وششم آخر اسما میں کہلا ہوا واو جسکو واو مجہول کہتے ہیں مخصوص عورتوں کے لیئے ہے جیسے مسماۃ کلو + اور دبا ہوا واو جسکو واو معروف کہتے ہیں مخصوص مردوں کیواسطے جیسے مسمی کلو اور یہ اکثر بسبب ترخیم کے ہوتا ہے +

فایدہ لبست وہفتم ترخیم کے معنی ہیں گرا دینا حرف آخر کا کلمہ سادہ سے اور یہ سادے اسمے ہے اور اسکی ضرورت یہ ہوئی کہ نام کی لمبائی اور چوڑائی ہر وقت کے پکارنے میں باعث تکلیف ہوئی اسلئے تخفیف کی صورت نکالی مثلاً مسمی کلو کا اصل نام کالیخان + یا کالے میاں ہے اور مسماۃ کلو کا نام کالی بجہ تخفیف کلو اور کلو کہا اب اسکے چند اقسام فایدوں میں لکھے جاتے ہیں

فایدہ لبست وہشتم کبھی ترخیم ساتھ واو کے ہوتی ہے اور وہ اسما کہ مذکر مونث میں مشترک ہوتے ہیں جیسے اصلی نام امیر بخش نور بخش

نی	ایضاً	لہارنی	سنارنی
انی	ایضاً	کہترانی	مہترانی
ا	ایضاً	نایکا	

اور بہیر لکہتے ہین کہ جب اسم واحد مذکر حقیقی مبتدلہ کے آخر آ ہو حالت تانیث مین اکثر اوس الف کو یای معروف یا یاؔ سے بدل لیتے ہین جیسے لڑکا لڑکی بوڑہا بوڑہیا چڑا چڑیا اور کبہی نون کے ساتھہ جیسے کنجرا کنجرن اور جب اسم مذکر جاندار کے آخر ہ یا یای معروف ہو حالت تانیث مین اس ہ یا ی کو ن کے ساتھہ تبدیل کرتے ہین جیسے دولہہ دولہن تیلی تیلن تمولی تمولن دہوبی دہوبن اور اکثر اسم علاوہ جو ظاہرا تذکیر و تانیث مین مشترک ہین اونکی تمیز کے لئے یای معروف بڑہا کر مونث بولتے ہین جیسے ہرن ہرنی مرغ مرغی کبوتر کبوتری تیتر تیتری انتہے

اور عاصی اسکو جسطرح سمجہا ہے فایدون مین بیان کرتا ہے +

فایدہ بست و یکم ایک علامت مونث کی نون زاید ہے آخر اسما مین وہ اسمای نوعی ہون خواہ اسمای شخصی جیسے شبراتن نورن اسمای شخصی سنارن لہارن اسمای قومی + سٹرن رنگن اسمای صفات + کشمیرن تیجابن اسمای ملایت + **تنبیہ** پورب مین نون کے ماقبل کسرہ دیکر بولتے ہین جیسے سنارِن لہارِن سٹرِن وغیرہ اور اسیطرح بہن کو بہِن بکسرہ ہا ہوز + حالانکہ محاورہ اہل زبان مین نون کے ماقبل فتحہ ہے نہ کسرہ

فایدہ بست و دوم اسمای غیر انسان مین اس نون کے بعد ایک ی بہی بڑہینگی جیسے شیرنی دلہنی ہتہنی ہتنی اور کبہی ہی کے بعد نون کے

فایده نوزدہم اور کبھی یاے معروف تانیث اور یای نسبت کے خلاف
حرف تن علامت تانیث ہی کراوں الفاظ مین جنکے آخر الف یا یای تحتانی
ہو + اور دوسرے حروف ہوں جیسے فقیر اسیر لطیف محمود
میں یوں بڑہا کر فقیرن امیرن لطیفن محمودن عورات کا نام ہوتا ہے
یا جیسے بنگالن قصبہ آرہ ضلع شاہ آباد میں ایک طوایف کا نام ہی بغیر اسکے
کہ وہ بنگالہ کی رہنے والی ہو + یہ یوں بجاے یای تانیث کے ہے

فایده بستم انشاء الله خاں لکھتے ہیں کہ کبھی مونث کے لیے
نقطہ یاے تحتانی معروف لگاتے ہیں اگرچہ اوسکے مقابل میں الف تذکیر آیا
ہو جیسے پٹہان میں الف تذکیر ہیں اور پٹہانی میں یای تانیث ہے
رتہیں امد رتہنی اور کبھی اسکے ماقبل الف اور نون زیادہ کرتے ہیں جیسے
مغل مغلانی سید سیدانی اور کبھی یاے تحتانی مذکر سے دور کرکے
ہیں اور الف ونون اور یاے تحتانی تانیث کے لیے لاتے ہیں جیسے
کہتری کہترانی اور پیچی یون خلاف قیاس ہے + اور ڈومنی میں مضایقہ
نہیں کیونکہ اسکا مذکر ڈوم ہے کچھ ڈر نہیں کہ مونث اوسکی ڈومنی ہو + اور
ثانی مونث ناموں کی خلاف قیاس ہے پسنت چہی اور ہپچی کے کیونکہ
اصل ناموں کی نانا تہی اہل ہند نے الف کو ساتھ واو کے مثل عمو کے
بدل کیا اور یوں عمہ کثرت استعمال سے مشہور ہوا +
اور صاحب قواعد اردو کا بیان اسطرح ہے کہ الفاظ ہندی میں حروف مندرجہ ذیل
یہی علامتیں مونث کی ہیں ٭

ن جیسے مرلہن کہمڑن
الیتا پٹہاین کنتایں
ین

جیسے آیا آئی وغیرہ باستثنا چند الفاظ جیسے پانی گھی وغیرہ جسکا بیان معہ مثال کے فصل دوم مین ہوگا ؛

اور بعض الفاظ مین تی ایسی بھی آتی ہے جسکے مقابل مین الف تذکیر نہین آسکتا جیسے باجی بھابھی وغیرہ اسکی تی کو باکمہ باجا بمعنی برادر اور بھابھا بمعنی بھائی نہین کہہ سکتے ایسی تی کا نام بھی یا سے تانیث ہی مگر اوسطرح جیسا الف تذکیر کے ذکر مین قسم دوم تصغیر کے ساتہ فایدہ یازدہم مین بیان ہو چکا اسکے سوا اور بہت سے الفاظ کی تی مین بعض مخصوص مذکر ہین اور بعض مذکر مونث مین مشترک +

فایدہ پانزدہم مذکر کے لئے یا ء نسبت اکثر دلالت کرتی ہی جیسے پنجاب سے پنجابی اور میوات سے میواتی اور بنگالہ سے بنگالی وغیرہ +

فایدہ شانزدہم اور الفاظ عربی اور فارسی مین جو تی نسبت ہوتی ہے اونمین سے اکثر مونث مذکر کے لئے مشترک ہین + جیسے خراسان اور اصفہان سے خراسانی اصفہانی + کہ وہ مرد خراسانی آیا ہے اور وہ عورت خراسانی ہمائی ہے دونون مین یا ے مذکور الف سے تبدیل نہوگی بخلاف الفاظ ہندی کے جنکے آخر یاء نسبت ہی اسکے لئے اور قاعدے ہین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین

فایدہ ہفدہم ہندی الفاظ مین بجاے یاء نسبت کی ن لگاتے ہین جیسے پنجاب سے مذکر کے لئے پنجابی اور مونث کے لئے پنجابن اور بنگالہ سے لئے بنگالن ؛

فایدہ ہیجدہم اور کبھی بجاے یاء نسبت کے مونث کے لئے خالی ن درست نہین ہوتا جیسے پوربی مذکر ہے + مونث کو پوربن نہین کہہ سکتے اس نون کے بعد ایک یاء معروف اور لگا کر پوربنی کہتے ہین ؛

ہو گئے معمول تھا یا بدنا ما ندیا + اور چونکہ الف تذکیر کی قید مہدی العاطر کے لئے
کے لیئے ہی بس ہما حکم یای مختفی کو بھی الف ہا کر ہو جاتا ہے + اس صورت میں
تل الف تذکیر کے اسکا بھی اماالہ یا مجہول سے ہوگا + اور باقی بیان اسکا
فصل دوم میں کیا جائیگا +
الف تذکیر کا بیان ہو چکا + اور یہی یا حروف سے بھی بدلا جاتا ہے حالت
تانیث میں اور اسکو یاے تانیث کہتے ہین + اسکے بعد اس ہی کا ذکر ضرور ہے

بیان یای تانیث داخل اسمای مونثات حقیقی

فایدہ سیزدہم[۱۳] یای تمامی دو قسم کی ہے ایک مجہول جسکی تبدیلی کا بیان
ساتھہ الف تذکیر کے اوپر ہو چکا جیسے بیدل اور تیرم کی یا ہے + دوسری معروف
جسکا ذکر اب ہوتا ہی جیسے کلیم سلیم علی علی کی یای + اور یای مجہول خاص تذکیر
کے لیئے ہے جیسا اوپر لکہا گیا + اور یای معروف خاص مونث کیواسطے ہے
جیسا اب لکہا جاتا ہی + باستثنای حیدالعاطر اور چند شکلوں کے +
فایدہ چہاردہم[۱۴] مرالشا اللہ خان لکہتے ہیں کہ جسکے آخر میں یا معروف
یائی ھاسیہ مونث اصلی ہو اور یہ کلیہ ہے + سوای یا نسبتی کے + یا مرد کامل کے
معنی پیدا کرے +
اور صاحب قواعد اردو کہتے ہیں کہ سوای اسم بیتیہ والے کے جن اسموں کے آخر
یای معروف ہو اکثر وہ اسم مونث ہوتے ہیں خواہ وہ مذکر حقیقی ہوں یا غیر حقیقی
جیسے گہوڑی کرسی روٹی ٹوپی وغیرہ کی + مگر پانی موتی گھی
جی اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +
اور عامی کی تحریر میں یای معروف العاطر مہدی کی علامت تانیث ہے
لیکن دہی جسکی مقابلے میں الف تذکیر ہو جیسے میتی متیا وغیرہ یا اعمال

ہوتی + اگرچہ وہ الف یاے مجہول سے نہ بدل سکے جیسے چچا مذکر چچی مونث پھوپھا مذکر پھوپھی مونث اور سبب اسکا یہ ہے کہ یہ اسما علم مین داخل ہین اور علم کا الف یای مجہول سے بدلنا روا نہین +

فایدہ یازدہم ایک الف تصغیر ہے یعنی چھوٹا ٹھہرانا کسی چیز کا خواہ پیار کی راہ سے ہو خواہ تحقیر کی راہ سے اور اس تصغیر کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جسمین فرق مذکر کا نہین + مذکر مین بھی یہ الف داخل ہوگا اور مونث کے بھی شامل جیسے باپ کو بابا + بھائی کو بھیّا یہ مذکرات ہین + اور بہن کو بہنیا یہ مونث ہے + خواہ تحقیر کی راہ سے جیسے رستم کو رستما + فتو کو فتوا + مذکرات ہین + اور بنو کو بنوا + مونثات ہین اور دوسری قسم الف تصغیر کی وہ ہے جو مونث مذکر مین تفاوت دکھاے اور علامت اونکی برابر تقلیہ ہندیہ سے ہے یعنی الف تذکیر کے + یا یاے تانیث کی + ان مصغرات مین جو چیز تذکیر کی تانیث اور تانیث کی تذکیر ہوا کرتی ہے اوسمین الف اور یے کی تبدیلی ہوتی ہے جیسے ٹھیکرا مذکر ٹھیکری مونث + اسیطرح لنگڑا + لنگڑی + نکڑا + نکڑی اور جو چیز مذکر ہمیشہ رہتی ہے یا جو چیز ہمیشہ مونث رہتی ہے اونکے آ اور ی مین تبدیلی نہین ہوتی + جیسے جیوڑا مذکر اسکی تانیث جیوڑی نہین ہے اور انکھڑی + پلنگڑی + لعلڑی مونث اسکی تذکیر انکھڑا پلنگڑا + لعلڑا نہین ہے +

فایدہ دوازدہم ۱۲ اور یہی قاعدہ ہاے مختفی کا بھی ہے + کیونکہ اردو کا قاعدہ ہے کہ ہاے مختفی الفاظ مذکر کی عربی ہوں یا فارسی + الف بن سکتی ہے اور پھر وہ لفظ ہندی سمجھا جاتا ہے اور اسمین ترکیب فارسی یعنی عطف و اضافت واقع نہین ہوتی + جیسے اس شعر مین شعلہ کا لفظ کہ قافیہ مین آکر الف سے مستعمل ہوا ہے ابتو ہے رخ پرنور کو شعلا باندھا + آگ کیون

پس علامت تذکیر الف تذکیر ہے ہر کہ ہمیشہ الف + اور الف تذکیر کی تعریف
یہی ہے کہ یائے مجہول سے بدلے +
اسکے سوا اور بھی الف ہیں جو اسمائے مذکر کے ہین آخر یائے مجہول سے نہیں بدل سکتے + اسکو
الف تذکیر نہیں کہیں گے بلکہ اصلی الف کہیں گے + اور اسکی تصریح فصل دوم مین
ہوگی + یہاں مجملاً بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے

فایدہ چہارم (جو اسمائے علم مین داخل ہوں اور انمیں الف ہو اونکو ہرگز یائے
مجہول سے بدلنا جایز نہین جیسے ناتا چچا وغیرہ) +

فایدہ پنجم ۵ (جس لفظ میں الف ہو اور فاعلیت پائی جائے وہ بھی یائے
مجہول سے نہ بدلیگا جیسے دانا بینا) +

فایدہ ششم (جس لفظ میں الف ہو اور کسی قوم کا نام ہو وہ بھی یائے
مجہول سے نہ بدلیگا جیسے مرزا +)

فایدہ ہفتم (جس لفظ جمع عربی کے آخر میں الف ہو وہ بھی یائے مجہول سے
نہ بدلیگا جیسے انبیا فضلا شعرا وغیرہ +)

فایدہ ہشتم (اسم تفضیل عربی کا جو بطریقہ الف ہو ہرگز یائے
مجہول سے نہ بدلا جائیگا جیسے اعلیٰ کبریٰ) +

فایدہ نہم ۹ (اسیطرح مثل اعلیٰ مصطفیٰ مرتضیٰ وغیرہ کا بھی
حال ہے +)

اسطرح کے اسما سب مذکر ہین اور انمیں الف اصلی ہے اسلئے تبدیلی انکی
یائے مجہول سے نہیں ہوتی + اب جنکی تبدیلی ہوسکتی ہے یا نہیں ہوسکتی
مگر یائے معروف سے بدل سکتے ہیں اونکا حال لکھا جاتا ہے +

فایدہ دہم الف تذکیر کی تبدیلی حالت تانیث میں یائے معروف سے

ہندی ہی اور دوم فارسی سے جمع مین نا ہو الف بن سکتی ہی + پس امالہ اوسکا یای
مجہول سے اسطرح ہوگا جیسے آپ کے بیٹے کو لونڈے نے خربوزا دیدیا + یا
آپ کے لڑکے سے بندے کو کچھہ کہنا ہے + یا + آپ کے لڑکے آئے + میرے
بیٹے گئے + غرض دونون مین الف تہا اور امالہ اسکا یاے مجہول سے ہوا +
ایسے الف کو مین الف تذکیر کہتا ہون +

اور جب الف کا یاے مجہول سے امالہ نہو سکے وہ اصلی الف ہے ہرگز علامت
تذکیر نہین بلکہ مذکر مونث دونو لفظون آئیگا اور یای مجہول سے کبھی نہین بدلیگا + وہ
الفاظ ہندی ہون یا فارسی یا عربی + جیسے بابا مرزا ملا وغیرہ اور راتا بوا وغیرہ
مونث + اسکو جب بولینگے تو یون بولینگے + (آپ کے باباکو مرزا نے خربوزہ دیدیا)
مذکر یون + (آپ کے باپ نے مرزے کو خربوزا دیدیا) + باقی تفصیل اسکی فصل
دوم مین ہوگی انشاء اللہ تعالے +

اب سمجھو کہ قید امالہ کی کتنی مثالون سے اور اوس قاعدے سے دہوکا نہین ہوسکتا +
کہ یاے مجہول بجائے الف تذکیر کے دونو لفظون آتی ہے + یا اوس حالتین جب کوئی حرف
ان حروف روابط سے اوسکے آگے آئے جیسے ہی پہ مین سے نے کو کے
کی کا تک یہ تو حروف ہین کہ الف تذکیر کو یاے مجہول سے بدل دیتے ہین
جیسے لڑکے پر شامت سوار ہی + لڑکے مین عیب ہے + لڑکے سے چاقو لے لو + لڑکے
نے غل کیا + لڑکے کو بلاؤ + لڑکے کے کپڑے رنگوا لو + لڑکے کا غصہ دیکھو + لڑکے
کی ضد سمجھو + لڑکے تک سب باتین پہنچین + مگر حرف تک کبھی امالہ نہین بھی کرتا
جیسے ابھی لڑکا تک نہین آیا +

یا الف تذکیر حالت جمع مین یاے مجہول سے بدلتا ہی جیسے لڑکے دوڑے + وغیرہ
باقی حال اسکا مقام جمع مین ہوگا +

فایدہ سوم دوسرے مذکر و مونث حقیقی کے واسطے علامات ہیں +
میر انشاء اللہ خان دریای لطافت میں لکھتے ہیں + کہ بعض الفاظ کسی حرف یا
حرکت کے سبب سے مونث مذکر پر دلالت کرتے ہیں جیسے پیاری پیا معروف مونث
اور پیارا ساتھ الف کے مذکر + اور اصطلاح اور بھی تبدیلات لکھی ہیں جسکا بیان
آگے ہوگا + اس مقام پر الف اور یای تحتانی معروف کا ذکر مناسب ہے جو اصلی علامت
مذکر مونث کی ہیں اور اسما الف اور ی کا بیان صاحب قواعد اصطلاح کرتے ہیں +
جن اسموں کے آخر آ یا ہ ہو خواہ وہ اسم ہندی ہوں یا فارسی یا عربی
مگر اونکے آخر علامت اسم تفصیل مونث عربی جیسے عظمی کبری + یا ۃ علامت
تانیث اسم عربی ہو جیسے مکہ مدینہ والدہ محمودہ وہ اسم اکثر مذکر ہوتے ہیں
جیسے گھوڑا اکھاڑا بندہ وغیرہ مگر جو اسم مونث جیسے آنا تانا وغیرہ
اس قاعدے سے مستثنی ہیں +
حامی کے نزدیک فقط یہی کہنا مثل انشاء اللہ خان کے الف اور ی اسما
تبدیل ہوتے ہیں + اور مانند صاحب قواعد وغیرہ کے کہ الف یا ہ باستثناء
چند الفاظ مونث جنکے آخر الف ہیں + علامتیں مذکر و مونث کی ہیں کافی ہوئیں
کیونکہ یہ مذکرات مستثنے اسکا حصر ہو سکتا ہے نہ مونثات مستثنی اسکا چند الفاظ لکھدئے
ناواقف دھوکا پانے سے بچ نہیں سکتا + اسلئے اسکی ایسی علامتیں لکھی جاتی
مناسب ہیں کہ اطمینان ہو جاوے +
حامی کا قول یہ ہے کہ الف آخر لفظ کا اور ۃ بیشک علامت تذکیر ہے مگر الفاظ
ہندی ہیں اور بعض الفاظ غیر زبانوں میں بھی اگر ہے تو وہ رکھتا ہے جسکا بیان
مقام پر ہوگا + مگر الفاظ ہندی میں صرف بشرطیکہ امالہ اس الف کا یائے
سے ہو سکے جیسے تھیا لوٹا کہ دونوں الفاظ ہندی ہیں یا رستا اور بندہ کہ اول

تنبیہ تمہید مین لکھا ہے کہ اصل تانیث و تذکیر انسان و حیوان کے لیے ہو اور بسبب تعلق
کے اسکا برتاو انسان ہی مین ہوتا ہے اسلئے پہلے انسان کا تذکرہ مناسب ہے
اور اب یہان سے فایدونکا سلسلہ نمبروار قایم کیا جاتا ہے تاکہ سمجھنے مین آسانی ہو
فایدہ اول مرد اور عورت کو عربی زبان مین **مذکر** اور **انثی** کہتے ہین مذکر
اور مونث نہین کہتے + مگر اوس حال مین کہ سبب تانیث یا تذکیر اونکے اسما کی اثنا ے
کلام مین کسی ضمیر یا کسی علامت سے ظاہر کرین اوسوقت اوسکو مذکر یا مونث کہہ سکتے
ہین جیسے مضاف یا مضاف الیہ کہ بدون ضرورت اضافت کو کوئی لفظ بذات خود نہ
مضاف ہے نہ مضاف الیہ +

فایدہ دوم پہلے تو مرد اور عورت کے لیے القاب ہین جنکے سبب سے تذکیر و
تانیث کی پہچان ہوتی ہے اور وہ القاب اکثر ایسے ہین کہ باہر کے سبب مونث یا
مذکر بولے جاتے ہین +

القاب مذکر

باپ	بابا	پدر	دادا	جد
نانا	بھائی	برادر	بہنوئی	میاں
بیٹا	پسر	پھوپھا	خالو	چچا
ماموں	سالا	بھتیجا	بھانجا	نواب
بیگ	مغل	خان	آغا	رای
راجہ	کوکا	نواسا	پوتا	ناتی

القاب مونث

نند	اماں	مادر	دادی	جدہ
نانی	بہن	خواہر	بھاوج	بھابھی
بی بی	بہو	بیٹی	دختر	ہمشیرہ
باجی	پھوپھی	خالا	چچی	ممانی
سالی	بھتیجی	بھانجی	بیگم	خانم
رانی	انا	ددا	چھوچھو	دایہ

اس فہرست مین بعض القاب رشتون کی سبب سے اور بعض قوم اور بعض خطاب کے
باعث سے مذکر اور مونث بولے جاتے ہین + اب انکی تعریف اور تصریح آیندہ ہوتی ہے +

بعض صغیر

ہیں اونکو مسلم کہا جاتے ہیں یعنی اومیں علامت تانیث و تذکیر کی موجود ہے مگر قیاسی
کیونکہ جب علامت مونث کی شکلا لفظ میں موجود ہو گی اوسکو خواہ مخواہ مونث کہنا
پڑیگا اسمیں حاجت قیاس کی کیا ہو گی یعنی دوسرے کسی لفظ پر قیاس کرنا باوجود علامت
کے بے معنی ہے مگر جسمیں علامت اور اسباب کا لگاؤ ہو سکے اوسکو البتہ مسموع کہہ سکتے
ہیں + یعنی جس لفظ میں مذکر یا مونث سنتے آئے ہیں + اور اسیکو سماعی کہتے ہیں +
پس میری تحریر سے حقیقی اور مجازی + اور مجازی کی متعلم او مسموع قسمیں ٹھہریں + اور
انشاءاللہ خاں کی رائے سے حقیقی سماعی تقدیری اور صاحب قواعد اردو کی
تحریر سے حقیقی غیر حقیقی اور غیر حقیقی کی قیاسی اور سماعی + سو اب اوسکو خواہ تو یا ایل
سمجھئے خواہ مجہول + مگر بسبب اسکے کہ مشہور وہ یہہ قیاسی اور سماعی ہے اور
وہ قاعدہ میرے مطلب کا مانع نہیں ہے کیونکہ میں بھی ایک طور سے اوسی
قیاسی کو مسلم کہتا ہوں اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کتاب کی تقسیم اوسی مشہور
طور پہ کی جاوے + اور میری رائے میں مونث تقدیری علمیت کے سبب بعض اوقات
پائی جاتی ہے جیسے گلستان اور حصن حصین کتابوں کے نام ہیں کہ اصل میں گلستان
یعنی باغ مذکر ہے اور حصن یعنی حصار مذکر اور حصین اوسکی صفت مذکور + مگر کتاب کا
علم ہو کر دونوں نام مونث ہو گئے یعنی لفظ کتاب اسمیں مقدر ہے + باقی آیندہ

فصل اول

بیان مذکرات و مونثات حقیقی میں

تانیث و تذکیر انسان

مگر منشیوں کی تجویزیں یہ قابل سند کے نہیں ہیں + کیونکہ اقسام مذکر و مونث جو کہ
حقیقی اور غیر حقیقی کہلاتی ہیں یہ سب باتوں پر محیط ہیں چنانچہ غیر حقیقی میں جنکے
لیئے قاعدے مقرر ہو سکتے ہیں انکو قیاسی کہا ہے اور جنمیں قاعدہ نہیں انکے سکا
وہ سماعی سے معلوم ہوسکتے + اور اسکا ہونا ضرور ہے + اور بڑی دلیل یہ ہے کہ
کہ سماعی منحصر ہے سماعت پر + پس سماعت سند اگر قاعدہ مراد لیا جاوے تو سماعت
کی حاجت نہیں ہوتی + کیونکہ قاعدہ جاننے والا اسکا محتاج نہیں + پس انکا
دونوں طرح سمجھنا نقیض ہے اور اس سے ناواقف کو وہم کا ہونا ہے + پس جنکو
قواعد اردو والے نے لکھا ہے یعنی حقیقی غیر حقیقی + اور غیر حقیقی کی دو قسمیں قیاسی
اور سماعی + یہ تقسیم صحیح ہو سکتی ہے + مگر بندہ کی تجویز میں ذرا سی اصلاح طلب ہے اور یہ میں
یہ کہہ سکتا ہوں + کہ تذکیر و تانیث کی دو قسمیں ہیں + ایک حقیقی دوسری مجازی +
حقیقی وہ جسمیں صفت ذکورت یعنی مرد ہونے کی اور انوثت یعنی عورت ہونے کی
پائی جاوے اور وہ انسان اور حیوان کے لیئے ہے جیسے انسان میں مرد عورت
اور حیوان میں بیل گائے + اور مجازی وہ کہ جسمیں اصلی ذکورت اور انوثت نہو
مگر کسی اعتبار سے اسکو مذکر یا مونث بنالیں + اور ایسی چیزیں جمادات اور نباتات
میں ہیں اور اعتبار کی وجہ تصغیر یا تحقیر یا فوق و تحت وغیرہ ہیں جیسے آسمان فوق ہے
مذکر ہوا اور زمین تحت ہے مونث ٹھہری + اور اسیطرح اور بھی قاعدے ہیں + جنکے
سبب سے جمادی اور نباتی چیزوں کو بھی مذکر یا مونث کہہ لیا ورنہ حقیقت میں قابلیت
تانیث و تذکیر کی نہیں رکھتے + پس جب یہ بھی شامل ہوئے تو بسبب نہونے ذکورت
اور انوثت کے پہچاننے کی علامتیں مقرر کرنی ضرور ہیں + اسلئے مجازی علامتیں
جو حقیقی کے لیئے ہیں وہ بھی انہیں دی گئیں + اور اور بھی قاعدے مقرر ہوئے
جنکا حال فصل دوم سے معلوم ہوگا + پس جب بندہ (الف) کہ قاعدہ تانیث کا منضبط ہو سکے

اور مذکر و مونث غیر حقیقی کی دو قسمین ہیں سماعی اور قیاسی سماعی اوسکو کہتے
ہیں جسکے لیئے کوئی قاعدہ مقرر ہو بلکہ اوسکے مذکر اور مونث بولنے میں اہل
زبان کا تتبع اور پیروی کیجاے جس لفظ کو اہل زبان سے مذکر سنا ہو اوسے
مذکر بولتے ہوں جیسے تکگر تخت قالین قلمدان گنبد سورج آسمان
وغیرہ + اور جس لفظ کو اون سے مونث سنا ہو اوسکو مونث بولتے ہوں جیسے
نون شمشیر سرکار عالم زمین تلوار وغیرہ + اور مذکر و مونث قیاسی وہ ہے
جسکے لیئے کوئی قاعدہ مقرر ہو +

تنبیہ مذکر و مونث سماعی کی بعض مثالیں صاحب قواعد اردو نے ٹھیک ہیں دیں
جیسے قلمدان چاند سورج آسمان + اور زمین یہ سب قیاسی میں داخل ہیں +
اس رسالہ کی فصل دوم سے حال معلوم ہوگا +
اور میر انشاء اللہ خان دریاے لطافت میں لکھتے ہین + کہ مذکر اور مونث کے
اقسام ہین حقیقی سماعی تقدیری + حقیقی وہی ہے جسکا بیان اوپر ہوچکا
اور اسماء بین اوسکے لیئے القاب اور علامات ہین + اور مونث سماعی کا کلیہ
یہ ہے کہ جسکے آخر میں یاے تحتانی معروف ہوگی وہ مونث اور ہی ہے سواے پانی
گھی وغیرہ کے + پھر لکھتے ہیں کہ اسکے سوا بھی مونثات سماعی بہت ہیں اور
اوسکی ایک فہرست بھی اونہون نے لکھدی ہے + اور پھر کچھ قواعد بھی بیان
کئے ہین + غرض عمدہ حکام کا تو لکردیا ہی کہ کبھی لکھتے ہیں کہ سماعی اوس
العادہ سے مراد ہی جسکے لیئے کچھ قاعدے مقرر ہیں + اور کبھی سقاعدہ العادہ کو
سماعی میں داخل کرتے ہین + اور مونث تقدیری کا کو لکھتے ہین کہ تانیث اوکی
سماعی ہو بلکہ اوسمین تانیث کی تقدیر ہو جیسے آنکہ کو اس سبب سے تانیث
کہا کہ اصل اسکی انکھڑی ہے اور وہ مونث ہی اور اسیطرح تصویر وغیرہ

تنبیہ ظاہرا غیر حقیقی کی کچھ احتیاج نہ تھی کیونکہ جمادات اور نباتات مین ذکورت انوثت نہین ہے + مگر کئی چیزون سے اونکے اسمامین بھی تانیث تذکیر کا برتنا پڑا اور اوسکا بیان فصل دوم کی تمہید مین ہوگا انشاء اللہ تعالے لئے تاکہ ناواقف آگاہی ہو جا اور تقریر مین کوئی دہوکا نہ کھاوے +

اردو کی ماہیت سے سب لوگ واقف ہین کہ مختلف زبانون کے الفاظ اس زبان مستعمل ہوتے ہین مگر بیشتر عربی فارسی ترکی انگریزی ہندی پانچ زبانین باہم بولی جاتی ہین + اور اس زبان کے محققون نے جو اصول قایم کیے ہین اونکے غیر زبانون کے اسما کا فقط استعمال جایز ہے باقی اور کڑے جلے کے ہندی ہونے چاہئین + جیسے فعل و حرف + گو بعض موقع پر عربی اور فارسی کے حروف بھی محاورے مین آگئے ہون + اسکا حال آیندہ معلوم ہوگا + [illegible] برتنا و اسما کے لیے ہے اور افعال اور حروف سے اسکی پہچان + [illegible] قسمین لکھی جاتی ہین +

مقدمہ بیان اقسام تذکیر و تانیث مین

سب نے لکھا ہے اور صاحب قواعد اردو بھی لکھتے ہین کہ باعتبار [illegible] دو قسمین ہین تذکیر و تانیث یعنی جس نر کو جاندار کے مقابل ایک مادہ جاندار [illegible] حقیقی کہتے ہین اور اوسکے مونث کو مونث حقیقی جیسا مرد عورت شیر شیرنی بکرا بکری اور تذکیر و تانیث بیجان کو غیر حقیقی کہتے ہین تذکیر و تانیث غیر حقیقی کی شناخت بہت دشوار ہے اوسکے لیے کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہے اور نہ ہونے قاعدہ کلیہ کی یہ ہے کہ ایک ہی چیز کو کسی شہر کے رہنے والے مذکر بولتے اور کسی شہر کے آدمی [illegible]

یہی مرد کبھی عورت سے کہیں جا کر کوئی چیز لانے کو کہے اور [illegible]
نانڈ بیان کرے + اور اس بات کے لیئے ان تینوں کلموں کی علامت
جیسے ہمیں سمجھ کہے + (ای علیمہ تو آ رہے جا کر ردعالا کی تو ہیں کرتا +
جواب دے (میں تو کل گئی تھی اس سرے سے اوس سرے تک سر دے تا کہیں
نہیں ابھی سرے جا کر ہاں) دیکھو اس جملے میں اسم فعل حرف تینوں سکھے
[illegible] اور تانیث و تذکیر کی علامتیں بھی + پس سیکھا یا چاہیئے کہ انسان کو
[illegible] کی کیسی احتیاج ہے + اور بات کرنے کے لیئے اسم فعل حرف کی کتنی
[illegible] + اور اسم فعل حرف کیواسطے سبب مع احتیاج ہے - عورت کے تانیث
[illegible] سقدر حاجت + اور جسطرح چار شخصوں سے کے اسما [illegible] سے جمع مرد کی
اس [illegible] کی ان سے کلام کرتے ہیں اور ایک
اوس [illegible] سے + اسیطرح جب ہر عورت
اوس [illegible] کا مقصد سمجھا جاتا ہے + اور انہی کے کلام میں کبھی مرد کا نام آتا ہے + کبھی
اقسام [illegible] لیئے اگر کوئی پہچان کی علامت ہو گی تو کیونکر مطلب سمجھا جاتا + اور
اوساں [illegible] ست دیر ہو گی اور صورت [illegible] جاتی +
یہ [illegible] کے لیئے علامتیں مقرر ہیں تاکہ سننے والے کو شک ہوا اور صورت کی
سمجھ [illegible] واقع ہو + اور چونکہ ہر اور مد عالم سے لطف کے ساتھ اسکو بھی رواج
اور [illegible] سے سمجھ تک کی تربیت ہیں مگر کم توجہی اور صورت کے خیال سے
کئے [illegible] تانیث و تذکیر کا خیال نہیں رکھتے + اور بے تکان مذکر کو مونث
العام [illegible] جاتے ہیں جو قواعد لطف کے خلاف ہے + اگرچہ اصلی مرد و عورت
سماع [illegible] کم کھاتے ہیں + مگر غیر جاندار چیزوں کے ناموں یا خیال
تانیث و تذکیر میں بہت چوک جاتے ہیں پس اصلی مذکر و مونث حیوان و انسان میں
نہیں کو حقیقی کہتے ہیں + اور غیر حقیقی میں جمادات اور نباتات شامل ہیں +

رفع ہونا ممکن نہین + اسلئے چند شخصونکا باہم ملکر رہنا اور بود و باش کرنا
اور بلحاظ توالد اور تناسل سکے ایک کا مرد دوسریکا عورت بھی ہونا
اور واسطے رفع احتیاج کے اظہار ما فی الضمیر بھی لازم + اور اظہار ما فی الضمیر
بات کرنیکا آلہ بنایا ہی + اور دوسون حواسون کو بات کے انتظام کرنیکے اور
عقل اوسکے مبدء + اور ضرورت اوسکا باعث ؛

پس جو آواز آدمی کی زبان سے نکلتی ہی اوسکو لفظ کہتے ہین - اور لفظ معنی دار
کیونکہ اظہار ما فی الضمیر کیلئے معنی دار کی ضرورت ہی + اور جب کئی الفاظ
تو اوسکو کلام کہتے ہین اور ہندی مین کلام کو بات + اور بات تنہا نہین
مگر دوسرے کے سنانے کے لئے + اور جب دو شخص آپسمین بات کرین
تو اونکو بات کرنا بولتے ہین + اور بات کی تعریف یہ ہے جس سے
والے کو سکوت حاصل ہو + اور یہ امر بغیر فعل و فاعل اور مفعول اور مبتدا اور
انتظام پا نہین سکتا + اور چونکہ بات کرنے مین کبھی ایک شخص کا ذکر ہوتا ہے
دو چار کا + اسلئے مفرد و جمع کی بھی ضرورت آ پڑی ؛

الفاظ جو انسان کے کلام مین آتے ہین تین قسم کے ہین اسم + فعل + حرف
اسم ایک کلمہ مستقل ہے جسکے معنی مین ہیئت تصریفی کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے
فعل وہ ہے جس سے تین زمانون مین سے ایک زمانہ سمجھا جائے جیسکو ماضی
گذرا ہوا حال یعنی موجود مستقبل یعنی آنیوالا کہتے ہین + اور حرف
ہے کہ اپنی ذات سے کوئی معنی نہ پیدا کرین + مگر اسم اور فعل کے
ملکر جملے کو معنی دار کر دین پس اجزا سے کلام اور بات کرنے کی جوڑ بندی
[illegible]

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ نایاب و تذکرہ [illegible]



بسعی حاجی [illegible]

سنہ [illegible] ۶

کتب مندرجہ ذیل تیار ہیں

ایجنٹ جناب سیدان و جنت حسین بک مرچنٹ ملتان پور

ام علوم و فنون کی کتابوں کا ذخیرہ فروخت کیلئے موجود ہی جسکی فہرست
جرد نکو بہ نرخ تاجرانہ ہر قسم کا مال ملسکتا ہی جسکے معاملات خط و کتابت
بعض کتب کی فہرست ذیل میں درج کرتا ہوں۔ جن صاحبوں کو ضرورت ہو قیمت بھیجکر طلب فرما
محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہوگا۔ المشتہر حاجی سید جان و جنت حسین بک مر

نام کتب مع قیمت	
پند	
الف بے	
اردو	
جوہرات	
مجموعۂ	
اردو	

اردو میں ابتدائی تعلیم کی درسی کتابین

زمانہ بھر کا نشیب و فراز چھوٹی چھوٹی نصیحت آمیز جملے اردو کی جا
اسم با مسمی مبتدیوں کیلئے نہایت عمدہ رسالہ حرف نہایت خوشخط

یہ کتاب نہایت عمدہ نہایت ہی آسان ہی چھوٹی چھوٹی حکا
خوشخط کاغذ دبیز۔ مصنفہ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب بڑا

یہ ایک نادر رسالہ جسمین ہر باتوں کا طریقہ و انتظام دکھلایا
مکمل کردیا گیا ہی اردو پڑھانے کے لایق نہایت خوب خط۔

گلستان کے ساتوین باب اردو ترجمہ نافع ہر پیر و جوان
صاحب مؤلف جناب مولوی الٰہی بخش صاحب بڑاکری۔
ساتوین باب کا اردو ترجمہ ہے۔ حکایتین نہایت
خوشخط۔

لڑکوں کیلئے نہایت ہی مفید اور کارآمد کتاب ہی۔
ونکو مراتب کا تذکرہ مع ترجمہ آیات قرآنی و حدیث وغیرہ۔
تعلیم و تربیت کیلئے یہ وہ نادر رسالہ ہی جسمین جیدہ چیدہ
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مندرج ہین۔

میلاد شریف کی جدید و قابل دید کتابین

میلاد شریف ہی جو نہایت متبرک روایات صحیحہ و نظم
ہوگیا ہی۔ اس مرتبہ نہایت صاف و عمدہ کاغذ
میلاد منظوم۔ جو کلام پر درد اور روایات معتبر

ن ہی جو اپنے نظم دلپسند کے باعث چار مرتبہ
زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے۔
نعتیہ دیوان کہ جسکی ہر غزل اور مصرعہ لطف سے
صاحب کی

۶۸۶

مجموعہ فیض صفیر

بہ تحقیق تسہیل قواعد و امثال تانیث و تذکیر اردو

بعد

نظر ثانی و افزایش قواعد و الفاظ و مثال کلام اوستادان مستند

المسمے بہ

رسالہ رشحات صفیر

جو کہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۸۵ عیسوی میں چھپا تھا اب

بار دوم

بصرف زر کثیر و بعد حصول حق تصنیف

حاجی سید خان و عبد الغفور صاحبان تاجران کتب نے صرف تاکمیل بیع

اسٹار آف انڈیا پریس آرہ مین چھپوایا

قیمت مجلد تین روپیہ